

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرون ملک مقیم ہیں
مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔



منجانب۔

سبیل سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان



۷۸۶

۹۲-۱۱۰

یا صاحب الزماں اور کئی

DVD
Version

لبیک یا حسینؑ

نذر عباس
خصوصی تعاون: رضوان رضوی

اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری -

SABIL-E-SAKINA

Unit#8,

Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.

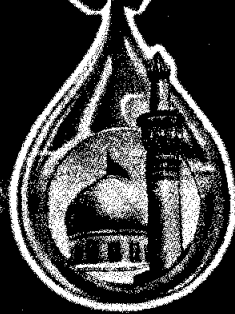
www.sabelesakina.page.fl

sabelesakina@gmail.com

www.ziaraat.com

NOT FOR COMMERCIAL

الاسلام اور سائنس



مکتبہ المدینہ

مکتبہ المدینہ

مکتبہ المدینہ

مکتبہ المدینہ

مکتبہ المدینہ

مکتبہ المدینہ



مکتبہ المدینہ
مارشنگ روڈ
کراچی

Tel: 424286 - 4917823 Fax: 4917823

49100

جملہ حقوق بہ حق ناشر محفوظ ہیں

ایک نسوین کر بلا

ندیم سرور کے مشہور نوحہ جات کا مجموعہ
(سال ۲۰۰۰ء تک کے)

— شاعر اہل بیت —

ریحانہ اعظمی

— ترتیب و تدوین —

اے ایچ رضوی

ناشر

محفوظ ایک اینٹی مارٹن روڈ
کراچی

Tel: 4124286- 4917823 Fax: 4312882

E-mail: anisco@cyber.net.pk

انتساب

ہر لفظ میں عطاء ہے در بوترا ہے
اشک غم حسین " میرا انتساب ہے

جملہ حقوق بہ حق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: _____ ایک آنسو میں کربلا
شاعر: _____ ریحان اعظمی
ترتیب و تدوین: _____ اے ایچ رضوی
سن اشاعت اول: _____ جون ۱۹۹۹ء
سن اشاعت دوم: _____ مئی ۲۰۰۰ء
تعداد: _____ ۱۰۰۰
کمپوزنگ: _____ احمد گرافکس، کراچی
ناشر: _____ محفوظ بک اینجینی، کراچی
ہدیہ: _____ ۱۲۵/-
مجلد: _____ ۱۵۰/-

☆
محفوظ ایک انجینی مارٹن روڈ
کراچی

Tel: 4124286- 4917823 Fax: 4312882
E-mail: anisco@cyber.net.pk

گفتنی نا گفتنی

ارباب ادب اور مجاہدان اہل بیت کی خدمت میں کچھ حقائق نہ چاہنے کے باوجود بھی بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ تاکہ وہ ابہام جو میری ذات سے متعلق لوگوں کے دل و دماغ میں بلاوجہ پیدا کر دیا گیا ہے۔ کسی حد تک اس کی صفائی ہو سکے۔

یوں تو میں نے نوحہ گوئی ۱۳ برس کی عمر سے شروع کی تھی۔ میں نے سب سے پہلے نوحہ نجس کی شکل میں لکھا تھا۔ جس کا پہلا مصرعہ تھا۔

”کہاں ہو گلشن زہرا“ کے باغیاں عباس“

یہ اس وقت کی بات ہے۔ میں جس وقت لیاقت آباد نمبر ۳ میں رہتا تھا۔ یہ نوحہ لکھ کر میں نے اپنے والد مرحوم کو دکھایا انہوں نے کہا کہ اس کی اصلاح سبط حسن انجم صاحب سے کراؤ۔ سبط حسن انجم صاحب میرے والد کے دوست۔ اور کہیں دور سے رشتہ دار بھی ہیں میں یہ نوحہ لے کر ان کے پاس گیا۔ اور ان کی خدمت میں اپنے اشعار یہ کہتے ہوئے پیش کئے کہ یہ میں نے کہے ہیں۔ انہوں نے ایک دفعہ پوری تحریر کو پڑھا۔ اور دو تین بار معنی خیز نظروں سے مجھے دیکھا۔ اور کہا جاؤ اپنے والد کو کہو۔ میں شام میں کسی وقت گھر آؤں گا۔

القصہ مختصر انجم صاحب میرے والد صاحب کے پاس آئے۔ اور فرمانے لگے اقبال صاحب اگر یہ نوحہ واقعی برخوردار کی ہی کاوش ہے۔ تو پھر تمہیں مبارک ہو کہ تمہاری تربیت اور صحبت کا ثمر تمہیں ملنے والا ہے۔ ریحان میاں کی شکل میں آگے چل کر ایک خوبصورت انداز فکر رکھنے والا شاعر۔ صاحبان ادب کو میسر ہوگا۔

پھر یہ نوحہ میں نے انجمن تنظیم الحسینی کو دیا۔ جو کہ میرے بڑے بھائی سید آل رضا عرف جموں نے بنائی تھی۔ اس وقت اس میں جو صاحبان بیاض نوحہ خوانی کرتے تھے۔ وہ مسلک اہلسنت سے تعلق رکھتے تھے دو بھائی تھے، شریف اور شفیق ان کے ساتھ۔ میرے سب سے بڑے بھائی باقر رضا بھی معاون صاحب بیاض کی حیثیت سے نوحہ پڑھتے تھے۔ پھر بعد میں اس انجمن کے صاحب بیاض ناصر حسین زیدی ہو گئے جو کہ تادم تحریر موجود

ہیں۔ لیکن کم عمری کی وجہ سے لوگوں نے یقین نہیں کیا۔

لہذا زیادہ حوصلہ افزائی نہ ہونے کی وجہ سے میں نے پھر نوحہ نہیں لکھا۔ البتہ گیت، غزلیں، نظمیں لکھنے لگا اور شاعری کا جنون اس حد تک سوار ہوا کہ میں رات دن کتابیں پڑھنے اور شعر لکھنے کے سوا کچھ بھی نہ کرتا۔ تنظیم الحسینی کا دفتر کیونکہ میرے گھر میں ہی تھا۔ لہذا محترم شاعر انیس پہنری ناصر کو نوحہ دینے اکثر ہمارے گھر آیا کرتے تھے۔ ہمارے گھر میں ہی نوحوں کی طرزیں بنائی جاتیں۔ اور پریکٹس بھی وہیں ہوا کرتی تھی۔ میں ان تمام باتوں سے الگ تھلگ اپنے کمرے میں کتابوں کے ڈھیر کے درمیان بیٹھا گیت غزلیں لکھا کرتا۔ یا پھر کوئی نہ کوئی کتاب زیر مطالعہ رہتی۔ انیس پہنری صاحب نے مجھے دوبارہ نوحہ لکھنے پر آمادہ کیا اور میں نے ان کے کہنے پر دوبارہ نوحہ لکھنا شروع کر دیا ناصر زیدی کا وہ دور نوحہ خوانی۔ عروج کا دور تھا لہذا تھوڑے عرصے بعد میرے نوے مشہور اور زبان زد خاص و عام ہو گئے۔ دوسری انجمنوں کے صاحبان بیاض نے مجھ سے نوحہ لینا چاہا۔ لیکن میں نے خود کو تنظیم الحسینی تک محدود کر لیا تھا۔

۱۹۸۶ء میں ندیم سرور کو میرے پاس انجمن رضائے حسینی کے ایک ممبر فرحت عباس لے کر آئے اور مجھ سے ملاقات کرائی۔ سرور نے مجھ سے نوحہ لکھنے کی فرمائش کی میں نے نہ معلوم کیوں اقرار کر لیا۔ اور ایک رات میں سرور کے ساتھ نیو کراچی سلیم سینٹر چلا گیا اور اس سال میں نے ان کو دو عدد نوحے لکھ کر دیئے۔

”ہائے عباس، زینب“ سیکھ“ اور دوسرا..... ”اک علی“ کا لعل تھا اور اک علی کی

لاڈلی“

یہ دونوں نوحے کیسٹ میں آئے اور مقبول عام ہوئے اس کے بعد سرور نے مکمل طور پر مجھ پر اکتفا کر لیا۔ اور آج تک میری اور سرور کی ٹیم ماشاء اللہ مومنین اور ادبی ذوق رکھنے والے افراد کے لئے رٹائی ادب کے گوہر تحریر آواز مہیا کرنے کی کوشش میں منہمک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج میری وجہ سے سرور اور سرور کی وجہ سے میں دنیا میں جہاں بھی اردو نوحہ سنا جاتا ہے۔ جانے اور پہچانے جاتے ہیں۔

یہاں ایک بات یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ مجھ سے پہلے جو میرے بزرگ اور سینئر شعراء نوحہ لکھ رہے تھے۔ انہوں نے مجھے اتنے زیادہ اور برق رفتاری سے لکھتا دیکھ

کر۔ یا تو میری حوصلہ افزائی کے لئے یا پھر کسی اور مجبوری کی وجہ سے لکھنا کم کر دیا۔ اور پھر کراچی کی اتنی فیصد انجمنوں کا بوجھ میرے قلم کے کاندھوں پر آ پڑا۔ جس کو میں نے جناب سیدہ کی نوکری اور باب علم کی عطا سمجھ کر قبول کر لیا۔ چھوٹی انجمن ہو یا بڑی۔ ندیم سرور ہوں یا گلی میں کھیلتا ہوا بچہ۔ جس نے کہا نوحہ لکھ دو میں نے بغیر کسی تمہید کے نوحہ لکھ دیا۔ اور آج تک میرا یہ عمل جاری ہے۔ اور میرا اعلان بھی یہی ہے کہ میرے پاس میرا بدترین ڈن بھی اگر نوحہ مانگنے آئے گا میں انکار نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ مولانا نے میرے کلام کو عزت بخشی ہوئی ہے۔ اور ہر نوحہ خواں کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ میرا لکھا ہوا نوحہ پڑھے۔

جہاں مجھے نوحہ گوئی پر انیس پہر سہری صاحب نے آمادہ کیا وہاں میرے بچپن کے بہت ہی عزیز ترین دوست پروفیسر سبط جعفر نے بہت سنوارا۔ ہم عمر ہونے کے باوجود وہ مجھ سے کہیں زیادہ شعور اور شاعری کے علم سے واقفیت رکھتے ہیں میں نے سبط جعفر سے بہت سیکھا ہے اور آج بھی مشورہ کرتا ہوں۔ لیکن باقاعدہ شاگردی امید فاضلی کی اختیار کی اور آج بھی ان کو اپنا استاد تسلیم کرتا ہوں۔

مولانا نے مجھے اس کم عمری میں جو عزت و شہرت عطا کی۔ اس کو دیکھ کر کچھ حاسدوں نے میرے خلاف رفتہ رفتہ ایک محاذ بنانا شروع کر دیا۔ اور میرے قابل احترام اور سینئر شعراء کے دل میں میری طرف سے بدگمانی پیدا کرنا شروع کر دی۔ محض لکھنؤی صاحب میرے محترم ہیں۔ میں کبھی ان سے گستاخی کا تصور بھی نہیں کر سکتا (شعر و سخن کے شعبے میں) لوگوں نے ان کے دل میں میری طرف سے بدگمانی پیدا کی۔ اور میرے دل میں ان کی طرف سے برائی پیدا کرنے کی کوشش کی۔ لیکن میرا خون گندا نہیں تھا میں نے کبھی بدتمیزی نہیں کی اور حاسدوں کو شکست ہوئی۔

یہاں ایک بات جو نہایت افسوسناک ہے۔ وہ یہ ہے کہ وہ صاحبان بیاض جن کے لئے میں نے اپنا آرام اپنا گھر اپنے بچوں اور بیوی کو تھج کر انہیں شہر میں متعارف کرایا۔ انہوں نے میری محنت خلوص اور محبت کا صلہ گالیوں اور بدنامی کے سوا کچھ نہیں دیا میں غازی علمدار کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں۔ کہ میں نے کبھی کسی انجمن سے کسی صاحب بیاض سے نوحے کے عوض معاوضے کے طور پر ایک پیسہ کبھی طلب نہیں کیا۔ اور نہ کبھی طلب کروں گا جبکہ صاحبان بیاض ایسے بھی ہیں۔ جو آج ایک کیسٹ کا ڈیڑھ دو لاکھ روپیہ وصول کرتے

ہیں قوم کا حال یہ ہے کہ وہ مجھ سے ہمیشہ نوحے کی کتاب کی ڈیمانڈ تو کرتے ہیں۔ لیکن اگر کسی سے اس سلسلے میں سو روپے کی امداد طلب کرو تو سو بہانے بنا کر معذرت کر لی۔

لیکن آج اس زیر نظر کتاب ”ایک آنسو میں کر بلا“ کی اشاعت میں محترم مولانا حسن ظفر نقوی کی ذاتی کاوشوں کا بڑا دخل ہے۔ شاید اگر یہ میرا ساتھ نہ دیتے تو یہ کتاب معرض وجود میں نہ آتی۔ یہاں ایک نام ایسا ہے اگر میں نے وہ نہیں لیا تو یہ بہت بڑی بددیانتی ہوگی وہ نام ہے انجمن عزائے حسین کے روح رواں حامد رضا اور ان کے چھوٹے بھائی ظفر حسین کا ان دونوں حضرات کی وجہ سے نوحے فیصد نوحے لکھے گئے۔ کیونکہ میں نے جتنے بھی نوحے لکھے وہ انہی کے دولت خانے پر بیٹھ کر لکھے۔ برسوں سے میں ان کے گھر پر بیٹھ کر ساری ساری رات اور سارا سارا دن دس دس بیس بیس افراد کے ساتھ بیٹھتا نوحہ لکھتا رہا ہوں۔ یہ لوگ کوئی جاگیر دار سرمایہ دار یا مل مالک نہیں ہیں۔ لیکن جس قدر خدمت انہوں نے اور ان کے گھر کی مستورات نے آنے والے صاحبان بیاض کی اور میری کی ہے۔ اس کا صلہ ان کو شہزادی کونین ہی دے سکتی ہیں۔ اس کے بعد میرے چند قریبی احباب جن کی رفاقت پر مجھے ناز ہے۔ ان میں اسد آغا صاحب بیاض، ظفر الایمان قدیم، عارف رضا عرف دادو، انجمن رضائے حسینی کی حوصلہ افزائی شامل ہے۔ اس کتاب کی اشاعت کے سلسلے میں ایک عظیم ہستی۔ جو علیت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہے کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے صرف نہ صرف میری حوصلہ افزائی کی۔ بلکہ اپنے تعاون کا بھرپور یقین دلایا جس کی وجہ سے یہ کتاب منظر عام پر آئی۔ دعا کریں کہ مولانا مجھے اس عمل خیر کی مزید توفیق عطا کرے اور میرے قلم میں اور طاقت پیدا ہو۔ دعا کی بات پر یاد آیا کہ اپنی ماں سیدہ رشیدہ عابدی کے ذکر سے غافل ہو گیا تھا۔ یہ ان کی دعاؤں کا ہی اثر ہے جو انہوں نے مجھے ساتھ لے جا کر کئی مرتبہ کر بلائے معلیٰ شام اور ایران میں۔ تمام مقامات مقدسہ پر گزر گزارا اور رو رو کر میرے لئے وسعت علم کی دعا کی ہے۔ اور مجھے اپنے بچوں سے کسی طرح بھی کم نہیں سمجھا۔ ان کا فرض میں جان دے کر بھی نہیں اتار سکتا۔ خدا میری سگی ماں کنیز کبریٰ اور میری تربیت کرنے والی ماں سیدہ رشیدہ عابدی کا سایہ میرے سر پر بظلیل قائم آل محمد قائم رکھے۔

احقر العباد ریحان اعظمی

ریحانِ اعظمی!

مقبول ترین عوامی شاعر اہل بیتؑ

سید سبط جعفر

مقبول ترین عوامی نوحوں کے خالق۔ ریحانِ اعظمی نہ صرف نوجوانوں بلکہ اپنے عم عصر ہر عمر کے شعراء اہل بیتؑ میں ممتاز و منفرد مقام کے حامل ادیب و شاعر اور صحافی ہیں۔ جو ادائیگی اور عزاداری کے تقدس میں عوامی امنگوں اور عصری تقاضوں سے بخوبی آگاہ ہیں۔

میں نے اتنا تیز اور اتنا زیادہ کلام کہنے والا شاعر نہ دیکھا نہ سنا۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ انہیں شعر گوئی کے لئے کسی خلوت، تخلیق، تنہائی، سکون، خاموشی حتیٰ کہ سنجیدگی اور روشنی کی بھی ضرورت نہیں ہوتی! اور اکثر کلام اور زود گوئی کے باوجود بھی غلطیوں کا تناسب بہت کم بلکہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ اور تھوڑی بہت اغلاط کا ہونا اس لئے بھی ضروری ہے کہ ان کا کلام اگرچہ پاک ہے مگر کلام پاک تو نہیں ہے قرآن و حدیث تو نہیں ہے۔

بہر حال انکا سفر اور فتوحات کا سلسلہ جاری ہے۔ خدا کرے کہ یہ اسی طرح مصروف و معروف رہیں۔ والسلام خیر اندیش و محتاج دعا۔

سید سبط جعفر

علماء کرام اور شعراء عظام کے گراں قدر تاثرات

علامہ طالب جوہری

پہلے اس بات پر حیران ہوتا تھا کہ ہر نوحہ خواں ریحانِ اعظمی کا کہا نوحہ کیوں پڑھتا ہے اور ریحانِ اعظمی کے پاس اتنا وقت کہاں سے میسر ہے کہ وہ تمام نوحہ خوانوں کی ڈیمانڈ پوری کرتے ہیں لیکن جب میں ریحان کو نجف اشرف میں باب علم کے روضے پر علم کی خیرات مانگتے دیکھا تو میرے سوال کا جواب مجھے خود مل گیا اور میں نے ریحان سے وہیں پر کہا کہ اب معلوم ہوا کہ یہ خزانہ تمہیں کہاں سے ملتا ہے؟ ریحانِ اعظمی کے نوحوں اور سلاموں کو میں ذاتی طور پر بھی پسند کرتا ہوں۔

پروفیسر کرار حسین

ریحانِ اعظمی اپنی عمر کے اعتبار سے صنف نوحہ گوئی میں اپنا ایک منفرد مقام رکھتے ہیں۔ میری دعا ہے کہ یہ جس بارگاہ میں یہ نوحے ہدیہ کرتے ہیں وہاں ان کا رثائی کلام قبولیت کی سند حاصل کرے اور در علم سے ان کو جھولی بھر بھر کے علم کے موتی ملتے رہیں۔

علامہ سید عرفان حیدر عابدی

برادر خورد ریحانِ اعظمی نے اپنے نوحوں سے بین الاقوامی شہرت حاصل کی ہے یہ ان کی لگن اور محنت کا منہ بولتا ثبوت ہے ریحان کی شاعری برصغیر میں الیکٹرانک میڈیا سے سنی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ دنیا میں جہاں جہاں بھی نواسہ رسول سے محبت کرنے والے لوگ موجود ہیں وہ ریحان کے نام سے پوری طرح آشنا ہیں اور ان سے ملاقات کی تمنا رکھتے ہیں۔

امید فاضلی

صنف نوحہ گوئی ایک مشکل صنف سخن ہے اس میں شاعر کو اپنا پتہ پانی کرنا پڑتا ہے تب کہیں جا کر وہ کسی کی آنکھ سے آنسو اور دل سے آہ نکلوا سکتا ہے ریحانِ اعظمی نے مسلسل ریاضت اور عرق ریزی کے بعد صنف نوحہ نگاری میں نہ صرف اپنے ہم عصروں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے بلکہ اپنے بہت سارے کہنہ مشق نوحہ گو شعراء سے بھی آگے نکل گئے ہیں میں دعا گو ہوں کہ باری تعالیٰ ان کو غرور کے عفریت سے دور رکھے۔

پروفیسر حسن عسکری فاطمی

ریحانِ اعظمی نے ریحانِ رسالت کے حضور جو نذرانہ عقیدت اپنے قلم سے پیش کیا ہے اس کو دیکھتے ہوئے میں ان کو ایک خطاب اور ایک اعزاز دینا چاہتا ہوں اور میری اس بات سے تمام عزادار امام مظلوم ضرور متفق ہوں گے۔ ریحانِ اعظمی کو ریحانِ عزا کا خطاب دیتا ہوں کہ یہی حقیقت ہے اور یہی اس نوجوان کا حق ہے۔

سیدہ رشیدہ عابدی نظام

ریحانِ اعظمی میرے بیٹوں کی طرح مجھے عزیز ہے۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ وہ شہر میں ایک معروف حیثیت کا نوجوان ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے کبھی اپنے قلم کا سودا نہیں کیا۔ اس نے کبھی اپنے قلم کو رسوا نہیں ہونے دیا۔ اس کا قلم جب بھی چلا ہے کار خیر اور خدمتِ عزا کے لئے چلا ہے۔ ریحانِ اعظمی جب بھی میرے ساتھ کربلائے معلیٰ نجف اشرف ایران و شام کی زیارت پر گیا ہے۔ میں نے اس کو سوائے خیراتِ علم مانگنے کے کسی دوسری چیز کی خواہش کرتے نہیں دیکھا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ نوحہ نگاری کی دنیا کا وہ آج واحد شہ سوار ہے۔

ناصر حسین زیدی (نوحہ خواں)

ریحانِ اعظمی جنہیں میں ریحانِ بھائی کہتا ہوں اب وہ اس مقام پر ہیں کہ ہر نوحہ

خواں ان کا کلام پڑھنے کی تمنا کرتا ہے اور اپنی شہرت کو ریحانِ اعظمی کے کلام سے منسلک سمجھتا ہے۔

ندیم سرور

میں یہ بات اکثر کہتا ہوں کہ جب تک شہزادی کو نینا مادرِ حسین نے ریحانِ اعظمی کے حصے میں شہرت اور ان کے لفظ میں عزت رکھ دی ہے اس وقت تک ریحانِ اعظمی سے سلطنتِ نوحہ گوئی کی فرماں روائی کوئی نہیں چھین سکتا اور اب تو یہ حالت ہے کہ لوگ مجھ سے علاوہ ریحانِ اعظمی کے کسی دوسرے کا کلام سننا ہی نہیں چاہتے میری آواز اور ریحانِ اعظمی کا کلام ایک جسم دو قالب کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں اور شاید میں اب کسی دوسرے کا کلام پڑھ کر خود بھی مطمئن نہیں ہو سکتا ہوں۔

انیس پہر سہری

ریحانِ اعظمی جتنا اچھا شاعر ہے اس سے کہیں زیادہ وہ برخوردار بھی ہے اس وقت ریحانِ اعظمی کے کاسہ حیات میں جتنی عزت و شہرت موجود ہے بہت سارے لوگوں کو عمر بھر کی ریاضت کے بعد بھی نصیب نہیں ہوئی یہی وجہ ہے کہ ریحان سے حسد کرنے والوں کی تعداد میں کافی اضافہ ہوا ہے لیکن جس پر اہل بیت کا کرم ہوا اس سے حسد کرنے والا اپنی آگ میں کود جلنے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتا ریحان کے کلام کی چنگلی اور فکری بالیدگی اس کے ہم عصروں کو محنت اور لگن کا درس دینے کے لئے کافی ہے۔

سرفراز ابد

مرحوم روشن لکھنوی نے ریحانِ اعظمی کے بارے میں کیا سچی بات کہی تھی کہ ریحان سب سے جھک کر ملتا ہے اور سر پر چڑھ کر شاعری کرتا ہے میں ریحانِ اعظمی کا دوست ہونے کے ناطے اس کی شہرت کو اپنے لئے بھی باعثِ فخر سمجھتا ہوں ریحان نے صنفِ نوحہ نگاری کو ایک نئی تازگی عطا کی ہے۔

مولانا سید حسن ظفر نقوی

نوحہ گوئی کی سلطنت میں گزشتہ ایک عشرے سے قابض ایک شخص کے بارے میں لکھنے کے لئے کہا گیا ہے۔ میرا بس چلتا تو میں اس شخص پر مقدمہ دائر کر دیتا، اس جرم میں کہ اس کے بارے میں تحقیق کی جائے کہ آخر کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک شخص اشعار کی گونگا اس بے دردی سے بہاتا چلا جائے کہ یہ گمان ہونے لگے کہ وہ فی نفس ایک مصرع کے حساب سے لکھا رہا ہو۔

لیکن ریحان اعظمی پر مقدمہ قائم کرنے کی حسرت میرے دل میں چلتی رہے گی اور کبھی عملی صورت اختیار نہ کر سکے گی کیونکہ جب سے میری اس ظالم شخص سے ملاقات ہوئی ہے، میں خود حیران ہوں کہ کیا کوئی کمپیوٹر اس کے دماغ میں نصب ہے جو کھٹا کھٹ چلتا رہتا ہے۔ کوئی موضوع ہو، کوئی عنوان ہو، کسی کی شان میں ہو، کیسا ہی ماحول ہو، ریحان کو اشعار کہنے کے لئے مہلت درکار نہیں ہوتی۔ اب میں شاعری کے تمام اسرار و رموز سے تو آشنا نہیں ہوں کہ بعض ان افراد کے اعتراضات کا جواب دے سکوں جو ریحان پر ٹیکنیکی غلطیوں کے الزامات لگاتے ہیں۔ میں تو اتنا جانتا ہوں کہ ریحان قوم کے ۹۰ فیصد افراد کی ترجمانی کرتا ہے۔ بقول شمس بھائی کے کہ اگر ریحان کو نکال دیا جائے تو ۱۰ فیصد ہی بچے گا۔ خدا اس خوشبو کے سفر کو عالم کے ہر کونے تک طویل کر دے۔

سید قیصر حسین قیصر مشہدی

ایک قلم، ایک آواز۔ لفظ و صورت ان دونوں کے حسین امتزاج نے جو عزت و شہرت پائی۔ وہ برسوں ادب کی سنگلاخ وادیوں کی خاک چھاننے اور آواز کا زیر دم سیکھنے کے باوجود نصیب نہیں ہوتی۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اب ”ریحان و ندیم“ لازم و ملکوم ہو گئے ہیں۔ جس عقیدت و موذت کے ساتھ بھائی ریحان اعظمی نے ذوات مقدسہ کے حضور نوحہ و سلام پیش کیے۔ اسی طرح ندیم سرور نے اپنے پُر درد لجن اور پُر اثر ادائگی سے لفظوں کو حیات دوائی بخش دی۔ خداوند تعالیٰ پنجتن پاک کے صدقے میں ان دونوں کو سلامت رکھے تاکہ دنیا کے گوشے گوشے میں حسنی پیغام پہنچتا رہے۔

فہرست نوحہ جات

نمبر شمار	مصرعہ اول	صاحب	صفحہ
		پہلی	نمبر
۱	ایک آنسو میں کر بلا		۱۹
۲	سب نے یہی کہا ہے، اللہ بہت بڑا ہے	ندیم سرور	۲۱
۳	تو ہے بڑا رحمان مولا، تو بڑا رحمان	ندیم سرور	۲۴
ندیم سرور (آڈیو کیسٹ) سال 2000 کے نوحہ جات			
۴	يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشفَع لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ	ندیم سرور	۲۸
۵	سلام! مانا کے روضے، سلام! ماں کے مزار	ندیم سرور	۳۱
۶	آؤ علم کے، سائے میں آؤ	ندیم سرور	۳۳
۷	جاگ سیکھتے جاگ بابا کا سر آیا	ندیم سرور	۳۵
۸	آ علمدار ہائے علمدار	ندیم سرور	۳۷
۹	جب مولا آئیں گے، جب مولا آئیں گے	ندیم سرور	۴۰
۱۰	آپ اچھے ہیں چچا، پر یہ زمانہ نہیں اچھا	ندیم سرور	۴۳
۱۱	ماں! میں نیزے پہ ہوں ماں! مجھے اپنے سینے سے لگا لے	ندیم سرور	۴۵
۱۲	سب کر بلا کو جائیں گے مجلس ماتم کروائیں گے	ندیم سرور	۴۸
ندیم سرور (آڈیو کیسٹ) سال 1999 کے نوحہ جات			
۱۳	حسین! زندہ باد حسین! زندہ باد	ندیم سرور	۵۲

۱۳	ندیم سرور	شام غم آگئی! شام غم آگئی
۱۵	ندیم سرور	اک شور ہے الامان! الامان! عباس! آ رہے ہیں!
۱۶	ندیم سرور	پہلو میں کبھی ماں کے بھی سویا کرو بی بی
۱۷	ندیم سرور	کرو ماتم حسینؑ کا عزا دارو
۱۸	ندیم سرور	بھیا مجھے بھول نہ جانا، سر پر اگر سہرا سجانا
۱۹	ندیم سرور	ہائے حسینا! ہائے حسینا! ہوگی برباد یہ بہنا کروب و بلا میں
۲۰	ندیم سرور	مظلوم کا ماتم ہے، مظلوم کا ماتم
۲۱	ندیم سرور	اے کربلا! اے کربلا! حسینؑ! شہید کربلا، حسینؑ شہید کربلا
<u>ندیم سرور (آڈیو کیسٹ) سال 1998 کے نوحہ جات</u>		
۲۲	ندیم سرور	قافلہ اک میں لایا تھا، قافلہ اک لے جا زینبؑ
۲۳	ندیم سرور	اماں! بار بار، اماں بار بار، گلا میرا دکھتا ہے
۲۴	ندیم سرور	تھوڑا جھلاؤں، لوری سناؤں، آ میرے اصغرؑ
۲۵	ندیم سرور	ہائے میری نیند اڑ گئی، میرے بابا خیریت سے ہوں
۲۶	ندیم سرور	ہر ایک میزان میں تولاء زبان کے ساتھ دل بولا، علیؑ مولا
۲۷	ندیم سرور	نہ ملے گا تجھے، شبیرؑ سا بھائی زینبؑ
۲۸	ندیم سرور	آ اے میرے حسینؑ، میری گود میں آ جا۔ آ جا میرے بچے
۲۹	ندیم سرور	نہ بھولے نہ بھولے، شبیرؑ نہیں بھولے
۳۰	ندیم سرور	حسینؑ نوں غم شہر شہر ہے، حسینؑ ماتم گلی گلی چھے
۳۱	ندیم سرور	ہوگی یہ مجلس تو ہوگی، ہوگا یہ ماتم تو ہوگا
۳۲	ندیم سرور	گھر گھر ماتم۔ درد ماتم، تیرا ہوتا رہے مولا ماتم

۳۳	ندیم سرور	مل کے سب ماتم شبیرؑ کریں۔
۳۴	ندیم سرور	اجل حسینؑ کی صورت، چو علیؑ کی طرح حسینو!
۳۵	ندیم سرور	تاریخ کے کردارو کس بات میں تم کم ہو
۳۶	ندیم سرور	یہ شام غریباں ہے، دریا کی روانی ہے
۳۷	ندیم سرور	سائے میں سیدہؑ کے عزا دار رہیں گے
۳۸	—	بے کفن یہ شبیرؑ کا لاشہ کیوں ہے
۳۹	حسن صادق	کنبہ نبی کا قید تھا۔ بازار شام تھا
۴۰	-----	ہفتم سے شہد پر کر دیا اعدانے پانی بند
۴۱	-----	علیؑ علیؑ۔ حیدر صفدر نفس پیغمبر علیؑ علیؑ۔ علیؑ علیؑ
۴۲	-----	علیؑ امام من است منم غلام علیؑ
۴۳	ندیم سرور	علیؑ مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا۔ ہے سب کا یہ نعرہ
۴۴	-----	حیدری نعرہ لگاتے جائیں
۴۵	-----	یا علیؑ یا علیؑ۔ سب کے مشکل کشا آپ ہیں
۴۶	-----	امت نے مصطفیٰ کی قسم کیسا ڈھادیا
۴۷	ندیم سرور	برباد ہوئی میں، ہائے واویلا
۴۸	ندیم سرور	مجھ پہ کیوں؟ بند کرتے ہو پانی۔ کیا؟ محمدؐ کا پیارا نہیں ہوں
۴۹	ندیم سرور	ایہا الناس! شمارا بحق خون حسینؑ
۵۰	ندیم سرور	صد شکر، صد شکر، صد شکر میرے یارب
۵۱	ندیم سرور	شاہ جو کیو ماتم۔ ہر خوشیء ہر غم میں، شاہ جو کیو ماتم
۵۲	ندیم سرور	پیاسے پہ عجب وقت قیامت کا پڑا ہے
۵۳	ندیم سرور	عصر کا وقت ہے شبیرؑ کی آتی ہے صدا! اماں

۱۳۲	---	۵۴ حسین! زندہ تھا، حسین! زندہ ہے
۱۳۵	ندیم سرور	۵۵ ذوالجناح! ذوالجناح! آقبل مثل میدان، خالی واویلا
۱۳۸	حسن صادق	۵۶ شہیر سے سیکھے کوئی اسلام بچانا
۱۳۹	---	۵۷ کربلا سید مظلوم ہیں سردار حسینؑ
۱۵۰	ندیم سرور	۵۸ کُل یوم عاشورا۔ یا اہل احرار، یا اہل احرار۔ یا حسینؑ،
۱۵۳	ندیم سرور	۵۹ منجھو مولا حسین۔ منجھو مولا حسین۔ منجھو آقا حسینؑ
۱۵۶	ندیم سرور	۶۰ پیماں روئیں زاروزار، شہزادیاں روئیں زاروزار
۱۵۸	ندیم سرور	۶۱ حسین یا حسین۔ بیٹا ہوں میں علیؑ کا، نواسہ رسولؐ کا
۱۶۱	ندیم سرور	۶۲ اے سجاد۔ رورو کے بیاں کرتی تھیں یہ زینبؑ ناشاد
۱۶۳	ندیم سرور	۶۳ ہائے بازار شام۔ ہائے بازار شام، میرا بے کس امام
۱۶۵	ندیم سرور	۶۴ ہائے شام کا بازار۔ ہائے شام کا بازار، ہائے شام کا بازار
۱۶۷	---	۶۵ بیمار مدینہ ہے اک بیمار کربلا
۱۶۹	---	۶۶ بیمار میرا سجاد میرا۔ دیتا تھا سرورؑ یہ صدا، بیمار میرا سجاد میرا
۱۷۰	---	۶۷ شہر مدینہ زینب آگئی۔ آئے نبیؐ کے رونے پر یہ۔ بنت حیدر رو کر بولی
۱۷۲	---	۶۸ بھیا میری ردا۔ رورو کے یہ کہتی جاتی تھی یہ بنت فاطمہؑ
۱۷۳	---	۶۹ وہ زائر حسینؑ، وہ جاہر، وہ کربلا
۱۷۷	ندیم سرور	۷۰ بابا حیدر۔ بابا حیدر۔ یہ واقعہ ہے پس قتل شاہ کرب و بلا
۱۸۱	ندیم سرور	۷۱ بھائی میرا قتل ہوا۔ آئیے بابا شتاب
۱۸۳	ندیم سرور	۷۲ تیرے نانا کا یہ روزہ ہے۔ زہراؑ کی جاں شرمانہیں
۱۸۵	ندیم سرور	۷۳ زینب! حزین من خواہران! خدا حافظ

۱۸۷	ندیم سرور	۷۴ اک علیؑ کی لاڈلی تھی، اک علیؑ کا لال تھا
۱۸۹	ندیم سرور	۷۵ تیرے شہر سے جاتے ہیں، دے ہم کو دعاناؑ
۱۹۰	ندیم سرور	۷۶ اہل حرم کا قافلہ جب شام کو چلا
۱۹۲	ندیم سرور	۷۷ شہیبہ بیبیر اکبرؑ، نوحہ کرے ماں
۱۹۴	ندیم سرور	۷۸ ماں اور علی اکبرؑ کی ماں
۱۹۶	ندیم سرور	۷۹ آؤ اکبرؑ سہرا باندھو۔ کوئی مسئلہ کے بچھاؤ، کوئی آنچل سر پر بچھاؤ
۱۹۸	حسن صادق	۸۰ کہتی ہے سحر، غم کی، اکبرؑ تو کہاں ہے
۱۹۹	---	۸۱ آغوش میں لیلیٰ کی جو یہ نور نظر ہے
۲۰۱	ندیم سرور	۸۲ ہائے عباسؑ، زینبؑ، سکینہؑ۔ تم کو روتے ہیں اہل مدینہ
۲۰۳	ندیم سرور	۸۳ آدیکھ میرے غازی، ادنچا ہے علم تیرا
۲۰۴	ندیم سرور	۸۴ پرچم عباسؑ۔ پرچم عباسؑ کا۔ پرچم عباسؑ کا
۲۰۷	حسن صادق	۸۵ صورت شیر خدا جاہ و حشم کس کا ہے
۲۰۸	(کاروان حسین)	۸۶ بانو تیرا مد لقا چھوڑ کے جھولا چلا
۲۱۰	---	۸۷ رو کے کہتی تھی علی اصغرؑ کی ماں
۲۱۲	---	۸۸ لوریاں کس کو دوں۔ میرے اصغرؑ لوری
۲۱۴	ندیم سرور	۸۹ اصغرؑ کا جنازہ۔ اے مومنو جب خون میں ڈوبا ہوا آیا
۲۱۶	---	۹۰ ماں اصغرؑ کی لوریاں دینے کو کسے ڈھونڈے
۲۱۷	---	۹۱ ماں یہ کہتی تھی میرے نور نظر ہائے معصوم پسر
۲۱۹	حسن صادق	۹۲ میں جھولا جھلاؤں، میں تجھے جھولا جھلاؤں
۲۲۰	ناصر حسین زیدی	۹۳ ماں جھولا جھلاتی ہے اصغرؑ کو خیالوں میں
۲۲۱	---	۹۴ کرتی تھی دعا شام و سحر فاطمہ صغراؑ

ایک آنسو میں کربلا

دختر شاہ لائقی ! زینب
بانی مجلس عزا ! زینب

تجھ کو کہتے ہیں ثانی زہرا
چاہئے اور تجھ کو کیا ؟ زینب

بعد زہرا کے میں سمجھتا ہوں
ہے تو ہی اشرف انساء زینب

نام شبیر ! اور آپ کا نام
کیسے لکھوں مجدا مجدا زینب

تو نے رکھ دی سمیٹ کر کیسے
ایک آنسو! میں کربلا ! زینب

۲۲۳	ندیم سرور	ہائے وہ شام کا زندان۔ ایک بچی ہے پریشان	۹۵
۲۲۵	ندیم سرور	بُجھ گئی پیاس چچا! لوٹ کے گھر میں آؤ	۹۶
۲۲۷	ندیم سرور	ہاں تھا میرا بابا۔ میرے لئے زندہ	۹۷
۲۲۹	ندیم سرور	دردوازہ خیمہ پہ لئے ہاتھ میں کوزہ۔ وا حسینا! وا حسینا۔	۹۸
۲۳۱	ندیم سرور	بے کسی کیسی ہے، یہ کیسی ہے غربت! اماں	۹۹
۲۳۳	---	روئی معصوم سیکند دیکھ کر بھائی کا جھولا	۱۰۰
۲۳۴	---	رونے نہیں دیتے یہ مسلمان میرے بابا	۱۰۱
۲۳۵	حسن صادق	پیار کی آنکھیں ہیں اکبر تیری راہوں پر	۱۰۲
۲۳۶	ندیم سرور	یا دعباں سر شام غریباں آئیں۔ اے خدا دست کرم	۱۰۳
۲۳۹	ندیم سرور	لیک! لیک! لیک! یا امام۔ کیجئے ظہور یا امام	۱۰۴
۲۴۲	ندیم سرور	جانے والے کربلا کے، کربلا لے چل مجھے	۱۰۵
۲۴۳	ندیم سرور	شبیر! اگر تیری عزاداری نہ ہوتی	۱۰۶
۲۴۵	ندیم سرور	عباس کہتے ہیں۔ مجھے عباس کہتے ہیں	۱۰۷
۲۴۷	ندیم سرور	یہ مجلس حسین علیہ السلام ہے۔	۱۰۸
۲۵۱	ندیم سرور	علی حق ہے۔ آؤ سب علی علی کریں۔ علی علی	۱۰۹
۲۵۲	ندیم سرور	وہ خیمے جل رہے ہیں، یہ شام غریباں ہے	۱۱۰
۲۵۵	ندیم سرور	دیکھو اے کوفیو میں زینب دگبیر ہوں۔	۱۱۱
۲۵۷	ندیم سرور	نہ رونہ روزینب میں اُجڑ گئی بابا	۱۱۲
۲۵۹	---	عاشور کی شب کہتے تھے اصحاب سے شبیر	۱۱۳
۲۶۲	---	اصغر کو قتل گاہ میں لائے حسین جب، بس حسین بس۔	۱۱۴

کربلا ! علقہ میں بہہ جانی
گر نہ ہوتی تیری ردا ! زینب

لے لیا انتقام بھائی کا
کہتی ہے مجلس عزا زینب

سید ساجدین کو تو نے
ہر قدم بخشا حوصلہ زینب

محر علیہ السلام کیسے ہوا
بس تیرے در پہ آگیا زینب

جس کی لو کرتی ہے حسین حسین
دل میں روشن ہے وہ دیا زینب

ہو کرم کی نظر ریحان پہ بھی
ہے عزا دار آپ کا زینب

اللہ اکبر (ندیم سرور)

سب نے یہی کہا ہے، اللہ بہت بڑا ہے
قرآن میں لکھا ہے، اللہ بہت بڑا ہے

بہ مہر و ماہ و انجم، دریاؤں میں مٹا طم
چلتی ہوئی ہوائیں، آواز کا ترنم
خوش رنگ طائروں کا، پھیلا ہوا تبسم
ترتیب وار غنچے، ایسے کہ رشک انجم
یہ کن کا معجزہ ہے، اللہ بہت بڑا ہے

مٹی کے پیکروں میں، تحریک ڈالتا ہے
سوئے فلک زمین سے، تارے اچھالتا ہے
پاتال سے جواہر، وہ ہی نکالتا ہے
پروردگارا! وہ ہے، دنیا کو پالتا ہے
ہر حد سے مادرا ہے، اللہ بہت بڑا ہے

عقل و شعور و دانش، علم و یقین کا محور
سنے تو ایک قطرہ، پھلے تو وہ سمندر
شہ رگ سے بھی قریں ہے، فہم و خرد سے باہر
خوں بن کے دوڑتا ہے، قلب و جگر کے اندر
ہر دل کی یہ صدا ہے، اللہ بہت بڑا ہے

کونین میں عیاں ہے، یارب جو نور تیرا
ہے تاب کس نظر میں، دیکھے ظہور تیرا
تشیخ خواں ہم کیا، ہے کوہ طور تیرا
جس کو بھی مل گیا ہے، مولا شعور تیرا
وہ مصطفیٰ ہوا ہے، اللہ بہت بڑا ہے

تو باکمال جیسا، ویسے تیرے پیہر
سب تیرے مدح خواں ہیں، سب ہی تیرے شاگرد
کیا بادشاہ و قدسی، کیا مفلس و گداگر
ان ساری ہستیوں میں، وہ آمنہ کا دلبر
وہ بھی تو لب مکھا ہے، اللہ بہت بڑا ہے

توسین کی تھی منزل، حیران انبیاء تھے
جبریل رک گئے تھے، اک مرحلے پہ آکے
رستے بنائے تو نے، پردے ہٹا ہٹا کے
معراج پر محمدؐ، پہنچے تیری رضا سے
اک شور گونجتا ہے، اللہ بہت بڑا ہے

جیسے ہی گفتگو کی، اللہ نے نبیؐ سے
بولے نبیؐ یہ لہجہ، مربوط ہے علیؑ سے
حیراں ہوئے محمدؐ، اس لہجہ خفی سے
کیا گفتگو ہے میری، اللہ کے ولی سے
یہ راز غیب کا ہے، اللہ بہت بڑا ہے

اللہ کی بڑائی، یوں تو سبھی نے کی ہے
لیکن جو کربلا کی، تاریخ بولتی ہے
نوک سناں سے رب کی، توصیف ہو چکی ہے
تکبیر زیر خنجر، شہید نے کہی ہے
مظلوم کی صدا ہے، اللہ بہت بڑا ہے

کس نے کیا ہے سجدہ، خنجر تلے جہاں میں
کانٹے بڑے ہوئے تھے، جب پیاس سے زباں
جب آگ لگ رہی تھی، زہرا کے گلستاں میں
پھپھپ پھپ کے چاند تارے، روتے تھے آسماں میں
مولانا نے تب کہا ہے، اللہ بہت بڑا ہے

کیا نفس مطمئنہ، سجاؤ نے تھا پایا
اک اک ستم پہ جس نے، سجدے میں سر جھکایا
طوق گراں پہن کر، شکوہ نہ لب پہ لایا
کنبے کو اپنے لے کر، ناشام تھا جو آیا
ہر گام پر کہا ہے، اللہ بہت بڑا ہے

سننے پہ برچھی کھا کے، اکبرؑ نے یہ صدا دی
یہ آخری ہے منزل، خوشنودی خدا کی
خاک شفا بنادی، کرب و بلا کی مٹی
بولے ریحان و سرور، تاریخ کربلا بھی
مولانا نے سچ کہا ہے، اللہ بہت بڑا ہے

بولے رسول بخش دے امت کو دے امان
تو ہے بڑا رحمان ہے

رب نے کہا ادا کرو حق پیغمبری
جس وقت آئے راہ میں منزل غدیر کی
تعمیل دین کرنا ہے اس وقت اے نبی
میدانِ ختم میں اس طرح مولا بنے علیؑ
اکملت لکم دین کا پیدا ہوا سامان
تو ہے بڑا رحمان ہے

محبوب بیچتن کو بہت رکھتا ہے خدا
مکتبِ حسنؑ حسینؑ کا، یہ گھر بنا رہا
مسندِ نبیؐ کی اس میں مصطفیٰ علیؑ کا تھا
چوکھٹ پہ جس کی رہتا ہے جبرئیلؑ سا دربان
تو ہے بڑا رحمان ہے

اس گھر کا فرد فرد خدا سے تھا ہمکلام
سجدے میں سر حسینؑ کا لب پہ خدا کا نام
خنجر تلے خدا سے یہ کہتے رہے امام
سر تیری نذر کرتا ہوں گھر دے چکا تمام
آتا ہوں تیری سمت میں دیتا ہوا اذان
تو ہے بڑا رحمان ہے

اکبرؑ نثار کر دیا، اصغرؑ بھی دے دیا
عباسؑ اور قاسمؑ و حرؑ کو بھی رو چکا

رحمان (ندیم سرور)

تو ہے بڑا رحمان مولا تو بڑا رحمان

احسان ہم پہ ہے تیرا اے رب ذوالجلال
امت میں اس کی پیدا کیا جو ہے بے مثال
دخترِ ہتولؑ جس کی حسنؑ اور حسینؑ لعل
لحمکِ حمیؑ جس کا علیؑ جیسا باکمال
قرآن، و اہل بیت کو تو نے کیا کیجان
تو ہے بڑا رحمان ہے

آدمؑ سے تابہ مہدیؑ آخر تیری عطا
تیرے کرم کے بار تلے سارے انبیاء
موسیٰؑ کے حق میں نیل میں رستہ بنا دیا
مصلوب ہو کے عیسیٰؑ کے لب پر تھی یہ صدا
ہر دل میں تو کیلین ہے کہنے کو لامکاں
تو ہے بڑا رحمان ہے

معراج پر گئے جو رسولؐ فلک جناب
معبود و عبد میں نہ رہا جب کوئی جناب
اللہ نے نبی سے کیا اس گھڑی خطاب
درکار کیا ہے تم کو مجھے چاہئے جواب

زینبؑ کے دونوں بچوں کو صحرا میں کھو چکا
اب دستِ ظلم چادرِ زینبؑ تک آ گیا
لے دیکھ لے حسینؑ کے چہرے کا اطمینان
تو ہے بڑا رحمان ہے

خیموں سے آگ، آگ سے اٹھتا ہوا دھواں
نٹھا سا ایک جھولا ہے شعلوں کے درمیاں
دامنِ جلا سیکنہؑ کا کیسے بچھائے ماں
بانڈھی گئیں ہیں ہاتھوں میں زینبؑ کے ریسماں
اجزا ہوا ہے قافلہٴ سجادؑ ساربان
تو ہے بڑا رحمان ہے

آئی صدا حسینؑ کی اے قادر و قدیر
بٹی علیؑ کی میری بہن ہوگئی اسیر
بے دست میرا بھائی ہے تو سب کا دستگیر
کونے کی شاہِ زادیاں کیسی ہوئیں فقیر
پھر بھی میں نوکِ نیزا پہ دیتا ہوں یہ بیان
تو ہے بڑا رحمان ہے

حمدِ خدا ہے نعتِ نبیؐ ذکرِ پیغمبرؐ
اس کے سوا تو کچھ بھی نہیں ہے میرا سخن
یادِ حسینؑ ہے میرا سرمایہٴ محن
ہے کربلا کی خاک سے آسودہ جو بدن
کیسے فشارِ قبر ہو پھر سرور و ریحان
تو ہے بڑا رحمان

آڈیو کیسٹ 2000 کے نوحہ جات

دُعَاؤُ الرَّسُولِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتُوجَّهُ إِلَيْكَ
 نَبِيَّكَ نَبِيَّ الرَّحْمَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَآلِهِ يَا أَبَا الْقَاسِمِ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ يَا إِمَامَ الرَّحْمَةِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا
 إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ
 إِلَى اللَّهِ وَقَدْ مُنَّاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا،

يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ

(ندیم سرور)

يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ

بار الہا! بن کے سوالی، تیرے حضور
 دامن میں اپنے لائے ہیں، بے انتہا قصور
 لیکن ہمارے سینوں پہ، ماتم کا دیکھ نور
 اپنے نبی کے صدقے میں، بخشے گا تو ضرور

يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ

مولا علیؑ کا رب جہاں، تجھ کو واسطہ
 یارب! برائے فاطمہؑ، صدیقہ طاہرہ

دے علم اور رزق کا، ساغر بھرا ہوا
 ٹوٹے نہ نعمتوں کا، میرے گھر سے سلسلہ

يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ

مالک! تجھے امام حسنؑ کا ہے واسطہ
 جس کے لہوئے، کرب و بلا کی ہے ابتدا
 ہاں اُس امام امن کے، صدقے میں کبریا
 اس ملک میں ہو، امن کا پرچم کھلا ہوا

يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ

ابا! واسطہ حسین علیہ السلام کا
 پروردگار! صبر شہد، تشنہ کام کا
 جس کے لبوں پہ ورد تھا، تیرے ہی نام کا
 خنجر تلے جو قاری تھا، تیرے کلام کا

يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ

یارب! تو میری ہستی کو ایسا سنوار دے
 تو! اپنی رحمتوں سے میرا گھر نکھار دے
 سجادؑ کا تو صدقہ اے پروردگار دے
 بیمار کو شفاء دے مکمل قرار دے

يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ

مالک! امام باقرؑ و جعفرؑ کا واسطہ
 مجلس میں، میں حسینؑ کی کرتا ہوں یہ دعا
 دونوں کا واسطہ، تجھے دیتا ہوں اے خدا
 مقروض جو ہیں، غیب سے کر ان کا قرض ادا

يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ

یارب برائے موسیٰ کاظمؑ علی رضاؑ
مشہد میں اور نجف میں جو ہیں قبلہ دُعا
تو ان کے واسطے سے وہ اولاد کر عطا
ماں باپ جس سے شاد ہوں جن کی ہو یہ صدا

يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ

یارب! برائے مولا تقیؑ، تقویٰ و تقیؑ
دے جذبہ جہاد بصد، شانِ عسکریؑ
مہدیؑ کا بھی ظہور، دکھا دے اسی صدی
تیرے حضور میری دعا، ہے یہ آخری

يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ

ہم تیری بارگاہ میں، اے رب کردگار
روئے ہیں جو دعائے تو تسل میں زار زار
سن لے صدائے سرور و ریحان ایک بار
ہم کو امام عصرؑ کے لشکر میں کر شمار

يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ

سلام! نانا کے روضے، سلام! ماں کے مزار

(ندیم سرور)

چلا میں وعدہ نبھانے، سلام! ماں کے مزار
سلام! نانا کے روضے، سلام! ماں کے مزار

میں تیرا دین بچاؤں گا، اے میرے نانا
میں اپنا خون بہاؤں گا، اے میرے نانا
حسینؑ جاتا ہے مرنے

سلام ماں کے مزار

سلام! نانا کے روضے، سلام! ماں کے مزار

میری شریک سفر، بن کے ساتھ چل اماں
سفر پہ جاتا ہوں، کپڑے میرے بدل اماں

لباسِ خُلد سجا دے، بدن پہ پھر ایک بار
سلام! نانا کے روضے، سلام! ماں کے مزار

دُعا کرو کوئی سر پہ، روانہ ہو اماں
نمازِ شوقِ شہادت، فضا نہ ہو اماں

نہ آئے میرے چمن پہ، ستم کی گرد و غبار
سلام! نانا کے روضے، سلام! ماں کے مزار

دیئے جلانے کو نانا، تمہارے روضے پر
ضرور آئے گی صغراؑ، ہر اک شام و سحر

خدا کرے رہے روشن، صدا تمہارا مزار
 سلام! نانا کے روضے، سلام! ماں کے مزار
 تمہارے جیسا ہے نانا، یہ میرا لال اکبر
 دُعا کرو نہ لگے، اس کو آسمان کی نظر
 لٹے نہ دور وطن سے، ہمارے دل کا قرار
 سلام! نانا کے روضے، سلام! ماں کے مزار
 تمام پھول سے بچے ہیں، اور گرم ہوا
 ہمارے خون کی پیاسی ہے، فوجِ ظلم جفا
 سفر میں کوئی شجر بھی، نہیں ہے سایہ دار
 سلام! نانا کے روضے، سلام! ماں کے مزار
 ہاں اک پھول تو ایسا ہے، جو کھلا بھی نہیں
 نہ پائے پانی تو کرسکتا، وہ گلہ بھی نہیں
 وہ جس کے دہن سے آتی، ہے دودھ کی مہکار
 سلام! نانا کے روضے، سلام! ماں کے مزار
 میری سکیں کہاں، اور حسن کے بند کہاں
 زمین گرم پہ چلنا، اُسے پسند کہاں
 قدم وہ پھول سے نازک، وہ راستے پُر خار
 سلام! نانا کے روضے، سلام! ماں کے مزار
 یہی ہے سرور و ریحان، زندگی کا شرف
 کبھی زیارتِ کرب و بلا، کبھی ہے نجف
 انہی فضاؤں میں آتی، ہے شاہِ دیں کی پکار
 سلام! نانا کے روضے، سلام! ماں کے مزار
 چلا میں وعدہ نبھانے سلام! ماں کے مزار
 سلام! نانا کے روضے، سلام! ماں کے مزار

آؤ علم کے سائے میں آؤ

(ندیم سرور)

یہ تیری دنیا، یہ دنیا داری انسانیت ہے، بے چین ساری
 انجانے خدشے، یہ بے قراری سب کچھ ہے پھر بھی، سب سے بیزاری
 لیکن یہ مانو، کوئی خدا ہے اس کا وسیلہ، کچھ کہہ رہا ہے

جب بھی کوئی، غم کا احساس
 آؤ علم کے، سائے میں آؤ
 دنیا یہ تیری، کیا سمجھ کو دے گی
 کس کو دیا ہے، جو سمجھ کو دے گی

اپنی مرادیں، غازی سے
 آؤ علم کے، سائے میں آؤ
 تیرے سہارے، ٹوٹ گئے کیا؟
 اپنے پرانے، رُوٹھ گئے کیا؟

رُوٹھے ہوؤں کو، اپنے مناد
 آؤ علم کے، سائے میں آؤ
 جب غم رُلانے، جب دل ہو بوجھل
 تیری وفا کا، نہ دے کوئی پھل؟

کیا غم ہے؟ غم کو، اب بھول جاؤ
 آؤ علم کے، سائے میں آؤ
 سائے میں میرے، اب بھی ہے رہتی
 میری سکیں، پیاری چھٹی

جب آؤ، بچوں کو ساتھ لاؤ
 آؤ علم کے، سائے میں آؤ

خوش ہوگی تم سے، میری سکیٹہ
 گرمی کا جب بھی، آئے مہینہ
 پانی پرندوں کو، بھی پلاؤ
 آؤ علم کے، سائے میں آؤ
 اے میرے آقا کے، پڑسہ دارو
 اے نوحہ خوانوں، ماتم گزارو
 جاؤ جہاں بھی، مجلس کراؤ
 آؤ علم کے، سائے میں آؤ
 میرے علم پر، بی بیوں آنا
 سر کو خدارا، اپنے چھپانا
 سب نے ستایا، تم نہ ستاؤ
 آؤ علم کے، سائے میں آؤ
 آٹھ محرم، پرچم سجا کر
 بچوں کو اپنے، شفق بنا کر
 نام سکیٹہ، پانی پلاؤ
 آؤ علم کے، سائے میں آؤ
 بیٹا ہوں میں بھی، مشکل کشا کا
 پیارا ہوں میں بھی، حاجت روا کا
 ٹھوکر لگے جب، جب چوٹ کھاؤ
 آؤ علم کے، سائے میں آؤ
 ریحان و سرور، وہ دن بھی آئے
 غازی یہ کہہ کر، ہم کو بلائے
 ہم ہیں تمہارے، تم غم نہ کھاؤ
 آؤ علم کے، سائے میں آؤ
 جب بھی کوئی، غم کا احساس پلاؤ
 آؤ علم کے، سائے میں آؤ

جاگ سکیٹہ جاگ، بابا کا سر آیا

(ندیم سرور)

لو ہوگی رہائی لو قافلہ چلا
 سرجب ہر ایک شہید کا، سجاد کو ملا
 تب مرقد سکیٹہ پہ، سجاد نے کہا
 جاگ سکیٹہ جاگ، بابا کا سر آیا
 بابا شہارا آیا، گیا وقت نیند کا

جاگ سکیٹہ جاگ، بابا کا سر آیا

سینے پہ سونے والی، مٹی پہ سو گئی
 بابا کو روتے روتے، جو خاموش ہو گئی
 رو رو کے ماں نے، قبر سکیٹہ پہ یہ کہا

جاگ سکیٹہ جاگ، بابا کا سر آیا

بی بی کرو سلام، ادب کا مقام ہے
 بی بی تیرے سر ہانے، شہہ تشنہ کام ہے
 اے جان جلدی بدلو، یہ کرتا پھٹا ہوا

جاگ سکیٹہ جاگ، بابا کا سر آیا

آ علمدار! ہائے علمدار!

(ندیم سرور)

کرتے تھے رورو کے یہ حضرت بیاں توڑ گئے، میری کمر بھائی جاں
روتی ہے خیمے میں سیکینہ وہاں، سوتے ہو عباسؑ زمیں پر یہاں
آ علمدار! ہائے علمدار!

ارے لاش اٹھائے گا کون؟ شیرجواں مرگیا
ارے قبر بنائے گا کون؟ شیرجواں مرگیا
ارے ہم کو سنبھالے گا کون؟ شیرجواں مرگیا

توڑو نہ غربت میں میری آس اٹھو، اٹھو حسینؑ آیا ہے عباسؑ اٹھو
روتا ہے مظلوم بصدیاس اٹھو اٹھو، بس اب گھر میں چلو بھائی جاں
آ علمدار! ہائے علمدار!

ارے کون خبر لے میری شیرجواں مرگیا
ہائے میری بے کسی شیرجواں مرگیا
چلتی ہے دل پر چھری شیرجواں مرگیا

کیا ہوا سقائے سیکینہؑ کو آہ، کس نے کیا میرا بھرا گھر تباہ
کیا ہوئی عباسؑ برادر کی چاہ سب گئیں وہ پیار کی باتیں کہاں
آ علمدار! ہائے علمدار!

بابا کو ڈھونڈتی تھیں، سیکینہؑ اٹھو اٹھو
راتوں کو جاگتی تھیں، سیکینہؑ اٹھو اٹھو
لو آگئے ہیں بابا، اے جان جاگ جا

جاگ سیکینہؑ جاگ، بابا کا سر آیا

بابا کے پاس سونا، نہ سونا زمین پر
رکھو لبوں کو لب پر، جنہیں کو جنہیں پر
اعداء کی گھڑکیوں کا زمانہ گزر گیا

جاگ سیکینہؑ جاگ، بابا کا سر آیا

پیغام روز دیتی تھیں، عموں کے نام تم
روتی تھیں یاد کر کے، انہیں صبح شام تم
جاگو کہ جا رہے ہیں، جہاں سوتے ہیں چچا

جاگ سیکینہؑ جاگ، بابا کا سر آیا

کس طرح سوئی بالی سیکینہؑ، نہ پوچھیے
رنج و الم سے پھٹتا ہے سینہ، نہ پوچھیے
جاگی نہ پھر کبھی وہ، بہت ماں نے دی صدا

جاگ سیکینہؑ جاگ، بابا کا سر آیا

صدیاں گزر گئی ہیں، مگر سرور و ریحان
زندگیاں شام روئے، تو روتا ہے آسمان
اب بھی پکارتے ہیں، یہی شاہ کربلا

جاگ سیکینہؑ جاگ، بابا کا سر آیا

ارے مرگیا اکبر * پسر شیرجواں مرگیا
تھام لو میری کمر شیرجواں مرگیا
ارے لٹ گیا بے کس کا گھر شیرجواں مرگیا

قوت بازو میرا کیا ہو گیا، زینت پہلو میرا کیا ہو گیا
عاشق دلجو میرا کیا ہو گیا، کیا ہوا افسوس میرا قدر داں
آ علمدار! ہائے علمدار!

ارے دھوم ہے خیمے میں داں شیرجواں مرگیا
کرتی ہے زینت فغاں شیرجواں مرگیا
ارے کس سے کروں میں بیاں شیرجواں مرگیا

ہاتھ سے کھویا دل غمخوار کو، پاؤں کہاں اپنے علمدار کو
دیر ہوئی خنجر خونخوار کو، جلد گلے پر ہو میرے اب رواں
آ علمدار! ہائے علمدار!

ارے اب کوئی چارہ نہیں شیرجواں مرگیا
ارے زینت گوارا نہیں شیرجواں مرگیا
ارے کوئی ہمارا نہیں شیرجواں مرگیا

ماہِ بنی ہاشم والا نہیں، اُس میرے مہر کا اُجالا نہیں
ہائے میرا چاہنے والا نہیں، نظروں میں تاریک ہے سارا جہاں
آ علمدار! ہائے علمدار!

ارے لاش اٹھائے گا کون؟ شیرجواں مرگیا
ارے قبر بنائے گا کون؟ شیرجواں مرگیا
ارے ہم کو سنبھالے گا کون؟ شیرجواں مرگیا
توڑو نہ غربت میں میری آس اُٹھو، اُٹھو حسین آیا ہے عباس اُٹھو
روتا ہے مظلوم بصد یاس اُٹھو، اُٹھو بس اب گھر میں چلو بھائی جاں
آ علمدار! ہائے علمدار!

ارے آنکھوں کا تارا میرا شیرجواں مرگیا
ارے چاند کا ٹکڑا میرا شیرجواں مرگیا
ارے گھر کا اُجالا میرا شیرجواں مرگیا

روحِ علیؑ، جانِ نبیؑ، الوداع، عاشق و شہدائے انی الوداع
لاشہ عباسؑ علیؑ الوداع، آتے ہیں اب ہم بھی، چلو بھائی جاں
آ علمدار! ہائے علمدار!

کرتے تھے رورو کے یہ حضرت بیاں، توڑ گئے میری کمر بھائی جاں
روتی ہے خیمے میں سکینے وہاں سوتے ہو عباسؑ زمیں پر یہاں
آ علمدار! ہائے علمدار!

جب مولا آئیں گے، جب مولا آئیں گے

(ندیم سرور)

ساری دنیا میں اجالا نور کا ہو جائے گا
خانہ کعبہ کی چھت پر اک علم لہرائے گا

جب مولا آئیں گے، جب مولا آئیں گے

دیکھنا اک روز منظر اس طرح کا آئے گا
منظروں پر اک منظر منتقل ہو جائے گا
ہاں یہی منظر قیامت کی خبر بن جائے گا
ساری دنیا میں اجالا نور کا ہو جائے گا
خانہ کعبہ کی چھت پہ اک علم لہرائے گا

جب مولا آئیں گے، جب مولا آئیں گے

اے عزا دارو! سنو گے جلد مولا کی صدا
قائم آل محمد "عسکری" کا مہمہ لقا
آ رہا ہے! آ رہا ہے! مرحبا صد مرحبا
مجلس شہیر میں اب شور گریہ دیکھنا
پدسہ دارو فرش غم پر اپنا مولا دیکھنا

جب مولا آئیں گے، جب مولا آئیں گے

سرخ آندھیاں اٹھیں گی، پھر سمجھ میں آئے گا
جس کی دنیا منتظر تھی، پھر وہ منظر آئے گا
موسم انصاف لے کر میرا مولا آئے گا
کفر حجروں میں چھپے گا، در بدر ہو جائے گا
مختصر لشکر، امام عصر کا چھا جائے گا

جب مولا آئیں گے، جب مولا آئیں گے

آئے گا جب، حیدری تلوار کا وہ ورثہ دار
دیکھنا چلتی ہے کیسے، تیغ تیر کرد گار
پھر زمین و آسماں تک، اک ہی ہوگی پکار
شاہ مرداں شیر یزداں، قوت پروردگار
لا فتح الا علی لا سیف الا ذوالفقار

جب مولا آئیں گے، جب مولا آئیں گے

دیکھنا اس طرح مولا، مجلسیں کروائیں گے
مجلسوں میں کر بلا والے، بلائے جائیں گے
نعرہ حیدر لگے گا، پختن جب آئیں گے
دیکھنا ان مجلسوں میں، ہر شہیداں جائے گا
پھر تو وہ ماتم کریں گے، آسماں ہل جائے گا

جب مولا آئیں گے، جب مولا آئیں گے

چاند زجس کا فلک سے، جب زمیں پر آئے گا
آئیں گے سارے فرشتے، اولیاء و انبیاء
آب کوثر کی لگیں گی، سبیلیں جا بجا
ان کے آتے ہی ستارے، خود زمیں پر آئیں گے
دیکھنا شہر خموشاں میں، دیئے جل جائیں گے

جب مولا آئیں گے، جب مولا آئیں گے

اکبر و عباس و قاسم، کے لیے گریہ کنناں

رومیں گے ماتم کریں گے، جب امام انس و جاں
فاطمہ زہرہ کی آئے گی، یہ آواز فغاں
اے غریب و بے وطن، اے کربلا والے حسین!
تیرا نانا کر رہا ہے، تیری مظلومی پہ بین

جب مولا آئیں گے، جب مولا آئیں گے

فرش مجلس سید سجاد، خود بچھوائیں گے
مرثیہ پڑھتے ہوئے، بابا کا اکبر آئیں گے
حضرت عباس بھی، اپنے علم کو لائیں گے
نوحہ اک ریحان سے، مولا میرے لکھوائیں گے
پھر یہ نوحہ ساتھ میں، سرور کے سب پڑھوائیں گے

جب مولا آئیں گے، جب مولا آئیں گے

آپ اچھے ہیں چچا، پر یہ زمانہ نہیں اچھا

(ندیم سرور)

آپ اچھے ہیں چچا، پر یہ زمانہ نہیں اچھا
پیاس اچھی ہے، مگر آپ کا جانا نہیں اچھا

پیاس اچھی ہے، مگر آپ کا جانا نہیں اچھا
آپ اچھے ہیں چچا، پر یہ زمانہ نہیں اچھا
آسمان روئے گا، خیموں میں قیامت ہوگی
بن علمدار علم، خیموں میں لانا نہیں اچھا

آپ اچھے ہیں چچا، پر یہ زمانہ نہیں اچھا
پیاس اچھی ہے، مگر آپ کا جانا نہیں اچھا
صرف اک رات میں کیوں، بوڑھا ہوا ہے سجاد
سر کھلے ماؤں کے بیٹوں کو، دکھانا نہیں اچھا

آپ اچھے ہیں چچا، پر یہ زمانہ نہیں اچھا
پیاس اچھی ہے، مگر آپ کا جانا نہیں اچھا
اک شہزادی تھی، جس شہر کی بی بی زینب
اسکے بازاروں میں، زینب کو پھرانا نہیں اچھا

آپ اچھے ہیں چچا، پر یہ زمانہ نہیں اچھا
پیاس اچھی ہے، مگر آپ کا جانا نہیں اچھا
جیسے زنداں، میں سیکنہ ہے ملی بابا سے
اس طرح باپ سے، بیٹی کو ملانا نہیں اچھا

آپ اچھے ہیں چچا، پر یہ زمانہ نہیں اچھا
پیاس اچھی ہے، مگر آپ کا جانا نہیں اچھا

خوش نصیبی ہے، جو دے باپ کو بیٹا کا ندھا
باپ کا لاشِ جوان، ہائے اٹھانا نہیں اچھا

آپ اچھے ہیں چچا، پر یہ زمانہ نہیں اچھا
پیارا اچھی ہے، مگر آپ کا جانا نہیں اچھا
قبرِ اصغر کی بنا کر، ہیں پریشان حسینؑ
آگ سی ریت میں، اک پھول چھپانا نہیں اچھا

آپ اچھے ہیں چچا، پر یہ زمانہ نہیں اچھا
پیارا اچھی ہے، مگر آپ کا جانا نہیں اچھا
اب ہمیشہ میں رہوں گی، اسی زنداں میں چچا
میں نہ کہتی تھی، مجھے چھوڑ کے جانا نہیں اچھا

آپ اچھے ہیں چچا، پر یہ زمانہ نہیں اچھا
پیارا اچھی ہے، مگر آپ کا جانا نہیں اچھا
سرکھلے بی بیوں روتی ہیں، عزا خانوں میں
شبِ عاشور چراغوں کو، جلانا نہیں اچھا

آپ اچھے ہیں چچا، پر یہ زمانہ نہیں اچھا
پیارا اچھی ہے، مگر آپ کا جانا نہیں اچھا
ہر خوشی صدقے میں، زینبؑ کے خدادے تجھ کو
ہاں محرم میں خوشی، کوئی منانا نہیں اچھا

آپ اچھے ہیں چچا، پر یہ زمانہ نہیں اچھا
پیارا اچھی ہے، مگر آپ کا جانا نہیں اچھا
ہم علیؑ والوں کو، اے سرور و ربیعان کبھی
فرشِ ماتم کے سوا، ڈھونڈنے جانا نہیں اچھا

آپ اچھے ہیں چچا، پر یہ زمانہ نہیں اچھا
پیارا اچھی ہے، مگر آپ کا جانا نہیں اچھا

ماں! میں نیزے پہ ہوں، ماں! مجھے سینے سے لگا لے

(ندیم سرور)

نیزے سے اصغرؑ کو نظر آئی جو مادر
دیکھا کھلا سر ہے پریشان ہے مضطر
رونے لگے کہنے لگے تب علیؑ اصغرؑ

ماں! مجھے اپنے سینے سے لگا لے
ماں! مجھے اپنی گودی میں چھپالے
ماں! میں نیزے پہ ہوں

اماں! بہت دن ہوئے جھولے میں نہ سویا
ماں! تیری عزت کی قسم پھر بھی نہ رویا
اب تجھے دیکھا تو میرے لب ہوئے گویا
آج بندھے ہاتھوں کو جھولا سا بنا لے
سینے سے لگا لے

ماں! میں نیزے پہ ہوں
ماں! مجھے اپنے سینے سے لگا لے
ماں! مجھے اپنی گودی میں چھپالے

جسم کہاں سر ہے کہاں ہائے مقدر
اماں! بدن رہ گیا کربل کی زمین پر
اماں! تیرے ساتھ چلا آیا میرا سر
کرتا تجھے کیسے لعینوں کے حوالے
سینے سے لگا لے

ماں! میں نیزے پہ ہوں

ماں! مجھے اپنے سینے سے لگا لے
 ماں! مجھے اپنی گودی میں چھپالے
 گرم ہوا گرم زمین جلتا ہوا تیر
 اماں ذرا سوچو میرے قد سے بڑا تیر
 کیسے کہوں حلق پہ جس وقت لگا تیر
 ہونگے بیہوش مجھے دیکھنے والے
 سینے سے لگا لے

ماں! میں نیزے پہ ہوں
 ماں! مجھے اپنے سینے سے لگا لے
 ماں! مجھے اپنی گودی میں چھپالے
 کب سے سیکھنے نے، نہیں مجھ کو کیا پیار
 کرب و بلا کوفہ، کہاں شام کا بازار
 ڈرتی ہے کیا، خون سے بھرے دیکھ کہ رخسار
 نیزے کے نزدیک ذرا اس کو بلا لے
 سینے سے لگا لے

ماں! میں نیزے پہ ہوں
 ماں! مجھے اپنے سینے سے لگا لے
 ماں! مجھے اپنی گودی میں چھپالے
 دھوپ میں تونے نہ کبھی گھر سے نکالا
 اماں بڑے پیار سے تونے مجھے پالا
 آج نہیں کوئی مجھے دیکھنے والا
 تو ہی مجھے دھوپ کی شدت سے بچالے
 سینے سے لگا لے

ماں! میں نیزے پہ ہوں
 ماں! مجھے اپنے سینے سے لگا لے

ماں! مجھے اپنی گودی میں چھپالے
 دیکھ تیرا لخت جگر یوں تو ہے اصغر
 نیزا سواری میں ہے اکبر کے برابر
 نوک سنا پر ہے ستارہ سا میرا سر
 میری شجاعت پہ گلے مجھ کو لگا لے
 سینے سے لگا لے

ماں! میں نیزے پہ ہوں
 ماں! مجھے اپنے سینے سے لگا لے
 ماں! مجھے اپنی گودی میں چھپالے
 بابا کا سر بھائی کا سر نوک سنا پر
 آپ کے سر پر نہیں اماں کوئی چادر
 کیسے میں برداشت کروں اماں یہ منظر
 اڑتی ہوئی خاک سے منہ اپنا بھپالے
 سینے سے لگا لے

ماں! میں نیزے پہ ہوں
 ماں! مجھے اپنے سینے سے لگا لے
 ماں! مجھے اپنی گودی میں چھپالے
 ٹکڑے کلیجہ ہوا بانو کا ہر ایک آن
 نیزے پہ گویا ہوا جب چھوٹا سا قرآن
 ماں کی یہ آواز تھی بس سرور و ریحان
 ہاتھ ہوں آزاد تو ارمان نکالے
 سینے سے لگا لے

ماں! میں نیزے پہ ہوں
 ماں! مجھے اپنے سینے سے لگا لے
 ماں! مجھے اپنی گودی میں چھپالے

سب کربلا کو جائیں گے، مجلس ماتم! کروائیں گے
(ندیم سرور)

یہ ورثہ، مرتے مرتے بھی ہم نسلوں کو، دے جائیں گے
مجلس ماتم کروائیں گے

جی کرتا ہے میرے مولا، سب کرب و بلا کو جائیں گے
مجلس ماتم کروائیں گے

غازی کا علم اٹھائیں گے، دنیا سے تافلے آئیں گے
مجلس ماتم کروائیں گے

جی کرتا ہے میرے مولا، سب کرب و بلا کو جائیں گے
مجلس ماتم کروائیں گے

جب صبح ہوگی کربل میں، ہم خاک شفا کو چومیں گے
دن رات وہاں سب اہل عزا، مولا کا سوگ منائیں گے
مجلس ماتم کروائیں گے

جی کرتا ہے میرے مولا، سب کرب و بلا کو جائیں گے
مجلس ماتم کروائیں گے

جب دیکھیں چاند محرم کا، سب جائیں خیام حسینی پر
عباس کے خیمے پر رُک کر، جب اذن زیارت پائیں گے
مجلس ماتم کروائیں گے

جی کرتا ہے میرے مولا، سب کرب و بلا کو جائیں گے

جب پہنچیں گے اُس منزل پر، اصغرؑ کے لگا تھا تیر جہاں
بلوائیں گے ننھے بچوں کو، سب کو پانی پلوائیں گے
مجلس ماتم کروائیں گے

جی کرتا ہے میرے مولا، سب کرب و بلا کو جائیں گے

ماتم نہ رکے گا اہل عزا، اکبرؑ کے جہاں نیزا تھا لگا
ہم خون علی اکبرؑ کی قسم، نوحہ صغراؑ کا سنائیں گے
مجلس ماتم کروائیں گے

جی کرتا ہے میرے مولا، سب کرب و بلا کو جائیں گے

دریا کے کنارے بیٹھے کے، ہم روئیں گے وہ منظر سوچ کے ہم
جب خون میں بھرا آیا تھا علم، یہ سوچ کے اشک بہائیں گے
مجلس ماتم کروائیں گے

جی کرتا ہے میرے مولا، سب کرب و بلا کو جائیں گے

جب آٹھ محرم آئے گی، بچوں کو بنائیں گے سقا
اس روز سجا کے مشک و علم، شربت پہ نذر دلوائیں گے
مجلس ماتم کروائیں گے

آڈیو کیسٹ 1999 کے نوحہ جات

جی کرتا ہے میرے مولا، سب کرب و بلا کو جائیں گے

جب شام غریباں آئے گی، کیا کیا نہ ہمیں زلوائے گی
ایک جلتے ہوئے جھولے کی شیبہ، یاد آئی تو مرجائیں گے
مجلس ماتم کروائیں گے

جی کرتا ہے میرے مولا، سب کرب و بلا کو جائیں گے

جس ٹیلے سے زینبؑ نے کبھی، کلتے ہوئے دیکھا بھائی کا سر
یاد آئے گا روزِ عاشورہ، سینے غم سے پھٹ جائیں گے
مجلس ماتم کروائیں گے

جی کرتا ہے میرے مولا، سب کرب و بلا کو جائیں گے

عاشور کا دن جب ہو گا عیاں، مولا سے کہیں گے رو رو کر
دامن میں چھپا لیجئے مولا، ہم لوٹ کے گھر نہ جائیں گے
مجلس ماتم کروائیں گے

جی کرتا ہے میرے مولا، سب کرب و بلا کو جائیں گے

ریحان کی اور سرور کی صدا، ہے کرب و بلا سے وابستہ
یہ ورثہ مرتے مرتے بھی، ہم نسلوں کو دے جائیں گے

حسینؑ! زندہ باد حسینؑ! زندہ باد

(ندیم سرور)

سنو حسینو! سنو حسینو!
حسینؑ وہ جو زیرِ تیغ، ہنس کے سو گیا
یزیدؑ وہ جو ذلتوں کا نام ہو گیا

حسینؑ! وہ جو مرضی خدا خرید لے
یزیدؑ وہ ہے جس کا کوئی نام بھی نہ لے
یزیدؑ زندہ رہ کہ مردہ باد ہو گیا
حسینؑ! سرکٹا کہ زندہ باد! زندہ باد! ہو گیا۔
زندہ باد! زندہ باد! زندہ باد!
حسینؑ! زندہ باد! حسینؑ! زندہ باد!
یہ کل بھی زندہ باد تھا، یہ اب بھی زندہ باد ہے۔
حسینؑ! زندہ باد! حسینؑ! زندہ باد!

قرآن میں، حدیث میں، یزیدؑ کا بیان نہیں
یزیدؑ کی تو قبر کا کہیں بھی کوئی نشان نہیں
ہاں جا بجا ہے دہر میں حسینؑ کی اولاد ہے
حسینؑ زندہ باد! حسینؑ زندہ باد!

برائیوں کو دہر میں یزیدؑ عام کر گیا
حسینؑ! سے لڑا تو اپنی موت آپ مر گیا

یہ کل بھی مردہ باد تھا، یہ اب بھی مردہ باد ہے
حسینؑ زندہ باد! حسینؑ زندہ باد!

ہر ایک شریف ذہن سے یزیدؑ اتنا گر گیا
کسی نے اپنے لعل کا یزیدؑ نام نہ رکھا
یہ کل بھی نامراد تھا یہ اب بھی نامراد ہے
حسینؑ زندہ باد! حسینؑ زندہ باد!
یہ کل بھی زندہ باد تھا، یہ اب بھی زندہ باد ہے

یزیدؑ والے تخت پر نصیب کے خراب ہیں
حسینؑ والے قید میں بھی رہ کہ کامیاب ہیں
حسینیت کی ٹھوکریں یزیدؑ اور امن زیادہ ہیں
حسینؑ زندہ باد! حسینؑ زندہ باد!

جہاں میں سب سے زیادہ اشک جس نام پر بہا
زمانے لا ہمیں غم حسینؑ کا کوئی جواب لا
گنیز بک* کو بس میرے حسینؑ سے عناد ہے
حسینؑ زندہ باد! حسینؑ زندہ باد!

یزیدؑ ایک لاکھ ہوں مقابلہ پہ غم نہیں
حسینؑ والا ایک ہو تو لشکروں سے کم نہیں
حسینؑ کو بھی اپنے ماتمی پہ اعتماد ہے
حسینؑ زندہ باد! حسینؑ زندہ باد!

علیؑ کی بیٹی زینبؑ حزیں حسینؑ بن گئی

شریکتِ حسین تھی، یزیدیت پر چھا گئی
حسین سے پڑھا ہوا سبق جو اس کو یاد ہے
حسین زندہ باد ! حسین زندہ باد

ترانہ حسین ہے ہاں ساتھ دو حسینو
حسین سے مراد لو مراد لو حسینو
حسین جس کو دے دے اس کی نسل بامراد ہے
حسین زندہ باد ! حسین زندہ باد

نبی کا مسلک پاک ہے، ندیم اور ریحان ہیں
ہماری سرحدوں پہ سب حسین کے جوان ہیں
کرم ہے مصطفیٰ کا اپنا ملک شاد باد ہے
حسین زندہ باد ! حسین زندہ باد
یہ کل بھی زندہ باد تھا۔ یہ اب بھی زندہ باد ہے

.....☆.....☆.....

شامِ غم آگئی ! شامِ غم آگئی !

شامِ غم آگئی ! شامِ غم آگئی !
کیا رہا خیموں میں، شہہ کہ اک اداسی رہ گئی
صرف رونے کو، محمد کی نواسی رہ گئی
کیا رہا خیموں میں، شہہ کہ ایک اداسی رہ گئی

ج گئی قاسم کے ٹکروں سے ادھر کرب و بلا

ماں ادھر بیٹے کی دلہن کو سجاتی رہ گئی
کیا رہا خیموں میں، شہہ کہ ایک اداسی رہ گئی

چھینتا تھا شمر چادر، اور زینب بار بار
اپنی چادر کے محافظ کو بلاتی رہ گئی
کیا رہا خیموں میں، شہہ کہ ایک اداسی رہ گئی

خون دل عباس کا، سب بہہ گیا رن میں مگر
دل میں سب ایک بات، زینب کی ردارہ گئی
کیا رہا خیموں میں، شہہ کہ ایک اداسی رہ گئی

اے مسلمانوں تمہاری غیرتیں کیا ہو گئیں؟
تم تماشائی تھے، زینب منہ چھپاتی رہ گئیں
کیا رہا خیموں میں، شہہ کہ ایک اداسی رہ گئی

قید میں ہالی سکیئہ کو ملا، بابا کا سر
منہ پر منہ رکھ کر جو سوئی، ماں جگاتی رہ گئی
کیا رہا خیموں میں، شہہ کہ ایک اداسی رہ گئی

مادرِ اصغر نہ بیٹھی سایہ میں اصغر کے بعد
سایہ میں آئی، تو زندہ لاش باقی رہ گئی
کیا رہا خیموں میں، شہہ کہ ایک اداسی رہ گئی

ہر طمانچہ پر سکیئہ منہ پہ رکھ کر ننھے ہاتھ
نیل رخساروں کے غازی کو دکھاتی رہ گئی

کیا رہا خیموں میں، شہدہ کہ ایک اداسی رہ گئی

آگے ریحان و سرور کربلا سے لوٹ کر
آج تک خوشبو بدن میں کربلا کی رہ گئی
کیا رہا خیموں میں، شہدہ کہ ایک اداسی رہ گئی

.....☆.....☆.....

اک شور ہے الامان! الامان!

(ندیم سرور)

عباس آ رہے ہیں! عباس آ رہے ہیں!
اک شور ہے۔ الامان! الامان!
اک ہاتھ میں علم اور مشک سکیٹہ
عباس آ رہے ہیں! عباس آ رہے ہیں!

کاندھے پر مشک، مشک میں دل ہے دلیر کا
دریا کو پھین لینا نہیں کام دیر کا
احسان تشنگی میں ملے گا، نہ غیر کا
گبڑا ہوا مزاج ہے، حیدر کے شیر کا
عباس آ رہے ہیں! عباس آ رہے ہیں!

چہرہ ہے والقمیر کی ضیاؤں سے نور نور
آنکھوں سے جھانکتا ہوا و انجم کا سرور
بالاقدی ایسی کہ شرمائے کوہ طور
زلفیں دراز ایسی کہ وائیل کا شعور

عباس آ رہے ہیں! عباس آ رہے ہیں!

پیاسا ہے شیر گھاٹ کا رستہ نہ روکنا
آنکھیں ٹھکاؤ شیر کی جانب نہ دیکھنا
کیسے بچے گی جان یہ لازم ہے یہ سوچنا
عباس ہے جلال میں ہرگز نہ ٹوکنا

عباس آ رہے ہیں! عباس آ رہے ہیں!

تیور بتا رہے ہیں قیامت اٹھائے گا
تبع نظر ہے اس کی خدا ہی بچائے گا
آیا جو سامنے وہ مارا جائے گا
اک مشک میں فرات کو، بھر کر دکھائے گا
عباس آ رہے ہیں! عباس آ رہے ہیں!

قبضہ ہوا فرات پر القصہ مختصر
پانی کو دیکھا پھٹ گیا عباس کا جگر
آنکھیں لہو لہو ہوئیں بچوں کی پیاس پر
بالی سکیٹہ بچوں سے، کہتی رہی ادھر
عباس آ رہے ہیں! عباس آ رہے ہیں!

خیمے کے در پہ پیاسی سکیٹہ تھی منتظر
مجتبش علم کی دیکھ کر دیتی تھی یہ خبر
تشنہ لبوں دعا میں تمہاری ہوا اثر
وہ دیکھو آ رہا ہے، چچا کا علم نظر
عباس آ رہے ہیں! عباس آ رہے ہیں!

آیا علم ضرور مگر خون میں بھرا
 زینب نے سر کو پیٹ کے شہیر سے کہا
 کیوں تم کمر ہے آپ کی غازی کہاں گیا
 بولے حسین اب کوئی پیاسا نہ دے صدا
 عباس آ رہے ہیں! عباس آ رہے ہیں!

برحق ہے موت کہتا ہے قرآن سی کتاب
 سب کو فنا سے چاند ہوتا رہے ہوں آفتاب
 ہوگا ندیم سرور و رحمان جب حساب
 کہہ دیں گے ہم خدا سے، کہہ دیئے کو اب جواب
 عباس آ رہے ہیں! عباس آ رہے ہیں!

اک ہاتھ میں علم اور مشک سیکنے
 عباس آ رہے ہیں! عباس آ رہے ہیں!
 ☆.....☆.....

عاشور کی شب

(ندیم سرور)

عاشور کی شب ہائے سیکنے کا وہ رونا
 اور سید مظلوم کا بیٹی سے یہ کہنا
 ارے تو روئے میں یہ دیکھ نہیں سکتا سیکنے
 اچھی نہیں یہ بات نہ رویا کرو بی بی

پہلو میں کبھی ماں کے بھی سویا کرو بی بی
 کیا ہوئے کسی شب کو جو ہم گھر میں نہ آئے
 تم ہم کو نہ پاؤ اور تمہیں ہم بھی نہیں پائے
 تڑپوگی نہیں درد سے وعدہ کرو بی بی
 پہلو میں کبھی ماں کے بھی سویا کرو بی بی
 اچھی نہیں یہ بات نہ رویا کرو بی بی

ارے بیٹھا کرو کچھ دیر چراغوں کو بجھا کر
 سمجھا کرو اس خاک کو اے لاڈلی بستر
 پالی کبھی یوں ہی نہیں پہنا کرو بی بی
 پہلو میں کبھی ماں کے بھی سویا کرو بی بی
 اچھی نہیں یہ بات نہ رویا کرو بی بی

ارے کچھ دیر کو یہ فرض کرو ہم نہ رہیں گر
 باقی نہ رہے ہاتھ کوئی رکھنے کو سر پر
 ماحول تپیموں کا بھی سوچا کرو بی بی
 پہلو میں کبھی ماں کے بھی سویا کرو بی بی
 اچھی نہیں یہ بات نہ رویا کرو بی بی

عادت ذرا تنہائی میں رہنے کی بھی ڈالو
 تصویر تصور میں اسیری کی بناو
 آزاد پرندوں کو نہ دیکھا کرو بی بی
 پہلو میں کبھی ماں کے بھی سویا کرو بی بی
 اچھی نہیں یہ بات نہ رویا کرو بی بی

ارے اصغر کو نہ مانوس کرو پیار سے اپنے
اکبرؑ کی عروسی کے نہ دیکھا کرو سنے
صفرا کے قریب اتنا نہ بیٹھا کرو بی بی
پہلو میں کبھی ماں کے بھی سویا کرو بی بی
اچھی نہیں یہ بات نہ رویا کرو بی بی

ارے زندان سے ریحان صدا آتی ہے اکثر
جیسے کے سیکنے سے یہ فرماتے ہو سرور
اب ڈر سے لعینوں کے نہ جاگا کرو بی بی
پہلو میں کبھی ماں کے بھی سویا کرو بی بی
اچھی نہیں یہ بات نہ رویا کرو بی بی

.....☆.....☆.....

کرو ماتم حسینؑ کا عزادارو

(ندیم سرور)

وقت کیا آگیا تھا مسلمانوں
کرو ماتم حسینؑ کا عزادارو

ختم کرب و بلا میں لڑائی ہوئی
ساری فوج خدا خاک پر سو گئی
عترتِ مصطفیٰ سوئے زنداں چلی
نگے سر پیہیاں ہیں مسلمانوں
کرو ماتم حسینؑ کا عزادارو

ہائے بازار کوفہ کا وہ مرحلہ
پیٹیاں تھیں محمدؐ کی جب بے ردا
گر کر ناقوں سے بچوں کی تھی یہ صدا
الوداع مادرِ غم زدہ الوداع
آسمان رورہا تھا مسلمانوں
کرو ماتم حسینؑ کا عزادارو

میرے سجادؑ بولی یہ بنتِ علیؑ
جانتی ہے مجھے شام کی ہر گلی
کل تلک شہزادی تھی میں شام کی
خاک اڑاؤ کہ مجھ کو نہ دیکھے کوئی
یہ تھا زینبؑ کا نوحہ مسلمانوں
کرو ماتم حسینؑ کا عزادارو

بولے سجادؑ ہاتھوں میں زنجیر ہے
بے بردائی پھوپھی اب تو تقدیر ہے
صبرِ آلِ محمدؐ کی جاگیر ہے
ہم ہیں آلِ نبیؐ بس یہ تفسیر ہے
کہہ کہ یہ رو دیا تھا مسلمانوں
کرو ماتم حسینؑ کا عزادارو

یہ جو ریحان و سرور کی آواز ہے
تابہ کرب و بلا اس کی پرواز ہے
۱۳ صدیوں سے ماتم کا اعجاز ہے
ان کے در کا گدا لال شہباز ہے

ہیں کرم سیدہؑ کا مسلمانوں
ہاں کرو ماتم حسینؑ کا عزادارو
پڑھو کلمہ نبیؐ کا مسلمانوں
ہاں کرو ماتم حسینؑ کا عزادارو
.....☆.....☆.....

بھیا مجھے بھول نہ جانا (ندیم سرور)

سب پھولوں کے گہنے میں سواری دہن آئے
تم جیسے ہو بس ویسی ہی پیاری دہن آئے
سر پر اگر سہرا سجانا ہاتھ پر کنگنا جو بندھانا
بھیا مجھے بھول نہ جانا سر پر اگر سہرا سجانا

فاطمہؑ صغرا نے یہ اکبرؑ کو لکھا ہے
بھائی سلامت رہو بہنا کی یہ دعا ہے
بعد دعا دل میں یہ ارمان بسا ہے
مسند شادی جو بچھانا
بھیا مجھے بھول نہ جانا سر پر اگر سہرا سجانا

بابا کی آغوش میں بھی تو پئی ہوں
بھیا تیری انگلی پکڑ کر میں چلی ہوں
کیوں میں تیری چھاؤں سے محروم رہی ہوں
بابا کی جب چھاؤں میں جانا

بھیا مجھے بھول نہ جانا سر پر اگر سہرا سجانا

بابا سے کہنا کہ میری جلد خبر لے
ٹوٹ نہ جائے کہیں بابا میری سانس
کشتا نہیں دن نہ گزرتی ہیں یہ راتیں
خط میرا بابا کو سنانا
بھیا مجھے بھول نہ جانا سر پر اگر سہرا سجانا

بھیا تیرے بعد جو دن عید کا آیا
عید کے دن عید میں غم میں نے پایا
مجھ کو بھرے گھر کی جدائی نے رلایا
دکھ یہ میرا سب کو بتانا
بھیا مجھے بھول نہ جانا سر پر اگر سہرا سجانا

سنتی ہوں کربلا کی بہت گرم ہوا ہے
اماں سے کہنا کہ یہ صغریٰ نے کہا ہے
پھول سا اصغرؑ جو میرا ساتھ گیا ہے
دھوپ سے اس کو بچانا
بھیا مجھے بھول نہ جانا سر پر اگر سہرا سجانا

بہنوں کا دل جان جگر ہوتا ہے بھائی
آنکھ ٹھہرتی ہے جدھر ہوتا ہے بھائی
میرے ترپنے کا اثر ہوتا ہے بھائی
تم ہو جہاں مجھ کو بلانا
بھیا مجھے بھول نہ جانا سر پر اگر سہرا سجانا

بھیا مجھے رہتا ہے ہر وقت یہ احساس
 بھول گئے کیا مجھے میرے چچا عباس
 آئے علم آئے سیکنہ ہو میرے پاس
 آس میری توڑ نہ جانا
 بھیا مجھے بھول نہ جانا سر پر اگر سہرا سجانا

اماں سے کہنا کہ سیکنہ کی قسم ہیں
 فاصلہ اب قبر سے بیمار کا کم ہیں
 دیر نہ کرنا کہ میرے ہونٹوں میں دم ہیں
 ہاتھ جو دعا کو اٹھانا
 بھیا مجھے بھول نہ جانا سر پر اگر سہرا سجانا

ہائے خط صفائی کے آخر میں لکھا تھا
 اچھا میرے بھائی خدا کو تمہیں سوچنا
 سرور و ریحان یہ جملہ بھی عجب تھا
 اچھا میری قبر پہ آنا
 بھیا مجھے بھول نہ جانا سر پر اگر سہرا سجانا

ہائے حسینا! ہائے حسینا

(ندیم سرور)

کہتی تھی زینب ہائے حسینا! ہائے حسینا
 ہوگئی برباد یہ بہنا کرب و بلا میں
 کر بلا کچھ نہ دیا کرب و اذیت کے سوا
 میرے دامن میں بچا کیا مصیبت کے سوا
 کر بلا تجھ سے ملا کیا ہے قیامت کے سوا
 کہتی تھی زینب ہائے حسینا! ہائے حسینا!
 ہوگئی برباد یہ بہنا

صبح عاشور اذان علی اکبر کی قسم
 میرے بھائی پر چلے تیر ہزاروں پیہم
 کرب و بلا ہوتے رہے ہم پر ستم
 کہتی تھی زینب ہائے حسینا! ہائے حسینا!

میرا اٹھارہ برس والا جیلا اکبر
 کھاگئی اس کو بھی اے کرب و بلا تیری نظر
 میں نے دیکھی ہے اسی لعل کا برچھی میں جگر
 کہتی تھی زینب ہائے حسینا! ہائے حسینا!

بھائی اٹھارہ تھے دو بیٹے تھے کوئی نہ رہا
اب تو تنہائی میری دیتی ہے مجھ کو پُرسا
کیا بھرا گھر تھا میرا کر دیا مجھ کو تنہا
کہتی تھی زینب ہائے حسینا! ہائے حسینا!

میرے عباسؑ پر کیا گزری بتاؤں کیسے؟
مشک اک بھرنے میں دو بازو قلم ہو کر گرے
اس کے مرنے سے ہے محروم بہن چادر سے
کہتی تھی زینب ہائے حسینا! ہائے حسینا!

بے خطا قتل ہوا بھائی میرا جنگل میں
سینکڑوں زخم کلیجے پر لگے اک پل میں
آگ پانی نے لگا دی ہے میرے آجیل میں
کہتی تھی زینب ہائے حسینا! ہائے حسینا!

میرے اللہ مجھے شام تک جانا ہے
کوئی بھی اپنا نہیں شہر میں بیگانہ ہے
تیری خوشنودی میں رسی میں میرا شانہ ہے
کہتی تھی زینب ہائے حسینا! ہائے حسینا!

تاقیامت رہے ریحانِ عزائے سرور
خون دل بہتا رہے آنکھ سے آنسو بن کر
یہ صدا کانوں سے ٹکراتی ہے اب بھی اکثر
کہتی تھی زینب ہائے حسینا! ہائے حسینا!

مظلوم کا ماتم ہے

(ندیم سرور)

مظلوم کا ماتم ہے، مظلوم کا ماتم ہے
لوگو یہ تماشا نہیں اس رونے پر ہنستا نہیں
مظلوم کا ماتم ہے، مظلوم کا ماتم

کیا ملتا ہے ماتم میں کس طرح بتائیں
مظلوم کو روتے ہیں مظلوم جہاں میں
پتھر نہیں سینے میں دل ہے تو یہ ماتم
مظلوم کا ماتم ہے، مظلوم کا ماتم

گھر فاطمہؑ زہرا کا کس طرح سے اجڑا
جب ہوگی قیامت تو یوں آئیں گیں زہرا
اک ہاتھ میں دو بازو، اک ہاتھ میں دو پرچم
مظلوم کا ماتم ہے، مظلوم کا ماتم

جب پیارے محمدؐ سے میں پیار کروں گا
پھر اس کے نواسے کا ماتم بھی کروں گا
جس گھر میں محمدؐ اس گھر کا یہ ماتم
مظلوم کا ماتم ہے، مظلوم کا ماتم

حسینؑ شہید کربلا

(ندیم سرور)

اے کربلا! اے کربلا! اے کربلا!
حسینؑ! شہید کربلا، حسینؑ! شہید کربلا

ذبح بے فطامندی قتل دشت نینوا
ذبح دشت نینوا قتل دشت نینوا
حسینؑ! شہید کربلا حسینؑ! شہید کربلا

شدست ناز ہل اتی علاج درد لا دوا
جہاں ہے درد کربلا وہاں وہاں ہے کربلا
حسینؑ! شہید کربلا حسینؑ! شہید کربلا

وقار چشمِ غم توئی شہید محترم توئی
جہاں حسینؑ رہنما وہاں وہاں ہے کربلا
حسینؑ! شہید کربلا حسینؑ! شہید کربلا

شباب اکبرؑ جواں نشانہ کرد شامیاں
جہاں جواں کا غم بپا وہاں وہاں ہے کربلا
حسینؑ! شہید کربلا حسینؑ! شہید کربلا

بہ ہر رخ و بہر جہت بقا بقا حسینیت

لوگو نبی زادی کا بازاروں میں آنا
اور باندھ کر سی میں درباروں میں لانا
اس بات پہ روتے ہیں، اس درد کا ماتم
مظلوم کا ماتم ہے، مظلوم کا ماتم

زنجیروں میں جکڑا ہے، شبیرؑ کا بیٹا
ماں بہنیں کھلے سر تھیں خون روتا تھا مولا
سجادؑ سے پوچھو تو کیوں ہیں یہ کمر خم
مظلوم کا ماتم ہے، مظلوم کا ماتم

خط فاطمہؑ صغریٰ کا کس وقت ملا ہے
جب بھائی بسنا کھائے ریتی پر پڑا ہے
خط کون پڑھے تیرا، تنہائی کا عالم
مظلوم کا ماتم ہے، مظلوم کا ماتم

ریحانؑ کا سردر کا بخشش کا وسیلہ
یہ نوحہ یہ ماتم ہے یہ فرشِ عزا کا
اور سر پہ کھلا اپنے عباسؑ کا پرچم
لوگو یہ تماشا نہیں، اس رونے پہ ہنسا نہیں
مظلوم کا ماتم ہے، مظلوم کا ماتم

جہاں خدا ہے با خدا وہاں وہاں ہے کربلا
حسین! شہید کربلا حسین! شہید کربلا

شہید کربلا حسین بناء لا الہ حسین
جہاں جہاں تیری صدا وہاں وہاں ہے کربلا
حسین! شہید کربلا حسین! شہید کربلا

علم جلوس و تعزیے یہ مجلسیں زیارتیں
جہاں چراغ مصطفیٰ وہاں وہاں ہے کربلا
حسین! شہید کربلا حسین! شہید کربلا

حجی ہوئی آبادیاں ردا بغیر ہی بیاباں
جہاں دکھائی دے ردا وہاں وہاں ہے کربلا
حسین! شہید کربلا حسین! شہید کربلا

چکر چکر بناں بناں لہو لہو دھواں دھواں
جہاں حسینی سلسلہ وہاں وہاں ہے کربلا
حسین! شہید کربلا حسین! شہید کربلا

ریحان و سرور حزین غم حسین میں جبین
چھل ملیگی جس جگہ وہاں وہاں ہے کربلا
حسین! شہید کربلا حسین! شہید کربلا

آڈیو کیسٹ 1998 کے نوحہ جات

قافلہ اک میں لایا تھا قافلہ اک لے جا زینبؑ

(ندیم سرور)

اے زینبؑ میری بہنا، اے زینبؑ میری بہنا

قافلہ اک میں لایا تھا، قافلہ اک لے جا زینبؑ

راستہ مشکل ہے تو کیا، ناد علیؑ دوہرا زینبؑ

میری دعا ہے ساتھ ترے غم نہ کر جو ہاتھ بندھے

ساتھ میرا تھا کر بل تک، جانا ہے، اب شام تجھے

ایک وظیفہ ہو تیرا، ناد علیؑ دوہرا زینبؑ

قافلہ اک میں لایا تھا، قافلہ اک لے جا زینبؑ

لے کے علم تو غازی کا، آج سے خود غازی بن جا

تو بھی علیؑ کی بیٹی ہے، صدموں سے گھبراتا کیا

رک نہ سکے پیغام مرا، ناد علیؑ دوہرا زینبؑ

قافلہ اک میں لایا تھا، قافلہ اک لے جا زینبؑ

آنسو پونچھ لے دامن سے، آج گزر جا مقتل سے

میری بہن ہے تو زینبؑ، صبر کی منزل طے کر لے

لاکھ مخالف ہو یہ ہوا، ناد علیؑ دوہرا زینبؑ

قافلہ اک میں لایا تھا، قافلہ اک لے جا زینبؑ

بالی سیکھتے جب روئے، میرے بنا جب نہ سوئے

اس کو تسلی تم دینا، پہنچے گا آرام مجھے
سن لے میرے دل کی یہ صدا، ناد علیؑ دوہرا زینبؑ
قافلہ اک میں لایا تھا، قافلہ اک لے جا زینبؑ

نوحہ جو ریحان لکھا، سرور کے لہجے میں ڈھلا

کرب و بلا سے آئی صدا، کہتے ہیں جیسے شاہ ہدیٰ

غم نہ کر میری بہنا، ناد علیؑ دوہرا زینبؑ

قافلہ اک میں لایا تھا، قافلہ اک لے جا زینبؑ

راستہ مقتل ہے تو کیا، ناد علیؑ دوہرا زینبؑ

.....☆.....☆.....

اماں! بار بار اماں! بار بار

(ندیم سرور)

زندہ شام میں، جہاں بی بی کا ہے مزار

راتوں کو دھیمی دھیمی سی، آتی ہے اک پکار

کانوں سے میرے خون، ابھی بھی ٹپکتا ہے

اماں! بار بار، اماں! بار بار، اماں! بار بار

اماں! بار بار، گلا میرا دکھتا ہے

انگھٹیں ہیں جب بھی آپ، میرا سانس رکتا ہے

سوئی نہیں ہوں، شام غریباں کے بعد میں

اب کیا چیوں گی، شام کے زندان کے بعد میں

بے آس اب میں ہوں، شاہ شہیداں کے بعد میں

سایہ اجل کا، اماں مرے ساتھ چلتا ہے
 اماں! بار بار، گلا میرا دکھتا ہے
 کانوں کا خون، آنکھوں کے آنسو سے مل گیا
 ہر زخم، پھول بن کے، بدن پر ہے کھل گیا
 بابا کو ڈھونڈ لاؤ، کہ سینے سے دل گیا
 بے جان میرے جسم میں، کیوں دل دھڑکتا ہے
 اماں! بار بار، گلا میرا دکھتا ہے
 اے اماں! جب سے بابا سے دور ہو گئی
 یہ زندگی، مرے لیے ناسور ہو گئی
 پر کیا کروں، نصیب سے مجبور ہو گئی
 ہجر پدر سے سینے میں اک درد اٹھتا ہے
 اماں! بار بار، گلا میرا دکھتا ہے
 کانٹے پڑے ہیں حلق میں، اے اماں پیاس سے
 ڈرتی ہوں جھونکا گزرے، ہوا کا جو پاس سے
 نیند اڑ گئی ہے آنکھوں سے، خوف و ہراس سے
 رونے پہ میرے شمر لعین کیوں جھڑکتا ہے
 اماں! بار بار، گلا میرا دکھتا ہے
 اصغر کے بعد، پانی پیوں، میں نہیں نہیں
 غموں کے بعد زندہ رہوں، میں نہیں نہیں
 فریاد کچھ شقی سے کروں، میں نہیں نہیں
 پانی میں عکس چہرہ اصغر جھلکتا ہے
 اماں! بار بار، گلا میرا دکھتا ہے
 لگتا ہے قید جاں سے رہائی قریب ہے
 اے اماں جالو تم سے رہائی قریب ہے
 اب موت مجھ کو، قبر کے لائی قریب ہے

دامن تو جل چکا ہے، مرا دل سلکتا ہے
 اماں! بار بار، گلا میرا دکھتا ہے
 کونین میں یہ کیسا ہے، قانون پوچھیے
 مرنے کے بعد، مجھ کو رہائی نہیں ملے
 یہ کیسی قید ہے، کہ لحد بھی یہیں ہے
 قیدی کبھی تو قید سے، گھر کو پلٹتا ہے
 اماں! بار بار، گلا میرا دکھتا ہے
 اماں رہائی پا کے، وطن تم تو جاؤ گی
 صغریٰ میری بہن کو، گلے سے لگاؤ گی
 پوچھے گی جب مجھے، تو اسے کیا بتاؤ گی
 رہ رہ کے اک سوال، مرے دل میں اٹھتا ہے
 اماں! بار بار، گلا میرا دکھتا ہے
 جاؤ ندیم سرور و ریحان ایک بار
 زندان شام میں جہاں بی بی کا ہے مزار
 راتوں کو دھیسی سی آتی ہے یہ پکار
 کانوں سے میرے خون، ابھی بھی ٹپکتا ہے
 اماں! بار بار، اماں! بار بار، اماں! بار بار
 اماں! بار بار، گلا میرا دکھتا ہے، اماں بار بار، اماں بار بار

آ علی اصغرؑ، آ علی اصغرؑ

(ندیم سرور)

تجھ کو جو پاؤں، اے مرے اصغرؑ.....

جھولا جھلاؤں، آ مرے اصغرؑ

جھولا جھلاؤں، لوری سناؤں، دودھ پلاؤں، آ مرے اصغرؑ

تجھ کو جو پاؤں اے مرے اصغرؑ

میرے مجاہد، میرے سپاہی، ختم ہوئی میدان میں لڑائی

گھر کو سدھارو ماں کو پکارو، میں چین پاؤں، آ مرے اصغرؑ

جھولا جھلاؤں، لوری سناؤں، دودھ پلاؤں، آ مرے اصغرؑ

تجھ کو جو پاؤں..... اے میرے اصغرؑ

یاد آرہی ہے، معصوم باتیں، دل بے سکوں ہے، بے چین راتیں

جی نہ سکوں گی، روٹی رہوں گی، آنسو بہاؤں، آ مرے اصغرؑ

جھولا جھلاؤں، لوری سناؤں، دودھ پلاؤں، آ مرے اصغرؑ

تجھ کو جو پاؤں، اے مرے اصغرؑ

پوچھ رہی ہے، بالی سیکنہ کیوں نہیں آیا؟ لوٹ کے بھیا

تو ہی بتادے، میدان سے آ کے، میں کیا بتاؤں؟ آ مرے اصغرؑ

جھولا جھلاؤں، لوری سناؤں، دودھ پلاؤں آ مرے اصغرؑ

تجھ کو جو پاؤں، اے مرے اصغرؑ

گہرے ہوئے ہیں، شام کے سائے، اب تو پرندے بھی لوٹ آئے
میں رو رہی ہوں، جاں کھو رہی ہوں، تجھ کو سلاؤں، آ مرے اصغرؑ
دودھ پلاؤں، آ مرے اصغرؑ تجھ کو جو پاؤں، آ مرے اصغرؑ

زخمی گلا ہے، اور پیاس کی شدت، ہوتی تو ہوگی، ماں کی ضرورت
تو جو پکارے، دل کے سہارے، میں دوڑی آؤں، آ مرے اصغرؑ
دودھ پلاؤں آ مرے اصغرؑ تجھ کو جو پاؤں، اے مرے اصغرؑ

محسوس مجھ کو یہ ہو رہا ہے، جیسے کہ جھولا بھی رو رہا ہے
اے میرے بیٹا یہ روتا جھولا، کیسے جھلاؤں؟ آ مرے اصغرؑ
دودھ پلاؤں، آ مرے اصغرؑ تجھ کو جو پاؤں، اے مرے اصغرؑ

پیاس بچھانے، نہر کے کنارے، جب سے گئے ہو، اے میرے پیارے
نیزہ لگا ہے، دل ڈوبتا ہے پلکیں بچھاؤں، آ مرے اصغرؑ
دودھ پلاؤں آ مرے اصغرؑ تجھ کو جو پاؤں، اے مرے اصغرؑ

مقتل سے آئی کیسی خبر ہے، کرتا لہو سے سب تیرا تر ہے
تیر لگا ہے، زخمی گلا ہے، میں مرنے جاؤں، آ مرے اصغرؑ
دودھ پلاؤں آ مرے اصغرؑ تجھ کو جو پاؤں، اے مرے اصغرؑ

ریحان و سرور، بانو کے لب، پہ ایک صداتھی، اے مرے اصغرؑ
خونی ہے جنگل ہے غم کا بادل، تجھ کو چھپاؤں، آ مرے اصغرؑ
دودھ پلاؤں آ مرے اصغرؑ تجھ کو جو پاؤں، اے مرے اصغرؑ

میرے بابا خیریت سے ہوں

(ندیم سرور)

صغریٰ غش سے چونک اٹھی میرے بابا خیریت سے ہوں
بولی سر کو پھینکتی ہوئی میرے بابا خیریت سے ہوں
ہائے میری نیند اڑ گئی، میرے بابا خیریت سے ہوں

دیکھا آج میں نے کیسا خواب ریت پر پڑے ہیں کچھ گلاب
چن رہے ہیں جن کو بوتراب خون رو رہا ہے آفتاب
ہائے میری نیند اڑ گئی، میرے بابا خیریت سے ہوں

اک طرف علم ہے خوں میں تر مچھک گئی ہے شاہ کی کمر
جارہی ہے جس طرف نظر پیہیاں کھڑی ہیں ننگے سر
ہائے میری نیند اڑ گئی، میرے بابا خیریت سے ہوں

ہائے ہائے قاسم جواں بین کر رہی ہیں جس کی ماں
ہل گئے زمین و آسمان توڑی جب دلہن نے چوڑیاں
ہائے میری نیند اڑ گئی، میرے بابا خیریت سے ہوں

ایک بچی سیہ پدر ڈھونڈ رہی ادھر ادھر
باپ سو رہا تھا خاک پر جسکتن سے کٹ چکا تھا سر
ہائے میری نیند اڑ گئی، میرے بابا خیریت سے ہوں

قید ہیں رسول زادیاں ہاتھ میں بندھی ہے رسیاں
بے کجا وہ ہے عماریاں خون رو رہا ہے سارباں
ہائے میری نیند اڑ گئی، میرے بابا خیریت سے ہوں

خواب یہ بڑا عجیب تھا بادشاہ دیں غریب تھا
کیا یہی مرا نصیب تھا بے کفن میرا طبیب تھا
ہائے میری نیند اڑ گئی، میرے بابا خیریت سے ہوں

سرور و ریحان کی دعا ہو قبول شاہ کر بلا
کوئی بیٹی اور اس طرح پھر تڑپ کے یوں نہ دے صدا
ہائے میری نیند اڑ گئی، میرے بابا خیریت سے ہوں

علیؑ مولا علیؑ مولا

(ندیم سرور)

علیؑ مولا علیؑ، مولا، علیؑ مولا، علیؑ مولا
 علیؑ کی بادشاہی ہے علیؑ کی بادشاہی ہے
 علیؑ اسم الہی ہے علیؑ اسم الہی ہے
 ہر ایک میزان میں تولتا ہر ایک میزان میں تولتا
 زبان کے ساتھ دل بولا
 علیؑ مولا، علیؑ مولا، علیؑ مولا

لگے جب حیدری نعرہ جہاں میں گونج ہوتی ہے
 علیؑ کی بادشاہی ہے علیؑ اسم الہی ہے
 ہر اک میزان میں تولتا زبان کے ساتھ دل بولا
 علیؑ مولا، علیؑ مولا، علیؑ مولا

کبھی ناد علیؑ پڑھ کر کہو یا فاتح خیبر
 تو مشکل ہوگی مشکل میں علیؑ کا نام ہی سن کر
 علیؑ کی بادشاہی ہے علیؑ اسم الہی ہے
 ہر ایک میزان میں تولتا زبان کے ساتھ دل بولا
 علیؑ مولا، علیؑ مولا، علیؑ مولا

نصیری نے خدا مانا خدا نے لافٹی جانا
 خدا کو وہ ہی سمجھے گا علیؑ کو جس نے پہچانا
 علیؑ کی بادشاہی ہے علیؑ اسم الہی ہے
 ہر ایک میزان میں تولتا زبان کے ساتھ دل بولا
 علیؑ مولا، علیؑ مولا، علیؑ مولا

علیؑ سورج کو پلٹا دے، علیؑ دریا کو ٹھہرا دے
 علیؑ چاہے تو منکر پر قضا کی آگ برسا دے
 علیؑ کی بادشاہی ہے، علیؑ اسم الہی ہے
 ہر اک میزان میں تولتا، زبان کے ساتھ دل بولا
 علیؑ مولا، علیؑ مولا، علیؑ مولا

علیؑ عامل، علیؑ کامل، علیؑ کشتی، علیؑ ساحل
 اگر انصاف سے پوچھو، علیؑ اسلام کا ہے دل
 علیؑ کی بادشاہی ہے، علیؑ اسم الہی ہے
 ہر اک میزان میں تولتا، زبان کے ساتھ دل بولا
 علیؑ مولا، علیؑ مولا، علیؑ مولا

علیؑ ہے مظہر یزادوں، علیؑ ہے بولتا قرآن
 نبوت جسم کی صورت، علیؑ اس جسم میں ہے جاں
 علیؑ کی بادشاہی ہے، علیؑ اسم الہی ہے
 ہر اک میزان میں تولتا، زبان کے ساتھ دل بولا
 علیؑ مولا، علیؑ مولا، علیؑ مولا

سلونی کی صدا بن کر ابھی ریحان اور سرور
 کوئی آواز آتی ہے جو چاہو پوچھ لو آکر
 علیؑ کی بادشاہی ہے علیؑ اسم الہی ہے
 ہر اک میزان میں تولتا، زبان کے ساتھ دل بولا
 علیؑ مولا، علیؑ مولا، علیؑ مولا
 علیؑ مولا، علیؑ مولا، علیؑ مولا

نہ ملے گا تجھے، شبیرؑ سا بھائی زینبؑ

(ندیم سرور)

نہ ملے گا، نہ ملے گا، نہ ملے گا
 نہ ملے گا تجھے، شبیرؑ سا بھائی زینبؑ
 ڈھونڈنے جائے گی گر ساری خدائی زینبؑ
 نہ ملے گا تجھے، شبیرؑ سا بھائی زینبؑ
 اپنے اشکوں سے جلا، شام غریباں کے چراغ
 تو ہے اٹھارہ چراغوں کی اکائی زینبؑ
 نہ ملے گا تجھے، شبیرؑ سا بھائی زینبؑ
 جانے کیا شام غریباں میں ستم ٹوٹے ہیں
 عمر بھر چین سے پھر سو نہیں پائی زینبؑ
 نہ ملے گا تجھے، شبیرؑ سا بھائی زینبؑ
 دو پسر تونے، تو دو بازو دیئے، غازی نے
 پہلے تو رسم وفا تو نے نبھائی زینبؑ
 نہ ملے گا تجھے، شبیرؑ سا بھائی زینبؑ
 سرخ یہ کس کے لہو سے ہوئی پوشاک تیری
 لاش کیا سینے سے اکبرؑ کی لگائی زینبؑ
 نہ ملے گا تجھے، شبیرؑ سا بھائی زینبؑ
 پانی کو دیکھ کر کیوں کر نہ جگر ٹکڑے ہو
 کھاگئی ہے ترے غازی کو ترائی زینبؑ
 نہ ملے گا تجھے، شبیرؑ سا بھائی زینبؑ
 ہائے کس شان سے نکلی تھی، وطن سے زینبؑ

کیسی غربت کو سمیٹے ہوئے، آئی زینبؑ
 نہ ملے گا تجھے، شبیرؑ سا بھائی زینبؑ
 روح عباس عہدِ اڑا نہ تڑپے کیوں کر
 بے ردا شام کے دربار میں آئی زینبؑ
 نہ ملے گا تجھے، شبیرؑ سا بھائی زینبؑ
 سارے غم بھول گئے سرور و ریحان مگر
 فرش غم ہے، ترے بھائی کی بھائی زینبؑ
 نہ ملے گا تجھے، شبیرؑ سا بھائی زینبؑ
 ڈھونڈنے جائے گی، گر ساری خدائی زینبؑ
 نہ ملے گا تجھے، شبیرؑ سا بھائی زینبؑ

☆.....☆

آجا میرے بچے (ندیم سرور)

عاشور کا سورج ہے قیامت کی گھڑی ہے
 بھائی کا گلا کتنا بہن دیکھ رہی ہے
 مقتل میں کسی ماں کی صدا گونج رہی ہے
 آ اے میرے حسینؑ، میری گود میں آجا
 آجا میرے بچے، میری آغوش میں آجا
 آجا میرے بچے، میری آغوش میں آجا
 میرے لیے اے لال تو اصغرؑ کی طرح ہے
 گودی میری گہوارہ ہے بستر کی طرح ہے
 اس دھوپ میں دامن میرا چادر کی طرح ہے
 اے میرے حسینؑ! میری گود میں آجا
 آجا میرے بچے! میری آغوش میں آجا

جو دل پہ تیرے گزری ہے میں سب دکھ رہی تھی
 ہر لاش اٹھانے میں تیرے ساتھ گئی تھی
 اب بات وہ کہتی ہوں جو بچپن میں کہی تھی
 آ اے میرے حسین! میری گود میں آ جا
 آ جا میرے بچے! میری آغوش میں آ جا
 نوے میں یہاں کیسے کریں؟ سرور و ریحان
 پڑھ سکتا نہیں کوئی بھی یہ درد کا قرآن
 ماں کہتی تھی رہ جائے نہ دل میں مرے ارمان
 آ اے میرے حسین! میری گود میں آ جا
 آ جا میرے بچے! میری آغوش میں آ جا
☆.....☆.....

شبیرؑ نہیں بھولے

(ندیم سرور)

ہر مجلس شبیرؑ میں آتی ہے، ماں شبیرؑ کی
 کہتی ہے کیا، اے مومنو تم سے یہ ماں روتی ہوئی
 زخمی ہے میرا لاڈلا، زخمی ہے میرا لاڈلا
 مرہم مجھے دے دو کوئی، مرہم تو ہے اشک عزا
 رومال میں لے جاؤں گی ان آنسوؤں نے بھر دیئے
 سب زخم تو دگیں گے، دو گھاؤ ایسے ہیں مگر
 بھرتے نہیں شبیرؑ کے، نہ بھولے نہ بھولے شبیرؑ نہیں بھولے

اک چادر زینبؑ کی اک سینہ اکبرؑ کا

میں ماں ہوں مرا دل نہیں سینے میں سنبھلتا
 نازک یہ بدن تیرا یہ جلتا ہوا صحرا
 اور اس پہ ستم یہ ہے کہ تو رہ گیا پیاسا
 آ اے میرے حسین! میری گود میں آ جا
 آ جا میرے بچے! میری آغوش میں آ جا
 میں گود میں لے لوں تجھے سینے سے لگالوں
 سینے پہ سیکنہ کی طرح تجھ کو سلاوں
 سینے کے ترے تیر میں پلکوں سے نکالوں
 آ اے میرے حسین! میری گود میں آ جا
 آ جا میرے بچے! میری آغوش میں آ جا
 آ کر میرے زانو پہ جو سوجاتے تھے بیٹا
 نیچگی کی مشقت سے بھی پہلو نہیں بدلا
 اب کیسے تجھے چھوڑ دوں مقتل میں اکیلا
 آ اے میرے حسین! میری گود میں آ جا
 آ جا میرے بچے! میری آغوش میں آ جا
 تیری بھی تو اولاد ہے، تو بھی تو پدر ہے
 اولاد کا غم کیا ہے؟ یہ تجھ کو بھی خبر ہے
 غم بچے کا سہہ جائے، یہ کس ماں کا جگر ہے
 آ اے میرے حسین! میری گود میں آ جا
 آ جا میرے بچے! میری آغوش میں آ جا
 کیوں لیت گیا تھک کے، تو اس جلتی زمیں پر
 یہ کس کا لہو؟ تو نے ملا روئے حسینؑ پر
 مت خاک پہ سو لال تیری ماں ہے یہیں پر
 آ اے میرے حسین! میری گود میں آ جا
 آ جا میرے بچے! میری آغوش میں آ جا

ماتم کرو ماتم کرو گھر لٹ گیا شبیر کا
 ماں آگنی شبیر کی، ماتم کرو شبیر کا
 خنجر تلے نیزے بھی، کرتے رہے شکر خدا
 نہ بھولے، نہ بھولے شبیر نہیں بھولے
 اک چادر زینب کی، ایک سینہ اکبر کا
 تیروں پہ تھا لاشہ ترا، روتی رہی کرب و بلا
 خیمے کا جب پردا اٹھا، بولی بہن بھیا مرا
 لاشہ تڑپ کر رہ گیا، کرتے رہے شکر خدا
 نہ بھولے، نہ بھولے، شبیر نہیں بھولے
 اک چادر زینب کی، ایک سینہ اکبر کا
 صفری ادھر روتی رہی مولا ادھر روتے رہے
 ماں منتظر بیمار تھی، یاں قتل سب ہوتے رہے
 صحرا میں گھر لٹتا رہا، کرتے رہے شکر خدا
 نہ بھولے، نہ بھولے، شبیر نہیں بھولے
 اک چادر زینب کی، ایک سینہ اکبر کا
 لپٹی سُم اسپاں سے تھی، وہ لاڈلی بیٹی تری
 معلوم تھا مولا تجھے، اب نہ ملے گی یہ کبھی
 پھر بھی سوئے مقتل گئے، کرتے رہے شکر خدا
 نہ بھولے، نہ بھولے، شبیر نہیں بھولے
 اک چادر زینب کی، ایک سینہ اکبر کا
 مارا گیا غازی تیرا، پھر بھی کہا شکر خدا
 قاسم گیا، اصغر گیا، پھر بھی کہا شکر خدا
 ہر لاش پر آتے رہے، کرتے رہے شکر خدا
 نہ بھولے، نہ بھولے، شبیر نہیں بھولے
 اک چادر زینب کی، ایک سینہ اکبر کا

دربار میں، بازار میں، زندان میں، ہر آن میں
 کیسے ستم سہتی رہی بیٹی تیری بہنا تیری
 دیکھا کیسے نیزے سے، سب کرتے رہے شکر خدا

نہ بھولے نہ بھولے شبیر نہیں بھولے
 اک چادر زینب کی، ایک سینہ اکبر کا
 نیزے پچی سر پہ ترا، پھر بھی تیری کیا شان ہے
 یہ سر ہے اے مولا تیرا یا بولتا قرآن ہے
 تن سے جدا سر ہو گیا، کرتے رہے شکر خدا
 نہ بھولے نہ بھولے، شبیر نہیں بھولے
 اک چادر زینب کی، ایک سینہ اکبر کا
 ریحان اور سرور کرو مجلس پیا شبیر کی
 اکبر کا غم زینب کا غم، معراج ہے تحریر کی
 مولا عزا کے فرش پر کرتے رہے شکر خدا
 نہ بھولے نہ بھولے، شبیر نہیں بھولے
 اک چادر زینب کی، ایک سینہ اکبر کا

حسینی ماتم گلی گلی چھے

(ندیم سرور)

یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ
یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ

حسینؑ نون غم شہر شہر چھے، حسینؑ نون غم شہر شہر چھے
حسینؑ نون غم شہر شہر ہے، حسینؑ ماتم گلی گلی چھے

آغم نے دل سے بسادے اپنے دُعا زہرا مڑی گئی چھے
حسینؑ نون غم شہر شہر چھے، حسینؑ ماتم گلی گلی چھے

بہاؤ تاریخ ناورق نے، کہ کربلا کے وہ معجزوں چھے
حتی نقت بے پہرنی واتو، کہ جینے صدیوں تھی گئی چھے

حسینؑ نون غم شہر شہر چھے

ہوئے تو دنیا امونے سمجھے ہوئے تو دنیا امونے جانڑے
امارا آقا، حسینؑ مولا، امارا مولا، علیؑ علیؑ چھے

حسینؑ نون غم شہر شہر چھے

حُنین و بدر و اُحد نے، خندق لڑائی، خیبرنی، کہہ رہی چھے
بہادری ما علیؑ ناساے، بتاؤ کوئی برابری چھے

حسینؑ نون غم شہر شہر چھے

فرات اوپر کری نے قبضوں، نہ بوند پاڑیں جیڑیں پیدھو
وفا عباسؑ سوں وفا چھے، فرات سجدہ کری رہی چھے

حسینؑ نون غم شہر شہر چھے

جوان اکبرؑ نادل تھی برچھی، نے کاڈھی مولا رڈی رہیا چھے
سلام صبر حسینؑ تم نے جگر ماں برچھی رہی گئی چھے

حسینؑ نون غم شہر شہر چھے

بھاڑی اصغرؑ نے روز محشر، عجب نتھی خود خدا کہے پنڑہ
رباب تاری متا کی قیمت، بہشت پوری ادھوری تھی چھے

حسینؑ نون غم شہر شہر چھے

جراک ڈھیمے تھی بولو زینبؑ، جراک دھیمے جگاڑو زینبؑ
کہ لاش میداں ماں نہاڑی، سکیہ بی بی ڈری گئی چھے

مڑی جو زنداں تھی رہائی، علیؑ نے پٹری رڈی نے بولی
کہ مارا بھائیؑ نی ایک نشانی، آقید خانہ رہی گئی چھے

حسینؑ نون غم شہر شہر چھے

قبر نا اندھکار تھی منور، نہ خوف کر جے ریحان و سرور
کہ ذکر سرور نا صدقے تجھ پر اچھے جنت مڑی گئی چھے

حسینؑ نون غم شہر شہر چھے حسینؑ ماتم گلی گلی چھے

لازوال غم

ہوگی یہ مجلس تو ہوگی، ہوگا یہ ماتم تو ہوگا
آرزو ہے یہ نبی کی، رک نہیں سکتی کبھی

چودہ صدیاں ہوگئی ہیں مجلس شبیرؑ کو
خون سے لکھتے رہے ہم غم کی اس تحریر کو
یہ صدا ہے کربلا کی، یہ صدا شبیرؑ کی

تیغوں کے سائے میں پلتے ہیں حسینی نوجواں
موت سے لڑنا سیکھاتی ہیں ہمیں لوری میں ماں
اپنے خون سے موڑتے ہیں دھار ہم تو تیغ کی

سنت زینبؑ یہ مجلس سنت زین العباؑ
شام کے دربار میں مجلس ہوئی ماتم ہوا
رک نہ پائی شام میں جب کیا رکے گی اب کبھی

گود کا بچہ ہو کوئی یا جوان و پیر ہو
دیکھو اس کو اس گھڑی جب ماتم شبیرؑ ہو
ایک ہے رفتار سب کی ایک ہے آواز بھی

نتو جنازے ہم اٹھائیں اپنے پیاروں کے تو کیا
رک نہیں سکتا عزاداری کا اب یہ سلسلہ
اپنے ہی خون میں نہا کر ہم پکاریں گے یہی

چھن بھی جائیں گرجینی ماؤں سے ان کے جواں
یاد کر کے زخم اکبرؑ کو کہے گی تب وہ ماں
تھا علی اکبرؑ کا صدقہ لعل میرا ماتمی

کہہ رہا ہے پرچم عباسؑ کا بچہ یہی
ہاتھ کٹ جائیں تو ماتم رک نہیں سکتا کبھی
سر کو ٹکرا کر کریں گے آگ پر چل کر کبھی

اے عزادارو حسینؑ ابن علی کے ماتمی
یوں گزارو تم عزاداری میں اپنی زندگی
پیروی کرتے ہی رہنا بوذرؑ و سلیمانؑ کی

آج جو ریحان و سرور کر رہے ہیں حق ادا
کل نئے ریحان و سرور دے گی زہراؑ کی دعا
سلسلہ جاری رہے گا روک کر دیکھے کوئی

ماتم مولا

(ندیم سرور)

گھر گھر ماتم، در در ماتم، تیرا ہوتا رہے مولا ماتم
بستی بستی، قریہ قریہ، تیرا ہوتا رہے مولا ماتم

تیرا ماتمی! اے میرے مولا دنیا کے کسی کونے میں گیا
مصرف رہا ماتم میں تیرے، دیتا ہے سکون تیرا ماتم

جب دل نے کہا، آئیں زہرا میرے گھر میں، بہانے اشک عزا
بس میں نے بچھا کے فرش عزا، کچھ دیر کیا برپا ماتم

کل ہاتھ بندھے تھے زینب کے، مجبور بہن تھی ماتم سے
مجلس ہے تیری گھر گھر، برپا اب کرتی ہے سب دنیا ماتم

عباس کے شانے کٹ تو گئے، معصوم تیرے پیاسے بھی رہے
غازی کے لئے بچوں کے لئے، اب کرتا رہے دریا ماتم

عاشور کو جب سورج نکلا، زہرا کے بھرے گھر کو دیکھا
اور چاند نے زینب کو دیکھا، کرتی ہے بھرے گھر کا ماتم

کربل سے سفر تھا شام کا، جب لاشے پہ پکاری یہ زینب
تاحشر تیری مظلومی پر، کرنا ہے مجھے بھیجا ماتم

جو کرب و بلا سے شام گئی، وہ بنت زہرا بنت علی
سب مانیں بہنیں مل کر اب کرتی ہیں صدا اس کا ماتم

بیمار تھا اور زنجیریں تھیں پیروں کے تلے جلتی تھی زمین
سجاد کے غم میں رو رو کر کرتا ہے ہر اک رستہ ماتم

سردار چناں شہیر ہیں، جب ریحان کہو یہ بات بھی اب
سرور جو سنائے گا نوحہ، جنت میں پیا ہوگا ماتم

ماتم شبیرؑ

(ندیم سرور)

مل کے سب ماتم شبیرؑ کریں
دل بہ دل سینہ بہ سینہ
کر بلا تعمیر کریں
مل کے سب.....

یہ ماتم پچان ہماری
اس پہ جاں قربان ہماری
جسم یہی یہ جان ہماری
یہ ماتم ہے شان ہماری
کہتا ہے ایمان ہمارا، سارے جوان و پیر کریں

اصغرؑ تیری پیاس کا ماتم
اکبرؑ کا عباسؑ کا ماتم
حسرت کا اور یاس کا ماتم
حاصل ہے احساس کا ماتم
لاکھ زمانہ ہم کو روکے، ہم اس کی تشبیر کریں

یہ ماتم مظلوم کا ماتم
زہراؑ کے معصوم کا ماتم
پانی سے محروم کا ماتم

تغ تلے حلقوم کا ماتم
اس ماتم سے ہم جو چاہیں وقت کو زنجیر کریں
عابدؑ کی زنجیر کا ماتم
خشک گلے اور تیر کا ماتم
زینبؑ کا شبیرؑ کا ماتم
دل سے کریں دلگیر کا ماتم
جو ماتم زینبؑ نے کیا تھا ہم اس کی تفسیر کریں

ماتم کیا ہے شہؑ کا علم ہے
یہ ماتم تو دیں کا بھرم ہے
جس سے خوشی ہو وہ یہ غم ہے
حق کا یہی ماتم پرچم ہے
اس پرچم کو اس ماتم کو، سینوں پہ تحریر کریں

ماتم جس کا دریا دریا
جس کی وفا ایمان کا چہرہ
جس کے علم کا خون میں پھیرا
ڈوب گیا وہ چاند نہ ڈوبا
اس کی وفا کہتی ہے ہم سے دنیا کو تسخیر کریں

یاد میں تیری شام غریباں
ماتم کرنے والے انساں
کرتے ہیں جب چاک گریباں
زہراؑ خود ہوئی ہیں گریباں
سنت زہراؑ ہے یہ ماتم اس کو عالمگیر کریں

کرنہ سکی جو بھائی کا غم
اس زینبؑ کی یاد میں اب ہم
رنج و خوشی سے کر کے باہم
ہر دن سمجھیں ماہ محرم
زخم دل زینبؑ کی خاطر، کوئی دوا اکسیر کریں

جنگے رسن میں ہاتھ بندھے تھے
کیسے بھلا وہ ماتم کرتے
ان کی دلوں میں یاد بسا کے
نوحے کی ماتم کی صدا سے
اہل عزا زہراؑ کی دعا سے، غلہ کو جاگیر کریں

مولا ایسا ظرف عطا کر
یہ ماتم سوغات بنا کر
لے جائیں سینوں پہ سجا کر
شہر نجف میں دل میں بسا کر
اپنی عزا داری کا تحفہ، نذر خیبر گیر کریں

کہہ دیں گے ریحان و سرور
حشر میں جب خاتون محشر
پوچھیں گی یہ بات جو آ کر
چاہئے کیا ماتم کی بنا پر
ہم کہہ دیں گے ہم کو غلام شہر و شبیر کریں

حیات و موت

(تدمیم سرور)

حسینیو! یہ تم پہ ہو گیا لازم جو تم حسینی ہو
اجل حسینؑ کی صورت، جیو علیؑ کی طرح

حسینیو! یہ تمہیں کربلا بتاتی ہے
جو قوم اپنے شہیدوں کو بھول جاتی ہے
قدم قدم پہ اجل سے فریب کھاتی ہے
پھر ایسی قوم کی قسمت میں بے ثباتی ہے
حسینیو! کرو جو پیروی تو حُر کی پیروی کی طرح

کوئی حسینی کبھی موت سے نہیں ڈرتا
علیؑ کا نام کبھی بے سکوں نہیں کرتا
علیؑ کے بغض کا جو زخم ہے نہیں بھرتا
علیؑ کا ماننے والا کبھی نہیں مرتا
حسینیو! جو اُن پہ مرتا ہے وہ ہے شہید ہی کی طرح

علیؑ کے بچوں کو جو موت سے ڈراتا ہے
وہ اپنی فکر نجس سے فریب کھاتا ہے
علیؑ کی راہ سے جو بھی قدم ہٹاتا ہے
نبیؐ کا بیٹا بھی طوفاں میں ڈوب جاتا ہے
حسینیو! نبیؐ کے بیٹے اگر ہو رہو نبی کی طرح

علیؑ کے چہینے کا انداز کیا کُڑالا ہے
 علیؑ نے موت کو بھی رزق دے کے پالا ہے
 خدا کے گھر میں شہادت بڑا حوالہ ہے
 علیؑ نے موت کو بھی مشکوں میں ڈالا ہے
 حسینو! حسنؑ بھی زندہ رہے ان ہی کی طرح

جو حق پرست ہیں وہ سب غلام حیدر ہیں
 نظر میں بدر و اُحد کے تمام منظر ہیں
 جو حق پرست نہیں بُودلان خیر ہیں
 جو حق پرست ہیں ان کے جلے ہوئے گھر ہیں
 حسینو! شعور حق کی ضرورت ہے قہری کی طرح

انہیں کے در پہ اجل آکے ہوگی مجبور
 حیات و موت کا بنتا ہے ان کے گھر منشور
 انہیں کے لال بناتے ہیں صبر کا دستور
 منافقت ہے ہمیشہ در حسینؑ سے دور
 حسینو! حقوق رکھتے ہیں سارے یہ داوری کی طرح

کوئی سپاہ نہیں ہے سپاہ حیدرؑ سی
 کہاں ہے بات کسی میں حسینؑ لشکر سی
 کوئی سپاہ صحابہ نہیں ابوزر سی
 صفات کس میں ہیں سلمان اور قہر سی
 حسینو! تمام صورتیں یہاں ہیں پیہری کی طرح

یہ وہ ہیں موت بھی جن سے پناہ مانگتی ہے
 حیات و موت کے مالک ہیں موت جانتی ہے
 خدا کے بعد انہیں نا خدا بھی مانتی ہے

انہیں کی تیغ تو بغض و نفاق چھانتی ہے
 حسینو! انہیں ہے تیغ کوئی تیغ حیدری کی طرح

سند غلامی کی دے دیں تو خلد مل جائے
 یہ مسکرائیں تو مُرچھایا پھول کھل جائے
 زمیں کو غنیمت سے دیکھیں فلک بھی ہل جائے
 یہاں سے مانگنے دھڑکن نبیؐ کا دل جائے
 حسینو! کریم سب ہیں یہاں رب اکبری کی طرح

علیؑ سے زندگی قاتل علیؑ کا کیا چھینے
 کہ جام شیریں جسے دست حیدریؑ سے ملے
 علیؑ نے نیند سے بیدار کر دیا ہو جسے
 علیؑ سے زندگی وہ چھینتا بھلا کیسے؟
 حسینو! اجل پہ کون گرا، دہر میں علیؑ کی طرح

یہ کون جاتا ہے مرنے، لہو لہو ہے بدن
 فرس کے دوش پہ سورج کی جا رہی ہے کرن
 جلال کہتا ہے یہ شخص تو ہے موت شکن
 تڑپ رہی ہے درخیمہ پہ یہ کس کی بہن
 حسینو! یہ کائنات لرزتی ہے ٹھہر ٹھہری کی طرح

یہ کس کے حلق پہ رُک رُک کے تیغ چلتی ہے
حیات روتی ہے اور موت ہاتھ ملتی ہے
زمین گرم سے اک آگ سی نکلتی ہے

یہ کس کی ماں ہے جو گرتی ہے اور سنبھلتی ہے
حسینو! یہ کائنات پہ چلتی ہے کیا پتھری کی طرح

حیات و موت کا یہ فلسفہ دیا کس نے؟
اجل کا جامِ خدا کے لئے پیا کس نے؟
یہ مرحلہ تھا کتنے مگر کیا کس نے؟
ریحانِ اعظمی مر کے بتا دیا کس نے؟

حسینو! حیات و موت ہے بہتر حسین ہی کی طرح
اجل حسین کی صورت، جیو علی کی طرح

☆.....☆

عزاداران حسینؑ

(ندیم سرور)

تاریخ کے کردارو، کس بات میں تم کم ہو
اے شہؑ کے عزادارو، کس بات میں تم کم ہو

دریا ہو سمندر ہو، تم سیپ ہو گوہر ہو
تم مرد قلندر ہو، صحرا میں گل تر ہو

تم عزمِ ابوزر ہو، تم فکر کے قنبر ہو
تم ح کا قبیلہ ہو، تم جون کا لشکر ہو
اے غم کے علمدارو
کس بات میں تم کم ہو

رستہ نہیں منزل ہو، دھڑکن نہیں تم دل ہو
مظلوم کے تم حامی، ہر ظلم کے قاتل ہو
انسان کی عظمت کے، ہر باب میں شامل ہو
ظلمت کے سمندر میں، تم نور کا ساحل ہو
ماتم کے طلبگارو
کس بات میں تم کم ہو

نسبت ہے پیہر سے، نسبت تمہیں حیدر سے
اس نسبت مولا سے، تم دور رہے شہر سے
تم آنکھ ملاتے ہو، ہر وقت شکر سے
جو درس ملا تم کو، سلمان سے بوزر سے
تم روپ وہی دھارو
کس بات میں تم کم ہو

عباسؑ کے پرچم سے، سیکھی ہے وفاداری
آنکھوں میں تمہارے ہے، ایمان کی بیداری
قسمت سے ملی تم کو، مظلوم کی عنخواری
ظالم کے لئے اب بھی، تم تیغ ہو دو دھاری
مظلوم کے عنخوارو
کس بات میں تم کم ہو

زینبؑ کی ردا تم سے، کرتی ہے سوال ایسا
کس غم میں بہاتے ہو، آنکھوں سے لہو اپنا
کیا گھر میں تمہارے بھی، پیغام میرا پہنچا
جس دین کے لاشے کے، کام آیا میرا پردہ
لاج اس کی رکھو دیکھو
کس بات میں تم کم ہو

.....☆.....☆.....

داستانِ کربلا

(ندیم سرور)

یہ شامِ غربیاں ہے، دریا کی روانی ہے
پیاسے نہ رہے باقی پھر کس لئے پانی ہے
اصغرؑ تیرے لاشے کو ماں بن کے زمیں رکھے
اجڑی ہوئی گودی کی معصوم نشانی ہے

خون کیسے رکے لوگوں اکبرؑ کا جوانی میں
ہے خون نیا لیکن برجی تو پرانی ہے

یہ تو مجھے لگتا ہے لاشہ کسی دولہا کا
پنکا جو کمر میں ہے رنگ اس کا تو دھانی ہے

معلوم نہ تھا شہہ کو خود اپنے ہی ہاتھوں سے
شبیرؑ کی نشانی بھی مٹی میں ملانی ہے

شبیرؑ کو خنجر سے زیادہ یہ اذیت ہے

تکلیف جو زنداں میں بچی کو اٹھانی ہے
زینبؑ نے کہا ٹھہرو میں دشت میں آتی ہوں
بھیا تمہیں اکبرؑ کی اب لاش اٹھانی ہے
ہر غم کو بھلا دیں گے ہر یاد بھلا دیں گے
زہرہؑ تیرے بچوں کی بس یاد منانی ہے
ریحان کی سرور کی پہچان ہے جنت میں
ان دونوں کے سینے پر ماتم کی نشانی ہے

.....☆.....☆.....

اجرِ غم

(ندیم سرور)

جب ہوگا سوا نیزے پر خورشیدِ قیامت
سائے میں سیدہ کے عزادار رہیں گے

بوھتا ہی چلا جائے گا شبیرؑ کا ماتم
قائد جو غم شہہ کے علمدار رہیں گے

ہم قبر میں سو جائیں گے جب بے خبری سے
ماتم کے نشاں روح میں بیدار رہیں گے

جنت میں اگر مجلسِ شبیرؑ نہ ہوگی
ہم اہلِ عزاِ خلد سے بیزار رہیں گے

اک سمت اگر عید ہو اک سمت حرم
ہم حق کی قسم غم کے طلب گار رہیں گے
اے منکر ماتم! تو کہاں جا کے رہے گا؟
جنت میں تو سرور کے عزادار رہیں گے
نسبت انہیں اصحاب پیغمبر سے نہ دینا
انصار حسینی ہیں وفادار رہیں گے
اک بار ذرا نام علی لے کے تو دیکھو
مشکل میں مددگار وہ ہر بار رہے گے
بے جان خداؤں سے کہا بنت اسد نے
کعبہ میں تو اب حیدر کرار رہیں گے
زینب کا کھلے سر بھرے دربار میں جانا
سجاؤ اسی درد سے بیمار رہیں گے
وہ منک کا چھدنا وہ سیکنے کا بلکنا
عباس کے سینے پر سدا بار رہیں گے
ریحان میرا نامہ اعمال ہے نوحہ
پروانہ جنت میرے اشعار رہیں گے

☆.....☆.....

صدائے کربلا

بے کفن خاک پہ، شبیر کا لاشہ کیوں ہے؟
مالک کوثر و تنیم ہے، پیاسا کیوں ہے؟
موج کوثر ہے، تیرے واسطے بیتاب بہت
موت اصغر سے یہ کہتی تھی، بلکتا کیوں ہے؟
ہم تو مہمان ہیں، مہمانوں پہ یہ ظلم ستم
کہتی تھی بانی سیکنے پھوپھی ایسا کیوں ہے؟
ماں یہ کہتی تھی، کوئی مجھ کو بتاؤ تو سہی؟
میرے اکبر کا، یہ نیزے میں کلیجہ کیوں ہے؟
سب ہی مقتول ہوئے، کون بھلا پوچھے گا؟
چہرا معصوم سیکنے تیرا نیلا کیوں ہے؟
فاطمہ زہرا کی، مقتل میں صدا آتی تھی
میرے بچے کو، یلا بزم کے مارا کیوں ہے؟
یسا لگتا ہے کہ، زینب کی چھینی ہے چادر
نہر پہ لاشہ عباس، تڑپتا کیوں ہے؟
پانی جب، اصغر معصوم کو بھی مل نہ سکا
بانو کہتی ہے بتاؤ، مجھے دریا کیوں ہے؟
لاش اکبر پہ، جگر تھام کے بولے شبیر

عقیدت کے پھول (حسن صادق)

مکہ نبی کا قید تھا بازار شام تھا
زینبؑ تھی سر برہنہ تو قیدی امام تھا

بیٹی علیؑ کی سر کھلے دربار عام میں
عباسؑ کے لئے یہ حیا کا مقام تھا

زنجیر و طوق بیڑیاں پہنے ہوئے چلے
سجاد کے نصیب میں کیا سخت کام تھا

آیا در حسینؑ پہ قسمت بدل گئی
خڑ تھوڑی دیر بعد علیہ السلام تھا

تظہیر سیدہ کی ردا کا جو نام ہے
زینبؑ تیری ردا کا تو عباسؑ نام تھا

عباسؑ جیسا بھائی نہیں دو جہاں میں
جو خود کو اپنے بھائی کا کہتا غلام تھا

یہ آج جو سیلیں لگی ہیں جگہ جگہ
یہ اس کی یادگار ہے جو تشنہ کام تھا

نوحہ نہیں تھا وہ تو عقیدت کے پھول تھے
ریحانِ اعظمی کے قلم کا سلام تھا

اس کڑے وقت میں، آیا خط صفرا کیوں ہے؟

قبر اصغرؑ کو تو، اشکوں سے کیا تر شہہ نے
کتنا بے طرف ہے، یہ ابر برستا کیوں ہے؟

فیض ہے مادرِ شبیرؑ کا ورنہ ریحانِ
زینت بزمِ عزا بس تیرا نوحہ کیوں ہے؟

کوثر کی موج

ہفتم سے شہمہ پر کر دیا اعدا نے پانی بند
ہوتی نہیں، یہیں پہ ستم کی کہانی بند

حجت تمام کرنا تھی کر کے سوال آب
شہمہ چاہتے تو توڑ کے آجاتا پانی بند

پہنچے حبیب پیری کے بند توڑتے ہوئے
تھی نامہ حسین میں جیسے جوانی بند

جس قید میں سیکہ نے گھٹ گھٹ کے جان دی
محشر میں اس ظلم کے سب ہوں گے بانی بند

کوثر مچل رہا تھا لب شاہ چوم لے
باندھے ہوئے تھی شاہ کی تشنہ دہانی بند

جب ہیں عزائے شہمہ کی محافظ بتوں خود
تاحشر ہو نہ پائے گی یہ نوحہ خوانی بند

یارب امام عصر کا جلدی ظہور ہو
یہ آرزو ہے سینے کے اندر پرانی بند

ریحان کا قلم ہے کہ کوثر کی موج ہے
ہوتی نہیں کبھی کبھی قلم کی روانی بند

علی علی علی علی

حیدر صفدر نفس پیمبر علی علی
کل ایمان ساتی کوثر علی علی

کون؟ علی مولود کعبہ
من عت ارشاد نبی کا
عین اللہ وہ ہاتھ خدا کا
توڑے بت کعبے کے اندر
علی علی علی علی

جنگ خندق جنگ خیبر
بدر و احد صفیں کا منظر
کٹ کے گرے جبریل کے شہمہ پر
قتل ہوئے سب مرجب و عتتر
علی علی علی علی

تبع انہیں اللہ نے بخش
زوجہ پیغمبر کی بیٹی
کوئی کہاں حیدر کا ثانی
بیٹے ہیں خیر علی علی
علی علی علی علی

ایسے ہجاء جھولے کے اندر
چیر دیا تھا کلمہ اژدر
لے کر دو انگلی پر خیبر
پھینک دیا لشکر کے اوپر

علیٰ علیٰ علیٰ علیٰ

ساتی کوثر شافع محشر
فرمائے محبوب داور
ان کے لئے قرآن کے لب پر
اَنَا اَعْطَيْنَا كُلَّ كَوْثَرٍ
علیٰ علیٰ علیٰ علیٰ

مشکل خود مشکل میں پڑی ہے
ہم نے انہیں آواز جو دی ہے
سب کو وہیں امداد ملی ہے
جس نے لگایا نعرہ حیدر
علیٰ علیٰ علیٰ علیٰ

اے بن ملجم ظلم یہ ڈھایا
ہلنے لگا ہے عرش کا پایا
شیر خدا کا خون بہایا
نوحہ مٹناں محراب و منبر
علیٰ علیٰ علیٰ علیٰ

تو نے روزہ دار کو مارا
ٹوٹ گرا ہے عرش کا تارا
زخمی ہے قرآن کا پارا
ضرب لگی اسلام کے دل پر
علیٰ علیٰ علیٰ علیٰ

کرب و بلا ہے یا کوفہ ہے
گر یہ مٹناں مسجد کی فضا ہے

منبر خود نوحہ پڑھتا ہے
زینب روئیں پھینک کے چادر
علیٰ علیٰ علیٰ علیٰ

وقت نزع مولا نے پوچھا
لاؤ کہاں عباس ہے میرا
غازی سے پھر یہ فرمایا
تم ہو میرے شبیر کے قنبر
علیٰ علیٰ علیٰ علیٰ

بیٹی کو پھر پاس بلایا
لے کر پھر بازو کا بوسہ
رونے لگا ہم سب کا مولا
نظروں میں تھا شام کا منظر
علیٰ علیٰ علیٰ علیٰ

کہتے تھے شبیر سے حیدر
تیرے گلے پر اے میرے دلبر
شمر لعین پھیرے گا خنجر
تم دکھلانا صبر کے جوہر
علیٰ علیٰ علیٰ علیٰ

فرت برب کعبہ کی
ہر لمحہ ریحان صدا تھی
مولا نے دنیا سے قضا کی
محشر سے پہلے تھا محشر
علیٰ علیٰ علیٰ علیٰ

علیٰ امام من است منم غلام علیٰ

ہے جیسے خدا ایک
قرآن ایک نبی ایک
وہ میرا علیٰ ایک

علیٰ امام ہے میرا
میں غلام، میں غلام، میں غلام علیٰ کا
علیٰ امام من است منم غلام علیٰ

قسم خدا کی دعا علیٰ ہے
فنا نہیں ہے بقا علیٰ ہے
وفا پکاری وفا علیٰ ہے

فلک پہ جو تھا صدا علیٰ ہے
محافظ کر بلا علیٰ ہے
نبی کا مشکل کشا علیٰ ہے

فقط سلونی علیٰ کا دعویٰ دکھاؤ کوئی علیٰ کے جیسا
جو موت پر موت بن کے ٹوٹا لقب ملا کس کو لافٹی کا
ہر ایک تاریخ میں سے ڈھونڈا
کوئی نہیں ہے کوئی نہیں تھا

علیٰ کو جس نے خدا میں دیکھا اسے جہاں نے نصیری سمجھا
خدا نے کیسا علیٰ کو جانا عبث ہے مجھ کو تو یہ بتانا
خدا کا گھر جس کا ہو ٹھکانا

ہزار بدعت کبے زمانہ
نبی کو معراج پر بلایا خدا نے رکھا خود اپنا پردہ
بنا کے اپنا علیٰ سا لہجہ یا اپنا لہجہ علیٰ کو بخشا
یہ راز ہے راز ہی رہے گا
خدا علیٰ یا علیٰ خدا تھا

ابھی کسی کو پتہ نہیں ہے علیٰ علیٰ ہے خدا نہیں ہے
یہ راز اب تک کھلا نہیں ہے علیٰ کے قبضے میں کیا نہیں ہے
یہ بات کیوں پوچھتا نہیں ہے
نشان کعبہ مٹا نہیں ہے

نصیریوں کو ہوا ہے دھوکا اس ایک بندے پہ بس خدا کا
ہوا جو گھر میں خدا کے پیدا وہ کون ہے یہ بتائے کعبہ
خدا بھی ہم نام ہے علیٰ کا
خدا بھی اعلیٰ علیٰ بھی مولا

تمام لوح و قلم علیٰ کے ہیں دو جہاں میں علم علیٰ کے
نبی کا دوش اور قدم علیٰ کے گرے قدم پر صنم علیٰ کے
نہیں ہیں اوصاف کم علیٰ کے
غلام دنیا میں ہم علیٰ کے

علیٰ سے پتھر میں رزق پہنچا ہے راستہ خضر کو بتایا
جو مرچکا تھا اسے جلایا علیٰ نے خیبر کا در اٹھایا
نہ کوئی مشکل میں کام آیا
تو پھر نبی نے انہیں بلایا

تراب سے پوچھ لو یہ قصہ علیؑ نے آدم کو بننے دیکھا
 علیؑ نے لوح و قلم کو نقشہ جب اپنے ہاتھوں سے ہے بنایا
 تو پھر خدا کو خیال آیا
 علیؑ کو کہہ دوں تو ہاتھ میرا

علیؑ ہے عادل علیؑ عدالت نب علیؑ کا نب کی عظمت
 علیؑ ہے ایمان علیؑ شریعت علیؑ شجاع ہے علیؑ شجاعت
 علیؑ حقائق علیؑ حقیقت
 علیؑ کا کوثر علیؑ کی جنت

یہ میرا نوحہ یہ میرا ماتم یہ فرش مجلس یہ اشک پیہم
 اچھی سے کیا آگیا محرم پکارتے ہیں علیؑ علیؑ ہم
 نظر سے اترا ہے روح میں غم
 فلک یہ تاروں کی آنکھ ہے نم

اسی علیؑ کی ہے یہ شہادت کہ جس کو روتی ہے اب عبادت
 ہے قبل محشر جو یہ قیامت لگی ہے سر پر علیؑ کے ضربت
 نبی سے جس کو بھی ہے محبت
 علیؑ کے غم میں کرے گا شرکت

ریحان و سرور غلام حیدر بناؤ سب کو مقام حیدر
 خدا کا ہم نام نام حیدر کلام حق ہے کلام حیدر
 حسینوں پر سلام حیدر
 ملے گا محشر میں جام حیدر

علیؑ مولا ہمارا، علیؑ آقا ہمارا

(ندیم سرور)

کوئی رابعہ بصری تو کوئی لال قلندر
 کوئی بو علی شاہ ہے تو کوئی ہم سا حسینؑ
 ہے سب کا یہ نعرہ علیؑ مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا

سینوں کی طرف ہاتھ جو ماتم کو اٹھے ہیں
 رشتہ کسی مظلوم سے یہ جوڑ رہے ہیں
 یہ منکر ماتم کی کمر توڑ رہے ہیں
 یہ ماتمی دستے نہیں حیدرؑ کا ہیں لشکر
 علیؑ مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا

نعرے تو بہت اور بھی لوگوں نے لگائے
 نعرہ کوئی ایسا نہ تھا خیبر جو ہلائے
 بس نعرہ حیدرؑ میں وہ اوصاف ہیں پائے
 ڈوبا ہوا سورج بھی نکلتا ہے انجھر کر
 علیؑ مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا

تاریخ کے اوراق کے مُنہ میں جو زباں دوں
جو نعرہ حیدر کی فضیلت ہے بتادوں
وہ معرکہ خیبر کا تمہیں یاد دلا دوں
مشکل میں جو اک بار پکارے تھے پیبر
علیؑ مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا

آؤ در حیدر کی طرف صورت قنبر
اس در کی جبیں سائی بناتی ہے قلندر
سلمان یہیں بنتے ہیں یہیں میثم و بوذر
یہ در تو بدل دیتا ہے مگر کا بھی مقدر
علیؑ مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا

ہوتی ہے یہاں آکے یہ حق بات مکمل
سچ بات کہے جاؤ ہمہ وقت مسلسل
سچ بات کو مانیں گے سبھی آج نہیں کل
بس نام علیؑ ورد کرد مثل قلندر
علیؑ مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا

در کعبہ کی دیوار میں، قدرت نے کیا ہو
بت کعبے میں رکھے ہوئے جو توڑ رہا ہو
اللہ کا گھر جس کا زچہ خانہ بنا ہو
سب مل کے لگاتے رہو اب کعبہ کا چکر
علیؑ مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا

گرتے ہوئے لوگوں کو یہ میداں میں اٹھا دیں
قرآن کی زباں بولنا پتھر کو سکھا دیں
طوفان کا رخ موڑ دیں آندھی کو بھگا دیں
یہ جام شہادت پییں قاتل جو جگا کر
علیؑ مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا

اس نام پر سر مانگو تو ہم سر تمہیں دیں گے
اک سر کی ضرورت ہو بہتر تمہیں دیں گے
فرزند علیؑ کی طرح ہم گھر تمہیں دیں گے
ہم سب ہیں غلام اس کے جو ہے ساقی کوثر
علیؑ مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا

حیدر کے غلاموں کو گزرنا ہو جدھر سے
طوفان بھی رخ موڑ کے چلتے ہیں ادھر سے
دیکھے کوئی حیدر کو پیغمبر کی نظر سے
پیدا نہ ہوا بشیر خدا کا کوئی ہمسر
علیؑ مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا

ہجرت کی وہ شب گھات لگائے ہوئے دشمن
محبوب خدا کیسے بچا سکتے تھے دامن
پر صورت حیدر میں دیا ایک ہے روشن
لو سو گئے بن کے وہ محمدؐ سر بستر
علیؑ مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا

وہ تیغ تلے سجدہ معبود میں سر ہو
موت آئے گی سجدہ میں جسے یہ بھی خبر ہو
مصروف بگا اس کے لئے کیوں نہ بشر ہو
وہ جس نے نہ چلنے دیا اسلام پہ خنجر
علیٰ مولا ہمارا علیٰ آقا ہمارا

وہ عصر کا ہنگام وہ شبیر کا سجدہ
وہ پیاس وہ گرمی وہ چمکتا ہو دریا
اٹھ اٹھ کر وہ گرتا ہوا ایک خیمے کا پردہ
آتی تھی در خیمہ سے آواز برابر
علیٰ مولا ہمارا علیٰ آقا ہمارا

وہ بازوئے عباسؑ جو کاٹے گئے رن میں
وہ تیر جو بیہست ہیں سرور کے بدن میں
دوری ہوئی پردیس میں جب بھائی بہن میں
مرقد میں بگا کرتے تھے وہ خاک اڑا کر
علیٰ مولا ہمارا علیٰ آقا ہمارا

ریحان میری آنکھ سے بہتے ہوئے آنسو
ہیں راہ صداقت میں چمکتے ہوئے جگنو
ماتم کی صدا نوحے کی آواز ہر ایک سو
حیدر کے غلاموں نے ہی پھیلائی ہے سرور
علیٰ مولا ہمارا علیٰ آقا ہمارا

حیدری نعرہ

حیدری نعرہ لگاتے جائیں
ہم حسینی حشر میں جب آئیں گے

ہم علیٰ والے نسب ہے حیدری
ہم دم مشکل پڑھیں ناد علیٰ
ہم سے طوفان کس طرح ٹکرائیں گے

قبر میں گھبرائیں گے ان کے عدو
ہم فرشتوں سے کریں گے گفتگو
خود فرشتے ہم سے تو گھبرائیں گے

جس کے بھی دل میں غم شبیر ہے
خلد اس کے باپ کی جاگیر ہے
جام کوثر کا وہی تو پائیں گے

ہے علمداری علیٰ کے گھر کی بات
دیکھ کر عباسؑ کو بولی فرات
بھاگنے والے علم کیا پائیں گے

وارث قرآن ہیں ابن علیٰ
بات واضح کربلا میں ہوگی
نیزے پر قرآن سناتے جائیں گے

جب حیدر دین ہے ایمان ہے

خود نبیؐ کا بھی یہی فرمان ہے
ساری دنیا کو یہی بتلائیں گے

وصفِ حیدرؑ انبیاء سے پوچھئے
دستِ خالق ہیں خدا سے پوچھئے
آپ ہم کو کب تک جھٹلائیں گے

عسکری نعرہ علیؑ کا نام ہے
بغضِ حیدرؑ موت کا پیغام ہے
بات سچی اہل حق دہرائیں گے

حضرت عباسؑ کا ضبطِ وفا
معجزہ ہے جنگ کی تاریخ کا
آپ اس بارے میں کیا فرمائیں گے

حضرت شیرؑ، نوشیرؑ ہیں
مثلِ حیدرؑ اصغرؑ بے شیرؑ ہیں
مسکرا کے تیر سے ٹکرائیں گے

ہے رگوں میں جس کی خونِ حیدری
اس سے گھبرائیں نہ کیونکر مرجی
جتنے لشکر آئیں گے کٹ جائیں گے

دشمنِ مولا علیؑ یہ جان لیں
حقِ علیؑ کی سمت ہے یہ مان لیں

ٹھوکریں ورنہ وہ کھاتے جائیں گے

پرچمِ عباسؑ سے ہر گام پر
ہم حسینؑ ابنِ علیؑ کے نام پر
جلنے والوں کو جلاتے جائیں گے

دیکھ لینا آئے گا وہ دن ضرور
جب پکار اٹھے گا انسان کا شعور
سب صفِ ماتم بچھاتے جائیں گے

زینبؑ مضطر نے عابدؑ سے کہا
ہم شبِ عاشور ہو کر بے ردا
منہ کو بالوں سے چھپاتے جائیں گے

رو کے زینبؑ سے سیکنہ نے کہا
کب تک یہ ظلم ہم پر بے خطا
دشمنِ اسلام ڈھاتے جائیں گے

کہتے تھے شیرِ خنجر کے تلے
تیغ چاہے سارے کنبے پہ چلے
دین کا پرچم مگر لہرائیں گے

ہے بہت ریحانِ مولا کا کرم
منسک ہے نوحہ گوئی سے قلم
میرے نوحے حشر میں کام آئیں گے

یا علیٰ یا علیٰ یا علیٰ

سب کے مشکل کشا آپ ہیں
 وارث انما آپ ہیں
 صاحبِ ہل اتی آپ ہیں
 کل کے حاجت روا آپ ہیں
 شان ہی اور ہے آپ کی
 یا علیٰ یا علیٰ یا علیٰ

جس نے مشکل میں آواز دی
 آپ نے بڑھ کے امداد کی
 پڑھ کے خیبر میں ناد علیٰ
 مطمئن ہو گئے تھے نبیؐ
 بولے خوش ہو کے جبریل بھی
 یا علیٰ یا علیٰ یا علیٰ

باخدا تم نہیں ہو خدا
 پر خدا سے نہیں ہو جدا
 کیا تھا پیش خدا کا مرتبہ
 یہ بھی معراج میں کھل گیا
 لہجہ حق میں جب بات کی
 یا علیٰ یا علیٰ یا علیٰ

بے نواؤں کی تم ہو نوا
 محترم تم سے کعبہ ہوا
 در جو دیوار میں ہو گیا
 عرش سے آرہی تھی صدا
 آج کعبے میں شمع جلی
 یا علیٰ یا علیٰ یا علیٰ

پہلے سر کو اہل عزا
 سر پہ کوہ مصیبت گرا
 فرق حیدر دوپارا ہوا
 وار ظالم نے ایسا کیا
 سانس اسلام کی رک گئی
 یا علیٰ یا علیٰ یا علیٰ

آسمان کر رہا ہے بکا
 اور زمیں پر بھی ہے زلزلہ
 نوحہ پڑھتی چلی ہے ہوا

جانب قبر
روضہ زہرا
مصطفیٰ لرنے لگی
یا علیٰ یا علیٰ یا علیٰ

رحلت مرتضیٰ کے سب
روئے حسین و عباس جب
ہو گیا دن بھی تاریک شب
اس سے بڑھ کر ہوا یہ غضب
سر سے زینب کے چادر گری
یا علیٰ یا علیٰ یا علیٰ

آئے جبریل روتے ہوئے
جب علیٰ سوئے مدفن چلے
انبیاء خاک اڑانے لگے
قدسیوں نے بھی نوے پڑھے
چادر غم فلک پر پھینچی
یا علیٰ یا علیٰ یا علیٰ

اٹھ گیا وہ امام مبین
روتے ہیں آسمان اور زمین
قلب کو چین آتا نہیں
پھاڑ کر جیب اور آستین
سر کو پیٹو ریحانِ اعظمی
یا علیٰ یا علیٰ یا علیٰ

امت کا ستم

امت نے مصطفیٰ کی ستم کیسا ڈھا دیا
بے پردہ کیا ان کو انہیں دکھ سوا دیا
اک زہرا اور اک ثانی زہرا تھیں دلفگار
دربار ظلم میں کیا دونوں نے انتظار

معصومہ کی گواہی کو ظالم نے رد کیا
بیٹی ہے یہ رسول کی یہ بھی بھلا دیا
ظالم نے مصطفیٰ کو ستایا تہہ مزار
اک زہرا اور اک ثانی زہرا تھی دلفگار

بیٹی علی کی کہتی تھی دربار شام میں
ہے تذکرہ ہمارا خدا کے کلام میں
قائم ہمارے دم سے ہے اسلام کا وقار

باغِ فدک کا فیصلہ دربار ظلم میں
کیسا ہوا تھا مومنو معلوم ہے تمہیں
قرآن پڑھنے والوں کا قرآن پہ تھا وار

دربار میں یزید کے گونجی تھی جب اذان
اس وقت رو کے بولیں محمد کی بیٹیاں
ظالم یہ کس کے نام کی سنتا ہے تو پکار

خطبہ رسول زادی کا تاریخ بن گیا

دربارِ ظلم میں ہوئیں زہرا جو لب کشاء
ہر منکرِ نبیٰ کا گریباں تھا تار تار

زینبؓ نے اپنے باپ کے لہجے میں گفتگو
کی اس طرح سے فاجر و فاسق کے روبرو
لگتا تھا جیسے چل گئی ظالم پہ ذوالفقار

ماں کی طرح سے بیٹی بھی دکھ جھیلتی رہی
وہ بھی نہ رونے پائیں تو یہ بھی نہ رو سکی
ناموسِ مصطفیٰؐ پہ ستم ہو گئے ہزار

منظر بیان کیا کروں؟ دربارِ شام کا
زخمی بدن بھی، دل بھی، جگر بھی امام کا
زینبؓ کی بے روائی کا دل میں تھا ایک خار

بعد رسولؐ کر دیا امت نے یہ غضب
دکھ وہ دیئے کہ دن نظر آتے تھے مثلِ شب
رو رو کے سیدہ یہی کہتی تھیں بار بار

زینبؓ کو سر برہنہ رن بستہ لائے تھے
دربارِ شام میں بڑے پردوز سائے تھے
شہزادیاں رسولؐ کی روتی تھیں زار زار

ریحان بنت زہراؓ ہو یا بنتِ مصطفیٰؐ
دونوں نے ظلم دیکھا ہے دربارِ عام کا
دکھ یہ ہے کلمہ گو تھے نبی کے ستم شعار

تیرے کنارے فرات

(ندیم سرور)

برباد ہوئی میں، ہائے واویلا
لوٹی گئی میں، ہائے واویلا
قیدی بنی میں، ہائے واویلا

تیرے کنارے خیمے ہمارے
افسوس یہ ہے کہ گلنے نہ پائے
تو چپ رہی تھی سر کو جھکائے
فرطِ الم سے لب پر تھی ہائے
برباد ہوئی میں،

مالک کوثر پانی کو تر سے
آنکھوں سے آنسو زہرا کے بر سے
تیرے کنارے آیا جو گھر سے
پیاسے کے نیزا گزرا جگر سے
برباد ہوئی میں،

غازی کے بازو تیرے کنارے
پانی کی خاطر کٹ کر گرے تھے
عنانک منظر بھولوں گی کیسے
وہ پیاسے بچے بے آب کوزے
برباد ہوئی میں،

سبط نبیؐ پر چلا تھا خنجر
دیکھا تھا تو نے وہ بھی تو منظر
گھوڑے جو دوڑے لاشوں کے اوپر
فریاد کرتی تھیں میری مادر
برباد ہوئی میں،

پیتا تو پیتا، کتنا سا پانی
معصوم اصغرؑ شہدے کی نشانی
باقی ہے اب تک تشنہ دہانی
کیسی دکھائی ہے میری بانی
برباد ہوئی میں،

برچی جگر پر اکبرؑ نے کھائی
سوکھے لبوں تک، تو کیوں نہ آئی
زنجیر کس نے تجھ کو پہنائی
مرگیا پیاسا صغرا کا بھائی
برباد ہوئی میں،

میرا تو سب کچھ لٹ گیا بن میں
اک اک سپاہی مر گیا رن میں
تیر لگے سروڑ کے بدن میں
اب ہے جدائی بھائی بہن میں
برباد ہوئی میں،

بے غسل لاشے تیرے کنارے
چالیں دن تک ایسے پڑے تھے
یہ بات کوئی اب تجھ سے پوچھے
کیا تھی عداوات؟ سبط نبیؐ سے
برباد ہوئی میں،

خیر ہوا وہ جو بھی تھا ہونا
قسمت میں تیری لکھا تھا رونا
تاحشر اب تو یونہی ترپنا
مرگئی پیاسی بانی سکینہ
برباد ہوئی میں،

شام سے لٹ کر آئی ہے زینبؑ
داغ جگر پر لائی ہے زینبؑ
شرمندہ تم سے بھائی ہے زینبؑ
کھوکے سکینہ آئی ہے زینبؑ
برباد ہوئی میں،

تیرے کنارے ریحان و سروڑ
پہنچے تو دیکھا پُر درد منظر
ایک صدا ہے دوش ہوا پر
سیدانی کوئی کہتی ہے روکر
برباد ہوئی میں،

مجھ پہ کیوں؟ بند کرتے ہو پانی

مجھ پہ کیوں؟ بند کرتے ہو پانی
کیا؟ محمدؐ کا پیارا نہیں ہوں
مجھ پہ کیوں؟ بند کرتے ہو پانی
کلمہ گو ہو محمدؐ کے شامی
کیا میں مہمان آیا نہیں ہوں
کیا میں زہراؑ کا جایا نہیں ہوں
مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی

میرا بابا ہے مشکل کشا، میری مادر بھی ہے سیدہ
میرا بیٹا ہے زین العبا، میرے نانا کا کلمہ پڑھا
جسکے سائے کو تم ڈھونڈتے ہو کیا؟ میں اس کا ہی سائے نہیں ہوں
مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی

دسترس میں میری کیا نہیں، علم تقویٰ شجاعت یقین
میرے پیروں کے نیچے زمین، جس پہ رکھیں فرشتے جبین
میں ہی سردار اہل جہاں ہوں، کوئی ٹوٹا ستارا نہیں ہوں
مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی

تم نے مکتوب لکھے کئی، آئیے جلد ابن علیؑ
دین کی روشنی کم ہوئی، شمع اسلام بجھنے لگی
تم نے چاہا تھا میں آگیا ہوں، خود مدینے سے آیا نہیں ہوں
مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی

لڑنے آتا جو تم سے کہیں، ساتھ بچوں کو لاتا نہیں
تجھ کو معلوم ہے اے لعین، ہے خریدی یہ میں نے زمین

اپنی جاگیر میں بے وطن ہوں، شکوہ ہونٹوں پہ لایا نہیں ہوں
مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی

ساتھ زہراؑ کی ہیں بیٹیاں، محترم ان سا کوئی کہاں
پیاس کی دھوپ کی سختیاں، سب کے چہرے ہوئے ہیں دھواں
بیٹیاں فاطمہؑ کی ہیں پیاسی، صرف اک میں ہی پیاسا نہیں ہوں
مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی

حکم عباسؑ کو دوں اگر، نہر لے آئے وہ چھین کر
کربلا ہوگی زیر و زبر، لاشیں تیریں گی ہر موج پر
میں نہیں چاہتا جنگ کرنا، فوج لڑنے کو لایا نہیں ہوں
مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی

میری گردن پر خنجر چلے، آگ لگتی ہے گھر میں لگے
بنت زہراؑ کی چادر چھنے، ہاتھ دوٹکا نہ اپنا تجھے
ہاتھ میرا یہ دست خدا ہے، میں تو مُنکر خدا کا نہیں ہوں
مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی

جاننا ہوں چھنے گی ردا، صبر شیوہ رہا ہے میرا
میرا مدفن بنے کربلا، میں نے طفلی میں وعدہ کیا
قول نانا کا اپنے نبھانے، کیا مدینے سے آیا نہیں ہوں
مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی

گوئی بل من کی ایسی صدا، شہہ کو ریحان کہتے سنا
یا علیؑ یا علیؑ ایلیا، وقت امداد کا آگیا
میرے بچے بلکتے ہیں پیاسے، پھر بھی کیا مسکرایا نہیں ہوں
مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی

مر گیا سامنے اٹھارہ برس کا بیٹا
ہائے اس عمر میں بچتا ہے سروں پر سہرا
نور آنکھوں کا گیا ٹھوکر میں کھاتے ہیں حسین
در خیمہ پہ کھڑی روتی تھی بنت زہرا
ایہا التاس ہما را بحق خون حسین

خربت اصغر معصوم بے میداں بنی
بر لحد اشک فشانند حسین ابن علی
ایک ننھی سی لحد کھود کے میداں میں حسین
کہتے ہیں سو نیا خدا کو تجھے اے نور عین
خواب سب خاک کا پیوند ہوئے ام رباب
خالی جھولا ہوا اور کوکھ تمہاری اجڑی
ایہا التاس ہما را بحق خون حسین

من خواہم دیگر زندگی آخر لشکر
بعد عباس علمدار علی اکبر
جی کے اب کیا کریں شبیر کہ لشکر نہ رہا
وہ علمدار وہ عباس دلاور نہ رہا
عصر کا وقت لئے جام شہادت آیا
رکھ دیا سجدہ معبود میں شبیر نے سر
ایہا التاس ہما را بحق خون حسین

لحد سکینہ چوں گرفتار اجل در زنداں
نہ رفیق نہ انیس نہ دم غمخواراں

تمہارا حسینؑ

(ندیم سرور)

ایہا التاس ہما را بحق خون حسین

لجہ ای گوش نمایاں ایں دریں شیون و شین
ایہا التاس ہما را بحق خون حسین

ایہا التاس تمہیں خون حسینیؑ کی قسم
کم نہ ہو رنج و الم اور یہ شور ماتم

یہ وہ ماتم ہے جو زہراؑ و علیؑ کرتے رہے
عصر عاشور یہ ماتم تو نبیؑ کرتے رہے
جب لٹا فاطمہ زہراؑ کا بھرا گھر رن میں
علقہ روتی تھی اور کرب و بلا کرتی تھی بین
ایہا التاس ہما را بحق خون حسین

مرد فرزند جواں خورد سنا برسینہ
پدر سوختہ جاں گریہ مہند داویلا

مرگنی شام کے زنداں میں سیکھ " گھٹ کر
 دن کے وقت بھی آئے نہیں بھیا اکبر "
 دل کی حسرت رہی دل میں ہی رہائی نہ ملی
 خون بھرا گرتا کفن بن گیا مرقد زنداں
 ایہا الناس کھما را بحق خون حسین

رفتہ مہد چادر زینب " سر بازار جفا
 سینہ کوئی بکند اہل عزا واویلا
 سر بازار جفا بنت علی بے چادر
 بھائی اٹھارہ تھے کوئی نہ رہا سر پہ شکر
 ریسماں قید ستم، رنج و الم کنبے کا غم
 تن پہ تقدیر ہے اس حال میں بنت زہرا
 ایہا الناس کھما را بحق خون حسین

چشم ما اشک فشاں در غم شبیر ہنوز
 من نخواہم ماسوا ماتم شبیر ہنوز

اشک آنکھوں سے نہیں تھمتے ہیں ریحان کبھی
 یاد آجاتا ہے جب شام کا زندان کبھی
 جب بھی قرطاس پہ میں نوحہ شبیر لکھوں
 میری تحریر میں آتا ہے میرے قلب کا سوز
 ایہا الناس کھما را بحق خون حسین

شکر رب (ندیم سرور)

بجدے میں سر ہے حلق پہ خنجر کی دھار ہے
 بندہ یہ کون؟ ایسا عبادت گزار ہے
 خاموش کیسے تو میرے پروردگار ہے
 در پر بہن ہے پشت پہ قاتل سوار ہے
 اس حال میں بھی لب پہ یہی بار بار ہے
 صد شکر، صد شکر، صد شکر میرے یارب

ہاں یہ وہی حسین علیہ السلام ہے
 تیری طرف سے جس پہ درود و سلام ہے
 سبط نبی ہے یہ شبہ عالی مقام ہے
 جس کے لبوں پہ ایک ہی کلمہ مدام ہے
 صد شکر، صد شکر، صد شکر میرے یارب

یہ وہ ہے جس کے ہاتھ میں زلف رسول تھی
 تیرے نبی کو اس کی ہر اک ضد قبول تھی
 بابا علیؑ اسی کا تھا مادر بتول تھی
 اس کی زباں پہ بات یہی مثل پھول تھی
 صد شکر، صد شکر، صد شکر میرے یارب

کہتے ہیں دستے فاطمہؑ زہرا کے آبلے
 پالا ہے چکی پیس کے مادر نے پیار سے
 جنت سے کپڑے عید پہ بھیجے خدا جسے
 شکر خدا میں بات وہ گیونگر نہ یہ کہے
 صد شکر، صد شکر، صد شکر میرے یارب

اولاد والوا تم ہی کرو دل سے فیصلہ

وہ شخص جس کا بیٹا ہو ہمیشگی مصطفیٰ
دیکھے اسی پر کا وہ سینہ چھدا ہوا
نیزہ نکالتے ہوئے سینے سے دی صدا
صد شکر، صد شکر، صد شکر میرے یارب

رخ سوئے آسماں کیا خالق کو دی صدا
اصغر شہید ہو گیا اکبر گزر گیا
لشکر کہاں کا میرا برادر نہیں رہا
پر بیکس و ملکوں نے شکوہ نہیں کیا
صد شکر، صد شکر، صد شکر میرے یارب

ناراض تو ہو مجھ سے مجھے کب قبول ہے
تو خوش ہو اے کریم مجھے سب قبول ہے
قید حرم اسیری زینب قبول ہے
کیا تجھ کو میری بات یہ یارب قبول ہے
صد شکر، صد شکر، صد شکر میرے یارب

زخموں سے چور چور تھا جب فاطمہ کا لال
لخت دل علیؑ و نبیؑ غم سے تھا ٹڈھال
چہرے پہ خون مل کے بصد حسرت و ملال
کی عرض شہدہ نے شکر ہے اے رب! ذوالجلال
صد شکر، صد شکر، صد شکر میرے یارب

کیسے کہوں ریحان جو شہدہ پہ گزر گئی
بیٹے شہید ہو گئے بیٹی پہ چھڑ گئی
زینب دیار شام میں جب ننگے سر گئی
ٹوک سناں سے سوئے فلک یہ خبر گئی
صد شکر، صد شکر، صد شکر میرے یارب

شاہ جو کیوے ماتم

(ندیم سرور)

شاہ جو کیوے ماتم، شاہ جو کیوے ماتم
ہر خوشی ۽ ہر غم میں، شاہ جو کیوے ماتم

خود رسولؐ روئے تہا سیدہ بی روئے تھی
ہن حسینؑ جے غم میں، کائنات روئے تھی
دین ۽ شریعت آ، شاہ جو کیوے ماتم

حور ۽ فرشتہ بی، کربلا تے روئے تھا
سرزمین کربل تے اولیاء بی روئے تھا
سنت رسالت آ، شاہ جو کیوے ماتم

دین جے کرے مولا، کربلا و سائی آ
حق پرست قومن جی، آبرو بچائی آ
دین حق جو فیصلو آ، شاہ جو کیوے ماتم

رہبران راہ حق جی، حک عجب کہانزی آ
مصطفیٰ و حیدر جی، شاہ حک نشانی آ

خاندان زہراً تے، شاہ جو کیو ماتم
تو وفا بھائی آ، نینوا جی مشکل میں
دین تو کیو روشن، کربلا جے جنگل میں
ہر صدائے زینب آ، شاہ جو کیو ماتم

آفت پیہر میں، پانٹرکھے سڈائیں تھو
دین شریعت تھے، پانٹرکھے توں بھائیں تھو
آفت پیہر میں، شاہ جو کیو ماتم

دین جو سہارو آ، نوجوان علی اکبر
دین جو سہای آ، بے زبان علی اصغر
رہا بلی تے شاہ جو کیو ماتم

قید سلاسل میں، ہک بیمار ڈس جے تھو
کاروان کربل جو، سالار ڈس جے تھو
کاروان کربل تے شاہ جو کیو ماتم

شام میں سیکنہ آ، صغراً آ مدینے میں
بھیڑ شام میں ۽ بھا، کربلا جے سینے میں
درد جی کہانٹری آ شاہ جو کیو ماتم

اے ریحان ہی غم بی، قرض ۽ محبت آ
اہل بیت جی آفت، فرض ۽ عبادت آ
اہل دل جی دھڑکن آ، شاہ جو کیو ماتم

پیاسا

(ندیم سرور)

پیاسے پہ عجب وقت قیامت کا پڑا ہے
اک لاش ابھی لایا ہے اک لینے چلا ہے
یہ حُر کا ہے وہ بھائی کا، یہ بیٹے کا لاشہ
زہراً کا پسر گنج، شہیداں میں کھڑا ہے
زینب تیری چادر کا خدا حافظ و ناصر
لشکر نہ علم اور نہ علم دار بچا ہے
یہ آخری ہدیہ تھا حسین ابن علی کا
یہ بچہ ابھی تیر سے جو مارا گیا ہے
منہ ڈھانپ لو اماں کہ نظر آئیں نہ نیزے
نیزوں سے یہی عیون و محمد کی صدا ہے
چھپ چھپ کے اسے روئے گی اک رات کی
بیابانی
وہ دولہا جو بے گور و کفن رن میں پڑا ہے
لیلی تیرے اکبر نے نہیں کھایا ہے نیزا
یہ نیزا دل سبط پیہر میں لگا ہے
ماں جھولا جھلائی ہے خیالوں میں ابھی تک
اب جھولنے والا نہیں باقی یہ پتہ ہے
جس خاک پہ خون پہ گیا زہراً کے پسر کا
وہ خاک فقط خاک نہیں خاک شفا ہے
ہے مجلس شبیر میں عباس کا ماتم
ریحان یہ غازی کی وفاؤں کا صلہ ہے

فریادِ فرزند

(ندیم سرور)

عصر کا وقت ہے شبیر کی آتی ہے صدا
چور زخموں سے بدن ہو گیا اماں میرا
اپنی آغوش میں اب مجھ کو چھپا لو! اماں
دھوپ ہے اپنی عبا آن کے ڈالو! اماں
گرم ریتی پہ میں گرتا ہوں سنبھالو! اماں

تھک گیا لاشے اٹھا کر میں بھرے لشکر کی
لاش قاسم کی میں لایا ہوں کبھی اکبر کی
خود بنائی ہے لحد میں نے علی اصغر کی
دو تسلی مجھے سینے سے لگا لو! اماں

تیر تلوار سے خنجر سے بدن زخمی ہے
خاک جلتی ہے تو زخموں میں چھین ہوتی ہے
میرے زخموں سے میرے دل کا لہو جاری ہے
اپنی چادر کو میرے زخموں پہ ڈالو! اماں

میرا عباس خفا ہو گیا اماں مجھ سے
وہ نہیں آیا اٹھا لایا تھا بازو اس کے
آپ اک کام کریں نہر کنارے جا کے
میرے روٹھے ہوئے بھائی کو منالو! اماں

چکیاں پسپی ہیں گودی میں بٹھا کر مجھ کو
جاگتی رہتی تھیں زانو پہ سلا کر مجھ کو
لوریاں دیتی تھیں جھولے میں جھلا کر مجھ کو
اک دفعہ گود میں پھر اپنی سلا لو! اماں

اور کچھ دیر کا مہمان ہوں تم پاس رہو
ریت زخموں میں ہے آنچل سے اسے صاف
کرو
آتی ہے رونے کی آواز سیکینہ دیکھو
جاؤ تم جا کے سیکینہ کو سنبھالو! اماں

دیکھو وہ آگ لگی شام غریباں آئی
دیکھو گھبرا کے نکل آئی میری ماں جانی
دیکھو بے ہوش سیکینہ کا بڑا ہے بھائی
جاؤ سجاد کو شعلوں سے نکالو! اماں

ہے گزارش میری تم سے تو اب اتنی مادر
اماں! بابا کی قسم ڈھانپ لو منہ پر چادر
دیکھا جائے گا نہ اب تم سے یہ خونی منظر
قتل ہوتا ہوں نگاہوں کو ہٹالو! اماں

ہوگی جب حشر کے میدان میں مجلس برپا
فرش غم شہہ کا بچھائیں گے جناب زہرا
آئے گی حضرت شبیر کی ریحان صدا
آج جی کھول کے تم اشک بہالو! اماں

یہ غلط ہے شہید مرتا ہے

حسین! زندہ تھا، حسین! زندہ ہے

حسین! مر کے بھی زندہ ہے قلب مومن میں
غم حسین کا چرچا ہے رات میں دن میں
چھپے جو چاند تو سورج پکار اٹھتا ہے
حسین! زندہ تھا، حسین! زندہ ہے

یہ بات ہم ہی نہیں اک جہاں کہتا ہے
حسین! موت کے صحرا سے نس کے گزرا ہے
گواہ آج بھی ایک ایک موج دریا ہے
حسین! زندہ تھا، حسین! زندہ ہے

اجل سے گفتگو کرتا رہا حیات کی جو
حیات بن گیا مر کر بھی کائنات کی جو
زمین گرم پر سجدہ اسی کا کہتا ہے
حسین! زندہ تھا، حسین! زندہ ہے

حسین! شخص نہیں شخصیت کا نام! حسین
حسین! کلمہ نہیں رب کا ہے کلام! حسین
حسین! نوک شاں سے پیام دیتا ہے

حسین! زندہ تھا، حسین! زندہ ہے
حسین! وقت کی رفتار روکنے والا
حسین! ظلم کو میدان میں ٹوکنے والا
حسین! موت پہ جب چاہے ٹوٹ پڑتا ہے
حسین! زندہ تھا، حسین! زندہ ہے

حسین! عزم علی! سیرت ابو طالب
حسین! موت کے مرحب پر آگیا غالب
اجل! کے لاکھ ہوں خیر اکھاڑ سکتا ہے
حسین! زندہ تھا، حسین! زندہ ہے

فرشتہ! موت کا ان سے حیات مانگے ہے
انہی کا صدقہ سبھی کائنات مانگے ہے
یہ کائنات ہے کیا؟ آپ ہی کا صدقہ ہے
حسین! زندہ تھا، حسین! زندہ ہے

حسین! ہے رگ اسلام میں لہو کی طرح
حسین! روئے رسالت پہ ہے وضو کی طرح
حسین! دین کا مدینہ ہے اور کعبہ ہے
حسین! زندہ تھا، حسین! زندہ ہے

حسین! تیج علی! لا الہ الا اللہ
حسین! صورت حیدر! ہے بائے بسم اللہ
حسین! زندہ رہے گا خدا کا وعدہ ہے
حسین! زندہ تھا، حسین! زندہ ہے

حسین! وہ ہے جو پامال ہو گیا رن میں
بجز حسین! ہے کیا زندگی کے دامن میں
زمین گرم پر موجود جس کا سجدہ ہے
حسین! زندہ تھا، حسین! زندہ ہے

حسین! سینہ اکبر سے کھینچتا ہے سنا
یہ ضبط جرات و ایثار ہے کسی میں کہاں
زمین سے تابہ فلک بس حسین ایسا ہے
حسین! زندہ تھا، حسین! زندہ ہے

حسین باپ ہے ایسا جو دشت غربت میں
خود اپنا لال چھپانے چلا ہے تربت میں
اب ایسے حال میں یعقوب کو بھی سکتا ہے
حسین! زندہ تھا، حسین! زندہ ہے

وہ بے کفن تھا مگر دے رہا ہے سب کو کفن
کسی میں دم ہو تو کر دے غلط یہ میرا سخن
کفن وہ لاتا ہے جو کر بلا سے آتا ہے
حسین! زندہ تھا، حسین! زندہ ہے

ریحانِ اعظمی اس موت پر حیات نثار
کہ جس نے موڑ دی اپنی گلے سے تیج کی دھار
اسی حسین کی مظلومیت کا نوحہ ہے
حسین! زندہ تھا، حسین! زندہ ہے

ذوالجناح! آقبل مثل میدان، خالی واویلا
(ندیم سرور)

اے وا غریب۔ آئے وا حسین
اے وا شہید۔ آئے وا حسین
اے وا مظلوم۔ آئے وا حسین
ذوالجناح! آقبل مثل میدان، خالی واویلا

شور ہوا لو خالی آیا
چھوڑ کے زینب کا، ماں جایا
باگیں کئی ہیں خوں میں نہایا
زینب نے ڈکھڑا یہ سنایا
ذوالجناح! آقبل مثل میدان، خالی واویلا
اے وا، غریب اے وا حسینا.....

خون میں تر رہوار کو دیکھا
روئی تربت کر بالی سیکھ

بولی کہاں ہیں؟ میرے بابا
چھین لیا کیوں میرا سہارا
ذوالجناح! آقبل مثل میدان، خالی واویلا
اے وا، غریب اے وا حسینا.....

میں تیرے صدقے میں تیرے واری
تو میرے بابا کی ہے سواری
تیرے بدن سے خون ہے جاری
زخم لگے ہیں جسم پہ کاری
ذوالجناح! آقبل مثل میدان، خالی واویلا
اے وا، غریب اے وا حسینا.....

بات نہ مانی تو نے میری
روٹی بہت قدموں سے لپٹی
بولی کہاں ہیں، میرے بابا
چھین لیا کیوں میرا سہارا
ذوالجناح! آقبل مثل میدان، خالی واویلا
اے وا، غریب اے وا حسینا.....

چھوڑ دیا کیوں رن میں اکیلا
پور غموں سے تھا میرا بابا
جس نے اٹھایا لاشے پہ لاشہ
تہا کیوں؟ مقتل سے آیا
ذوالجناح! آقبل مثل میدان، خالی واویلا
اے وا، غریب اے وا حسینا.....

زینب کے لب پر یہ فغاں تھی
سہہ نہ سکوں گی شہہ کی جدائی
تو نے کیوں؟ گردن ہے جھکائی
رہ گیا کیوں؟ مقتل میں بھائی
ذوالجناح! آقبل مثل میدان، خالی واویلا
اے وا، غریب اے وا حسینا.....

بانو پکاری پھینک کے چادر
کٹ گئی میں برباد ہوا گھر
رن سے نہ آئے سبط پیہر
چلتے ہیں میرے قلب پہ خنجر
ذوالجناح! آقبل مثل میدان، خالی واویلا
اے وا، غریب اے وا حسینا.....

قتل ہوئے شبیر جو رن میں
گوئی صدا ریحان یہ بن میں
آگ لگی زہرا کے چمن میں
بچی خبر صغرا کو وطن میں
ذوالجناح! آقبل مثل میدان، خالی واویلا
اے وا، غریب اے وا حسینا.....

حفاظتِ اسلام (حسن صادق)

شبیر سے سیکھے کوئی اسلام بچانا
آتا ہے جسے نیزے پہ قرآن سنانا

شبیر نے اللہ کی ہر بات ہے مانی
اللہ نے شبیر کی ہر بات کو مانا

رونے نہ دیا تجھ کو جو کل اہل ستم نے
زینب تیری مظلومی پہ روتا ہے زمانہ

یاد آتا ہے وہ منظر شبیر کا مقتل میں
تیروں بھرے سینے پہ سکیڑے کو سلانا

یہ سوچ کے اصغر نے لیا تیرے گلے پر
تھا حسن اسلام کو تیروں سے بچانا

اصغر کی لحد کھود کے شبیر یہ بولے
اے قبر میرے بچے کی گردن نہ دکھانا

تہذیب ہے اسلام کی چودہ سو برس سے
غم آل محمد کا محرم میں منانا

زہرا کی صدا آتی ہے یہ بزمِ عزا میں
ریحان یہ نوحہ سر محشر بھی سنانا

حسینؑ

کربلا سید مظلوم ہیں سردار حسینؑ
ابن زہرا و علیؑ سید ابرار حسینؑ
یہ محمدؐ کا نواسہ ہے علیؑ کا دلیر
مالکِ خلد ہیں یہ مالکِ حوضِ کوثر
شکلِ انسان میں قرآن کی گفتار حسینؑ

زیرِ خنجر جو کیا سجدہ سر کرب و بلا
چومنے حلق تیرا آئیں جناب زہرا
تیری مظلومی پر روتے ہیں عزا دار حسینؑ

نوکِ نیرا پہ تیرا سر ہے لعینوں نے رکھا
قید ہو کر تیرا کنبہ سوئے دربار چلا
ایک بیمار ہے بس قافلہ سالار حسینؑ

تیرا اکبر تیرا اصغر تیرا قاسم نہ رہا
تیرے عباسؑ کے بازو پہ چلی تیغ جھا
کون ہے تجھ سا زمانے میں دل انگار حسینؑ

تیری معصوم سکیڑے نے طمانچے کھائے
نیلِ رخساروں کے معصومہ کسے دکھلائے
تیری بچی کا نہیں کوئی مددگار حسینؑ

نوحہ ریحان لکھوں کیسے شہہ والا کا
میں بھی روتا ہوں تو روتا ہے قلم بھی میرا
دل پہ چلتی ہے میرے درد کی تلوار حسینؑ

کل یوم عاشورا (ندیم سرور)

کل یوم عاشورا، کل ارض کربلا
یا اہل احرار یا اہل احرار۔ یا حسینؑ۔ یا حسینؑ

تیری قربانی کا صدقہ، اے شہید کربلا
ہے زمین و آسمان کو یہ شرف حق سے ملا

بسر نوک ستاں دیکھا تو قدرت نے کہا
کل یوم عاشورا کل ارض کربلا۔

مثل عاشورہ ہے ہر دن، ہر زمین ہے کربلا، یا اہل احرار
یا حسینؑ۔ یا حسینؑ

جو دن ہے روز عاشورہ، اور جو زمین ہے کربلا
دیکھئے تفسیر اس دن کی، ذرا تحت کساء
حضرت جبریلؑ سے جدم محمدؐ نے کہا

يَوْمَئِذٍ مَا يُؤْلِمُهُمْ
وَيَحْزَنُنِي مَا يَحْزَنُهُمْ

جس نے ان کو دکھ دیا ہے، مجھ کو رنجیدہ کیا، یا اہل احرار

سبھی نبیؐ کے کلمہ گو تھے، سبھی نمازیں پڑھتے تھے
کرب و بلا میں سبط نبیؐ کے، خون کے لیکن پیاسے تھے

حفظ کیا قرآن مگر یہ قول نبیؐ نہ یاد رہا
حَرَبٌ لِّمَنْ حَارَبَهُمْ
وَسَلِمٌ لِّمَنْ سَالَمَهُمْ

ان سے رفاقت، مجھ سے رفاقت، ان کا عدو دشمن ہے میرا، یا اہل احرار

سب کو خیر ہے، سب کو پتہ ہے، خلد بریں کے مالک ہیں
ساقی کوثر، قاسم جنت، عرش و زمیں کے مالک ہیں

شترستم گرسوچ ذرا، تو کاٹ رہا ہے کس کا گلا
وَعَدُوٌّ لِّمَنْ عَادَاهُمْ
وَمُحِبٌّ لِّمَنْ أَحَبَّهُمْ

ان کا عدو ہے میرا دشمن، دوست ہے ان کا، دوست میرا، یا اہل احرار

لَحْمُهُمْ لَحْمِيٌّ وَدَمُهُمْ دَمِيٌّ نَفْسُكَ نَفْسِي، جن کو کہا
چار نفس حسینؑ و زہراؑ، مولا علیؑ تھے زیر کساء

صد افسوس بھلایا تم نے قول رسولؐ اکرم کا
روح پیہر روح زہراؑ، کیوں نہ کرے پھر واویلا
یا اہل احرار۔ یا اہل احرار

جس کے لیے تطہیر کی چادر آیت بن کر آئی تھی
دشت بلا میں ننگے سر، وہ زینبؑ زہراؑ جانی تھی

باتوں سے پردہ کرتی تھیں، کرتی تھیں یہ آہ و بکا

قتل کیا میرے بھائی کو چچین کی میرے سر سے ردا
یا اہل احرار۔ یا اہل احرار

بعد نبی کے ظلم وہ ڈھائے اہل ستم نے زہر اُپر
قتل کیا جلتی ریتی پر بنت نبی کا لخت جگر

ایک طرف تھا پیاس کا صحرا، ایک طرف بہتا دریا

لاشہ سرو اہل جفانے گھوڑوں سے پامال کیا، یا اہل احرار

صبح دہم شہیر نے جب اکبر سے کہا اذان کہو
وقت شہادت آپہنچا ہے، شکر خدا ہر آن کرو

ہم ناطق قرآن ہیں بیٹا، قرآن سنو قرآن پڑھو

تیری اذان آغاز ہے بیٹا، اور انجام میرا جمدہ، یا اہل احرار
شام غریباں، جلتے خیمے، خیموں سے کہرام اٹھا
اور آگ کے شعلوں کے اندر، بیمار کوئی بے ہوش رہا

ریحان لبوں پہ زینب کے بس ایک صدا تھی ایک دعا

کچھ بھی نہیں درکار ہے ہم کو، چاہیے ہم کو تیری رضا
یا اہل احرار۔ یا اہل احرار
یا حسینؑ - یا حسینؑ

منجھو مولا حسینؑ (ندیم سرور)

آ ہے ہر مومن ہے دل جی صدا
منجھو مولا حسینؑ، منجھو آقا حسینؑ
گلزار بنڈایا ای دین خدایا
منجھو مولا حسینؑ، منجھو آقا حسینؑ

تو پیاسا تیری پیاس بڑی
ہے دین کو تجھ سے آس بڑی
تیرے نام سے زندہ دین خدا
تیرے دم سے ہے اسلام بچا
آ ہے ہر مومن ہے.....

تو ابن بابائے بسم اللہ
تو لا سے تابہ الا اللہ
اے ابن علی اے عبد خدا
قرآن خدا نیزے پہ پڑھا
آ ہے ہر مومن ہے.....

تو کرب و بلا کا حیدر ہے
تو دین خدا کا رہبر ہے
تو ابن ساقی کوثر ہے
تو صبر کا ہے بہتا دریا
آ ہے ہر مومن ہے.....

سردار جٹاں سردار ارم

یہ سارا عرب یہ سارا عجم
سب تیرے لئے ہیں رب کی قسم
ہے نور محمد نور تیرا
آہے ہر مومن ہے.....

مخدوم میرے میرے سید
ہوئی ختم ختم کی تجھ پر حد
پر صبر تیرا اللہ الصمد
اللہ نے دے دی اپنی رضا
آہے ہر مومن ہے.....

کیا تیج تلے ایسا سجدہ
کونین کے دل پر نقش ہوا
کعبے نے تجھے سمجھا کعبہ
اعلیٰ ہے سبھی سے کرب و بلا
آہے ہر مومن ہے.....

شہباز جو ہیں سیہون والے
نعلین کے تیری رکھوالے
مہراں میں ڈیرے ہیں ڈالے
ہے لعل قلندر کی بھی صدا
آہے ہر مومن ہے.....

ہم سب ہیں ماتم دار تیرے
زندہ ہیں تیری مجلس کے لئے
اے مولا تیرے غم کے صدقے
جو مانگا خدا نے ہم کو دیا

آہے ہر مومن ہے.....
مجلس میں تیری غازی کا علم
کرتا ہے تیرے غم میں ماتم
آواز یہ آئی ہے ہر دم
زندہ ہے دلوں میں درد تیرا
آہے ہر مومن ہے.....

بازار میں ننگے سر آئی
ہمشیر تیری زہرا جانی
شکوہ نہ زباں پر وہ لائی
تھا پیش نظر مقصد جو تیرا
آہے ہر مومن ہے.....

اللہ و نبی زہرا و علی
ہیں سب ہی تیرے قدسی و ولی
ریحان و ندیم سرور بھی
اے مولا تیرے در کے ہیں گدا
آہے ہر مومن ہے.....

میرا عشق بھی تو، میری جان بھی تو
میرا دین بھی تو، ایمان بھی تو
میری آن بھی تو، میری شان بھی تو

میرا پیر بھی تو، سلطان بھی تو
سب ولیاں جا اگوان بھی تو
آہے ہر مومن ہے دل جی صدا منجھو مولا حسین

کربلا کی پکار (ندیم سرور)

بیبیاں روئیں زاروزار
شہزادیاں روئیں زاروزار
لٹ گیا کربلا میں گھریاؤ حسین حسین حسین
ہے آل نبی کی اور دربار حسین حسین
زنجیر میں جکڑا ہے پیارا حسین حسین حسین حسین
بیبیاں روئیں.....
کوئی بین کرے بچوں کے لئے کوئی روکے کہے بھائی نہ رہے
نہیں زینب کا کوئی عمخوار کرب و بلا میں ہے یہ پکار
حسین حسین.....

بے گورد کفن لاشے ہیں پڑے کیا خورد و کلاں کیا چھوٹے بڑے
ہوئے تیر ہزاروں دل کے پار کرب و بلا میں ہے یہ پکار
حسین حسین.....

اکبر کا جگر اصغر کا گلا عباس کے بازو تیغ جفا
ہائے خلق شہ دیں اور تلوار کرب و بلا میں ہے یہ پکار
حسین حسین.....

قاسم کا بدن پامال ہوا آتی تھی صدا دولہا دولہا
گھر آجا تو بس اک باز کرب و بلا میں ہے یہ پکار
حسین حسین.....

کفتا تھا شہ والا کا گلا روتی تھی زمین کرب و بلا
ہیں آج قیامت کے آواز کرب و بلا میں ہے یہ پکار
حسین حسین.....

رو رو کے سکینہ بین کرے دریا پہ گئے عمون میرے
اب کون کرے گا مجھ کو پیار کرب و بلا میں ہے یہ پکار
حسین حسین.....

بے پردہ ہوئے سب اہل حرم جب ٹھنڈا ہوا غازی کا علم
جینا ہے سکینہ کا دشوار کرب و بلا میں ہے یہ پکار
حسین حسین.....

جلتے ہوئے خیمے اہل حرم ہے شام غریباں اور ماتم
ہے قافلہ جانے کو تیار کرب و بلا میں ہے یہ پکار
حسین حسین.....

ریحان غم سرور کی قسم روتے ہیں میرے قرطاس و قلم
آنکھوں سے رواں اشکوں کی دھار کرب و بلا میں ہے یہ پکار
حسین حسین.....

حسینؑ یا حسینؑ، حسینؑ یا حسینؑ (ندیم سرور)

بیٹا ہوں میں علی کا، نواسہ رسول کا
زینبؑ بہن ہے میری، چہیتا بتوں کا
قربانیاں یہ میری، بھلائی نہ جائیں گی
جب کربلا بے گی، صدائیں یہ آئیں گی
حسینؑ یا حسینؑ
حسینؑ بے کفن۔ حسینؑ بے خطا

سردار خلد مالک، کوثر حسینؑ ہوں
سیط نبیؑ ہوں، فاطمہ زہراؑ کا چین ہوں
ذبح عظیم، شاہ شہیدان کربلا
پارا ہوں میں، تو دھریں قرآن صبر کا
حسینؑ یا حسینؑ
حسینؑ بے کفن۔ حسینؑ بے خطا

بابا علی کے، ہاتھوں میں جو ذوالفقار ہے
مخصوص اس کا، کفر کی نسلوں پہ وار ہے
میں جنگ کیوں کروں؟ کہ حسن کا میں بھائی ہوں
تم منکر خدا، میں خدا کا فدائی ہوں
حسینؑ یا حسینؑ
حسینؑ بے کفن۔ حسینؑ بے خطا

میرے لئے رسول کے، سجدوں میں طول ہے
مرضی میری خدا کو، نبی کو، قبول ہے
سوکھے گلے پہ میرے، جو خنجر چلائے گا
مرقد میں فاطمہؑ کو، علی کو ستائے گا
حسینؑ یا حسینؑ
حسینؑ بے کفن۔ حسینؑ بے خطا

اترا تھا آسمان سے، ستارا ہمارے گھر
کعبے کی سمت دیکھوں، تو دیوار میں ہو در
پیارا ہوں بے وطن ہوں، غریب الدیار ہوں
زہراؑ کی بیٹیوں کے لئے، دل رنگار ہوں
حسینؑ یا حسینؑ
حسینؑ بے کفن۔ حسینؑ بے خطا

لڑنے کا قصد کر کے، جو آتا وطن سے دور
بچوں کو ساتھ اپنے نہ لاتا، وطن سے دور
بہنیں بھی بیٹیاں بھی، میرے ساتھ ساتھ ہیں
مہمان کربلا میں، تیرے ہم فرات ہیں
حسینؑ یا حسینؑ
حسینؑ بے کفن۔ حسینؑ بے خطا

چاہوں تو سنگ ریزوں سے، پانی نچوڑ دوں
دشت بلا کے صحرا سے، کوثر کو جوڑ دوں
خود کو خدا کے، حکم سے مجبور کر لیا
پانی سے اپنے آپ کو، لو دور کر لیا

حسین یا حسین
حسین بے کفن۔ حسین بے خطا

پانی ہے میری ماں کے، مہر میں لکھا ہوا
بچوں کو میرے، پھر بھی پانی نہ مل سکا
سیراب ہو رہے ہیں، شہتر اور اسپ بھی
آل نبی کے ہونٹوں پہ، لکھی ہے تشنگی
حسین یا حسین
حسین بے کفن۔ حسین بے خطا

اب میرے بعد، اہل حرم دکھ اٹھائیں گے
بے پردہ اشقیاء نہیں، بلوے میں لائیں گے
سننے پہ سونے والی، طمانچے جو کھائے گی
مجھ کو صدائیں دیگی چچا کو بلائے گی
حسین یا حسین
حسین بے کفن۔ حسین بے خطا

کہتے ہیں رو کے، تیرے عزدار یا حسین
رہبر ہے اپنا، تیرا علمدار یا حسین
پیغام تیرا دیتے ہیں، یوں سرور و ریحان
جیسے نماز، عشق حسین کی ہو اذان
حسین یا حسین
حسین بے کفن۔ حسین بے خطا

اے سید سجاد۔ اے سید سجاد (ندیم سرور)

رو رو کے بیاں کرتی تھیں یہ زینبؓ ناشاد
اے سید سجاد، اے سید سجاد
اب ہوش میں آؤ کہ ہوا گھر میرا برباد
اے سید سجاد..... اے سید سجاد

مارے گئے عباسؓ دلاور لب دریا
پامال ہوا رن میں تیرے باپ کا لاشہ
جیسے جلی جلی گیا معصوم کا جھولا
جل جائیں کہ جان اپنی بچائیں کرو ارشاد
اے سید سجاد..... اے سید سجاد

میں روتی رہی اکبرؓ مہر و گئے مارے
بھائی پہ فدا عونؓ و محمدؓ ہوئے پیارے
سب چھپ گئے اس دشت میں آنکھوں کے ستارے
چلتی تھی بھائی پہ میں کرتی تھی فریاد
اے سید سجاد..... اے سید سجاد

بازو کو میرے چوم کے بابا نے کہا تھا
اک روز رن بازو میں باندھیں گے یہ اعدا
میں کہتی تھی کیوں کیا میرا عباسؓ نہ ہوگا
رہ رہ کے مجھے بات یہی آتی ہے اب یاد
اے سید سجاد..... اے سید سجاد

بازو کٹے عباس کے میں دیکھ رہی تھی
 نیزہ لگا اکبر کے کمرشہ کی جھکی تھی
 اصغر کے لگا تیر قیامت کی گھڑی تھی
 ہیں زخم جو اس دل پہ نہیں ان کی ہے تعداد
 اے سید سجاد..... اے سید سجاد

اے لال چلو یاں سے کہ زندان کا سفر ہے
 چادر کی جگہ خاک نبی زینت سر ہے
 آمادہ جفا کے تو دکھلاؤ ذرا قوت اجداد
 اے سید سجاد..... اے سید سجاد

ہونا ہے ابھی تم کو بھی پابند سلاسل
 روتا ہے تجھے دیکھ کر بیٹا یہ میرا دل
 اب جلد چلو دور بہت اپنی ہے منزل
 سہنی ہے بہت تم کو ابھی راہ کی افتاد
 اے سید سجاد..... اے سید سجاد

ریحان تو اس وقت فقط اتنی دعا کر
 اس مجلس شبیر میں ہاتھوں کو اٹھا کر
 اے جان پذیر نور نظر اے علی اکبر
 محشر میں سناؤں مجھے نوحہ یہ رہے یاد
 اے سید سجاد..... اے سید سجاد

ہائے بازار شام، میرا بے کس امام (ندیم سرور)

ہائے بازار شام میرا بے کس امام
 اک یہی بات سجاد کو کھا گئی
 سر کھلے ہائے زینب کہاں آگئی
 ہائے بازار شام.....

طوق کے بوجھ سے سر نہیں تھا جھکا
 وجہ شرمندگی اک یہی درد تھا
 مجمع اشقیاء میں پھوپھی آگئی
 ہائے بازار شام.....

تپ رہا تھا بدن اور زنجیر بھی
 بے ردا ماں پھوپھی اور ہمیشہ بھی
 سوچتے تھے نہ کیونکر قضا آگئی
 ہائے بازار شام.....

بینیوں کے گلے ریشماں سے بندھے
 گرد آلود بالوں سے چہرے چھپے
 شام تک اس طرح بنت زہرا آگئی
 ہائے بازار شام.....

ہائے! شام کا بازار (ندیم سرور)

ہائے! شام کا بازار

ہائے! شام کا بازار

سجاد سے رونے کا سبب پوچھ رہا ہے
جو شام میں گزری ہے وہ سب پوچھ رہا ہے

ہوں لاکھوں تماشائی بے پردہ پھوپھی بہنیں
کیسے نہ لہو روئیں بیٹا لگی پھر آنکھیں
اس غم کی اذیت نے اسے مار دیا ہے
ہائے! شام کا بازار.....

کس طرح قرار آئے بیمار کو اے لوگو
سرنیزوں پہ پیاروں کے آتے ہیں نظر جس کو
بے جرم مسافر کی یہ کیسی خطا ہے؟
ہائے! شام کا بازار.....

آنکھوں سے ہے خوں جاری غمخواری ہے بیماری
زنجیر ہے پیروں میں اور طوق بھی بھاری
جلتی ہے زمین ساری اور گرم ہوا ہے
ہائے! شام کا بازار.....

وارثوں کے جنازوں پہ روئے نہیں
عصر عاشور کے بعد سوئے نہیں
نیند رخصت ہوئی آنکھ پتھر اگئی
ہائے بازار شام.....

اک تو زندان اس پہ اندھیرا بہت
اور فریاد کرنے پہ پہرا بہت
موت بھی اس اندھیرے سے گھبرا گئی
ہائے بازار شام.....

سو گئی قید خانے میں وہ غمزہ
جس کا شام غریباں میں دامن جلا
قید خانے کی جس کو زمیں کھا گئی
ہائے بازار شام.....

کیسے دفنائیں جکڑے ہیں زنجیر میں
درد لکھے ہیں کیا صرف تقدیر میں
دفن کرنے سکینے کو ماں آگئی
ہائے بازار شام.....

دردِ ریحان سجاد کے میں لکھوں
خامہ جاں سے میرے ٹپکتا ہے خوں
روح قرطاس اس غم سے تھرا گئی

ہائے بازار شام میرا یکس امام

جاگیر نہیں مانگی زنجیر نہیں بدلی
سائے میں نہیں بیٹھا پوشاک نہیں بدلی
ماں بہنوں کی خاطر وہ ردا مانگ رہا ہے
ہائے! شام کا بازار.....

زندوں کے مصائب بھی ہر وقت رلاتے ہیں
اشکوں کو مگر اپنے زینب سے چھپاتے ہیں
مر جائے نہ زینب یہ کہیں سوچ رہا ہے
ہائے! شام کا بازار.....

زندوں سے رہا ہو کے بھی زندوں میں ہیں سجاد
اک ننھی سی تربت جو وہاں کرتی ہے فریاد
مر کر بھی رہوں قید میں کیا میری خطا ہے؟
ہائے! شام کا بازار.....

یہ زخم بھی سجاد کو جینے نہیں دیتا
زخموں سے سکینہ کے جو چپکا رہا کرتا
وہ خوں بھرا کرتا ہی کفن اسکا بنا ہے
ہائے! شام کا بازار.....

بازار میں، دربار میں، زندوں میں روئے
چالیس برس موت کے ارمان میں روئے
ریحان میرا مولا تڑپتا ہی رہا ہے
ہائے! شام کا بازار.....

دیوار کربلا

بیمار مدینہ ہے اک بیمار کربلا
دونوں کے درمیان ہے دیوار کربلا

صفرا ہے ایک سید سجاد نیک نام
اک وقت کا امام اک خواہر امام
دونوں کے درمیان ہے دیوار کربلا

بھائی کا کچھ پتہ ہے بہن کو نہ کچھ خبر
نہ جانے ختم بھائی کا کب ہوگا یہ سفر
دونوں کے درمیان ہے دیوار کربلا

بھائی وطن سے دور غریب اٹھن ہوا
آئی بہن کی یاد تو تازہ محن ہوا
دونوں کے درمیان ہے دیوار کربلا

اشکوں کی روشنائی سے لکھتی ہے خط بہن
اے بھائی آپ لوٹ کے کب آئیں گے وطن
دونوں کے درمیان ہے دیوار کربلا

بھائی! اسیر ہو گیا صفرا کو کیا خبر
بھائی! کو یاد آتا ہے پردیس میں جو گھر
دونوں کے درمیان ہے دیوار کربلا

بیمار دونوں، دونوں ہی غش میں پڑے ہوئے
 ماہِ رجب میں بھائی بہن یوں کچھڑ گئے
 دونوں کے درمیان ہے دیوارِ کربلا
 گھر کا چراغ بھائی تھا دل کا قرار تھا
 کچھڑی بہن تو بھائی بہت سوگوار تھا
 دونوں کے درمیان ہے دیوارِ کربلا
 بھائی بہن کے طوق جو دربار میں گیا
 گھر میں بہن کو کیا پتہ کیا ظلم ہو گیا
 دونوں کے درمیان ہے دیوارِ کربلا
 بھائی کی آنکھیں خون بہاتی تھیں شام میں
 نوحہ کتناں بہن بھی تھی یادِ امام میں
 دونوں کے درمیان ہے دیوارِ کربلا
 بھائی وطن کو لوٹ کے آیا تو کیا ہوا
 وہ حال تھا بہن کا کہ پہچان نہ سکا
 دونوں کے درمیان ہے دیوارِ کربلا
 ریحانِ غم کی داستاں کیونکر قلم لکھے
 بھائی بہن نے غم جو غم ہجر کے ہے
 دونوں کے درمیان ہے دیوارِ کربلا
 بیمارِ مدینہ ہے اک بیمارِ کربلا
 دونوں کے درمیان ہے دیوارِ کربلا

بیمار میرا سجاد میرا

دیتا تھا سرِ سرور یہ صدا بیمار میرا سجاد میرا
 زنداں کو چلا ہے روتا ہوا بیمار میرا سجاد میرا
 زنجیر لہو میں ڈوبی ہے خوں روتی ہیں اس کی آنکھیں بھی
 ہے طوقِ گراں گردن میں پڑا بیمار میرا سجاد میرا
 جلتی ہے زمینِ کرب و بلا اُف کر نہیں سکتا آبلہ پا
 رکنے پہ لعین کرتے ہیں جفا بیمار میرا سجاد میرا
 غیرت سے جھکائے ہے گردن دل ہے کہ غمیل کا ہے فن
 بے پردہ نبی کا ہے کنبہ بیمار میرا سجاد میرا
 کس کس کا کرے تنہا ماتم اک دل میں بہترے کا ہے غم
 ہے رنج و الم سے چور ہوا بیمار میرا سجاد میرا
 بچوں کو دلا سے دیتا ہے، زینب سے یہ روکر کہتا ہے
 دو بچھ کو پھوپھی مرنے کی دعا بیمار میرا سجاد میرا
 قہقہوں سے لہو ہے یوں جاری، پوشاک ہے ترخوں میں ساری
 ہے زخمِ جگر سینے میں ہرا، بیمار میرا سجاد میرا
 دربارِ یزیدی اہلِ حرم، ہیں غم میں گھرے سرتا بہ قدم

ہے تخت نشیں بانی جفا، بیمار میرا سجاؤ میرا
ہاتھوں پہ سکیںہ کا لاشہ، پابند رن مولا میرا
پڑھتا تھا فلک بھی یہ نوحہ، بیمار میرا سجاؤ میرا

زندآن ستم میں جب آئے، مولا یہ سخن لب پر لائے
ترپاتی ہے دل بابا کی صدا، بیمار میرا سجاؤ میرا

چادر کا سوالی ہے کنبہ، بے حس ہیں بہت اہل کوفہ
ہے گریہ کناں عالم سارا، بیمار میرا سجاؤ میرا

ریحان ادب کا لہجہ ہے، مجلس میں وہ آقا آیا ہے
تا عمر جو شہہ کو روتا رہا، بیمار میرا سجاؤ میرا

☆☆☆
شہر مدینہ میں زینب آگئی

آ کے نبی کے روضے پر یہ بنت حیدر رو کر بولی
اماں آؤ اشک بہاؤ تم بھی سنو رواد ستم کی
شہر مدینہ زینب آگئی

داغ رن کے ہیں شانوں پر اوس پڑی ہے ارمانوں پر
زخم کلیجے کے اندر ہے شہر مدینہ زینب آگئی

بھائی بھتیجے چھوڑ گئے ہیں تیغ جگر میں توڑ گئے ہیں
دل تو میرا آلام کا گھر ہے شہر مدینہ زینب آگئی

اماں کا برباد ہوا گھر چھن گئی میرے سر سے چادر
نانا میرا دل مضطر ہے شہر مدینہ زینب آگئی
بہتر تھا میں بھی مرجانی دردر کی ٹھوکر نہ کھاتی
موت ہی جینے سے بہتر ہے شہر مدینہ زینب آگئی

کٹ گیا بن میں باغ نبی کا مالک کوثر مر گیا پیاسا
دل کے لہو سے دامن تر ہے شہر مدینہ زینب آگئی

عون و محمد اصغر اکبر مارے گئے عباس دلاور
نظروں میں خونی منظر ہے شہر مدینہ زینب آگئی

بالی سکیںہ کھو گئی نانا قید ستم میں سو گئی نانا
نالہ کناں اس کی مادر شہر مدینہ زینب آگئی

سجدے میں شبیر کو مارا چھین لیا زینب کا سہارا
لاشہ سرد، خاک بسر ہے شہر مدینہ زینب آگئی

آئی ہوں ہو کر بازاروں سے بازاروں سے درباروں سے
شرم سے خم زینب کا سر ہے شہر مدینہ زینب آگئی

نیل جگر میں نیل بدن پر لکھ دینا زینب کے کفن پر
دکھیا کے دل میں خنجر ہے شہر مدینہ زینب آگئی

کیسے لکھا ریحان یہ نوحہ درد میں بھیگا رنج میں ڈوبا
اہل عزا کا چاک جگر ہے شہر مدینہ زینب آگئی

بھیا میری ردا

رو رو کے کہتی جاتی تھی یہ بنت فاطمہ
کیسے کہوں کہ بھائی میرا گھر اجڑ گیا
تم کو سنانے آئی ہوں قصہ یہ درد کا
تم جس کے پاسباں تھے وہ پردہ نہیں رہا
بھیا میری ردا بھیا میری ردا

بالوں سے منہ چھپاؤں کہ یہ ریسماں کے داغ
بھیا میری حیات کا بچھنے کو ہے چراغ
باد خزاں کی زد پہ ہے میری حیا کا باغ
کس کو سناؤں؟ کون سنے گا؟ تیرے سوا
بھیا میری ردا بھیا میری ردا

بابا کی بات آج مجھے یاد آئی ہے
میرا نصیب آج جو یہ بے ردائی ہے
میں کہتی تھی کہ غازی سا میرا جو بھائی ہے
چھینے ردا میری کوئی کس میں ہے حوصلہ
بھیا میری ردا بھیا میری ردا

جانا ہے ننگے سر مجھے دربار عام میں
سوچو تو کسے جاؤں گی بازار شام میں
زندہ نہ رہ سکوں گی میں اس اژدھام میں
جس شہر میں ہمارا کسی وقت راج تھا
بھیا میری ردا بھیا میری ردا

دیکھو تمہاری لاش پہ ہمیشہ آئی ہے
میں ننگے سر ہوں اے میرے بھائی دھائی ہے

نامحرموں کی بھیڑ اور زہرا جانی ہے
میں بے ردا ہوں چار طرف بانی جفا
بھیا میری ردا بھیا میری ردا

عباس سا دلیر دلاور نہیں رہا
قاسم نہیں رہا علی اکبر نہیں رہا
کوئی بھی اب محافظ چادر نہیں رہا
بھیا ہمیں تو راس نہ آئی یہ کربلا
بھیا میری ردا بھیا میری ردا

اماں کے سر سے سر کی تھی چادر جو ایک بار
سورج نے غم سے اپنی قبا کی تھی تار تار
وہ وقت کیا تھا سوچ کے روتی ہوں زار زار
کیسا ہمارا آج مقدر بگڑ گیا
بھیا میری ردا بھیا میری ردا

بھیا بہن کو تیری قضا کیوں نہ آگئی
کربل کی یہ زمین مجھے کیوں نہ کھا گئی
یہ تو نہ ہوتا شام تلک بے ردا گئی
آجائے موت لب پر یہی ہے میری دعا
بھیا میری ردا بھیا میری ردا

ریحان کربلا کی زمین اشک بار تھی
آل رسول دشت میں جب سوگوار تھی
زینب کی شہد کے لاشے پہ ہر دم پکار تھی
بھیا میری طرف سے تو منہ پھیر لے ذرا
بھیا میری ردا بھیا میری ردا

بہن کی فریاد

وہ زائر حسین، وہ جابر، وہ کربلا
وہ شام سے پلٹ کے جب آیا تھا قافلہ
ناقوں کے جو چلنے سے ابھرنے لگی صدا
جابر نے بڑھ کے قافلے والوں سے یہ کہا
رک جاؤ کہ یہ سلطنت ابن علی ہے
ناقوں پہ یہاں آنا بڑی بے ادبی ہے

جب اس صدا کو زینبؓ مظلوم نے سنا
روٹی جگر کو تھام کے اور رو کے یہ کہا
پروردگار! شکر ہے تیرا بہت بڑا
جاگیر ہے یہ غازی کی آئی ہے یہ صدا
پھر اس کے بعد نائفے سے خود کو گرا دیا
عباسؓ کی بہن نے تڑپ کے یہ دی صدا

بھائی میں زینبؓ ہوں
زنداں سے چھٹ کر اے میرے بھائی
ہم آئے تیری جاگیر میں
رہ جائے زنداں میں ہی سکینے
یہ بھی لکھا تھا تقدیر میں
پہچانو مجھ کو اے میرے غازی!

زنداں سے چھٹ کر میں آگئی ہوں
رنج و الم کی چادر لیے
بازار کوفہ میں ہیں جو گزرے
آنکھوں میں سارے منظر لیے
پہچانو مجھ کو اے میرے غازی!

بھیا تمہاری غیرت کی خاطر
بالوں سے پردہ کرتی رہی
چادر نہیں تھی سر پر جو میرے
ایک اک قدم پر مرتی رہی
پہچانو مجھ کو اے میرے غازی!

اک مشک پانی بھرنے میں بھیا
تیرا لہو بھی پانی ہوا
تیرے لہو کی پاکیزگی سے
پاکیزہ تر ہے تیری وفا
پہچانو مجھ کو اے میرے غازی!

بازار کوفہ سے وہ گزرنا
اہل حرم کے سالار کا
بھیا سجایا تھا اشقیاء نے
ایک ایک کونا بازار کا
پہچانو مجھ کو اے میرے غازی!

بھیا سکینے کو اک شقی نے
مانگا کینری میں جس گھڑی
میں بنت زہرا میں بنت حیدر
بھیا لرز کر میں رہ گئی
پچانو مجھ کو اے میرے غازی!

کتنا اندھیرا زندان تھا وہ
جس میں سکینے جاں سے گئی
بابا پچا سے مجھ کو ملا دو
مصوم رو رو کہتی رہی
پچانو مجھ کو اے میرے غازی!

کرتا جو اس کا خون میں بھرا تھا
اس کو بنایا میں نے کفن
جب دفن کرتے تھے اس کو عابد
تھرا رہا تھا ان کا بدن
پچانو مجھ کو اے میرے غازی!

ریحان زینب کی یہ فغاں تھی
عباس غازی کی لاش پر
دیتی کفن میں اے بھائی تم کو
چھنتی نہ سر سے چادر اگر
پچانو مجھ کو اے میرے غازی!

بابا حیدر۔ بابا حیدر (ندیم سرور)

یہ واقعہ ہے پس قتل شاہ کرب و بلا
کوئی نہ مونس و غم خوار بی بیوں کا رہا
سکوت صحرا میں ٹاپوں کی گونج اٹھی صدا
علیٰ کی بیٹی نے بڑھ کر اٹھا لیا نیزہ
حصار توڑ کر نزدیک آ گیا وہ سوار
تڑپ کے ثانی زہرا پکار اٹھی اک بار
بابا حیدر۔ بابا حیدر

آگئی شام غریباں بابا
ہم ہوئے بے سرو سامان بابا
لاشیں مقتل میں ہیں عمریاں بابا
ہے سفر جانب زنداں بابا
لاڈلی آپ کی ہے بے چادر
بابا حیدر۔ بابا حیدر

آپ کی لاڈلی بن میں تہا
خاک ڈالے ہوئے سر پہ بابا
دیکھئے کرتی ہے اب آہ وہ بکا
ہاتھ رکھتا نہیں کوئی سر پر
بابا حیدر۔ بابا حیدر

شہد کی عباس کمر توڑ گئے
ہم سے پردیس میں منہ موڑ گئے
غم کے طوفان میں ہمیں چھوڑ گئے
رشتہ ہر دکھ سے میرا جوڑ گئے
داغ سینے کے دکھاؤں کیونکر
بابا حیدر۔ بابا حیدر

میرے اکبر کا کلیجہ چھلنی
کر گئی نیزہ خولی کی انی
تھا جو ہم شکل رسول مدنی
اس کے مرنے سے جو اس دل پر بنی
کیسے؟ بتلائے، تمہیں یہ منظر
بابا حیدر۔ بابا حیدر

چار جانب سے چلے تیر و تیر
ہو گیا نکلے حسن کا دلبر
چختے تھے لاش کے نکلے سروڑ
گتے تھے آؤ مدد کو حیدر
لاش کو روند رہا تھا لشکر
بابا حیدر۔ بابا حیدر

ہاتھ ملتی تھی تمہاری بیٹی
جب چھری عوں و محمد پہ چلی
گود خالی ہوئی بابا میری
خوں کا سیلاب تھا غم کی آندھی

آپ نے کیسے؟ وہ دیکھا منظر
بابا حیدر۔ بابا حیدر

کٹ گئے بازوئے عباس جری
رہ گئی ہالی سکیٹہ پیاسی
خوں کی قاسم نے لگائی مہندی
مانگ اک شب کی دلہن کی اجڑی
کیا مصائب ہیں جو ٹوٹے ہم پر
بابا حیدر۔ بابا حیدر

مرے بھی مشک نہ سینے سے ہٹی
ساتھ عباس کے میداں میں رہی
کہتی ہو جیسے سکیٹہ پیاسی
مشک عموں میں نہ یوں لوں گی بھی
لائیں گے آپ نہ جب تک بھر کر
بابا حیدر۔ بابا حیدر

دیکھئے ابھرے وہ سر نیزوں پر
شہدہ ذرہ لیے آتا ہے ادھر
کس قدر درد بھرا ہے منظر
ہاتھوں میں جکڑا سنبھالے لنگر
جانب شام چلا اک لاغر
بابا حیدر۔ بابا حیدر

سن کے فریاد و فغاں زمین کی

فریاد دختر (ندیم سرور)

یا علی! یا ایلیا! یا ابو الحسن! یا بو تراب
بھائی میرا قتل ہوا، آئیے بابا شتاب

لو پھیل گیا شام غریباں کا اندھیرا
اسباب لٹا جل گیا سادات کا خیمہ
بے گور و کفن رن میں ہے شمیر کا لاشہ
سب مارے گئے دشت میں زینب ہوئی تنہا
اصغر بے شیر کو رونے لگیں ام رباب

ہائے وہ بہن جس کے ہوں اٹھارہ برادر
اور باپ بھی جس بیٹی کا ہو فاتح خیبر
نرخے میں لعینوں کے وہ مظلوم کھلے سر
کیسے؟ نہ کرے نوحہ وہ پھر خاک اڑا کر
نوحہ کناں غلد میں ہے روح رسالت ماب

ہم شکل معصوم کے لگا سینے میں نیزا
اور اصغر معصوم بھی مارا گیا پیاسا
ٹکڑے ہوا میدان میں نوشاہ کا لاشہ
مارا گیا وہ شیر جو تھا سب کا سہارا
عون و محمد کا ملا خاک میں کیسا شباب؟
کٹ کے جو گرے خاک پہ عباس کے بازو

رو کے کہنے لگے بیٹی سے علی
پونچھ لے اشک نہ رو اے بیٹی
میں تیرے ساتھ ہوں اے کوکھ جلی
جاؤں گا ساتھ تو جائے گی جدھر
بابا حیدر۔ بابا حیدر

جیتی تو ہار گئے بانی شہر
کٹ کے بھی اونچا ہے شبیر کا سر
قبضہ عباس کا ہے دریا پر
پرچم دین ہے تیری چادر
تجھ پہ قرباں میری پیاری دختر
بابا حیدر۔ بابا حیدر

مجلس غم میں یہ آہ و زاری
یوں ہی ریحان رہے گی جاری
عمر کٹ جائے اسی میں ساری
مقصد زیت ہے ماتم داری
نوحہ لکھتا ہوں میں بس یہ کہہ کر
بابا حیدر۔ بابا حیدر

رکتے ہی نہ تھے آنکھ میں شبیر کے آنسو
میں خیمے میں روتی تھی وہ روتے تھے لب جو
ماتم ہی تھا، ماتم ہی تھا، ماتم ہی تھا ہر سو
کہتے تھے شبیر کہ یا لبتنی کنت تراب

ماری گئی اک روز میں سب فوج حسینی
ہر لمحہ مصیبت تھی نئی ہم نے جو دیکھی
بے مونس و غم خوار تھے یاد نہ تھا کوئی
تھا عصر کا ہنگام کہ آواز یہ گونجی
مارا گیا حیدر کا پسر دشت میں بے آب

اب بانی سکینہ کو ستاتے ہیں ستم گر
کچھ کر نہیں سکتی کہ رن بستہ ہے مادر
پابند سلاسل ہے میرا عابد مضطر
زینب کے کلیجے پہ چلے ظلم کے خنجر
کیا کروں؟ بابا میرے، دیکھئے کچھ تو جواب

ریحان بہت ہو چکی اب اشک فشانہ
زینب پہ مصیبت کی یہ پردہ کہانی
سب اہل عزا سن چکے سرور کی زبانی
تھمتی ہی نہیں آنکھوں سے اشک کی روانی
کون سے قصہ غم کس میں رہی اتنی تاب

داستان زینب (ندیم سرور)

تیرے نانا کا یہ روضہ ہے، کوئی کوفہ شام کی راہ نہیں
زہرا کی جاں! شرمانہیں

جو چادر اجلی تھی تیری، رنگ اس کا کیسے لال ہوا؟
اب سر پر تیرے اے شہزادی، وہ کیوں موجود ردا نہیں
نہ رکھ اب چادر بازوؤں پہ تو، نیلے داغ چھپا نہیں
زہرا کی جاں! شرمانہیں

اٹھارہ جو تیرے بھائی تھے، کس بات پہ تجھ سے روٹھا گئے؟
دو شہزادے کیوں ساتھ نہیں؟ کیوں ساتھ عباس تیرا نہیں؟
نہ رکھ اب چادر بازوؤں پہ تو، نیلے داغ چھپا نہیں
زہرا کی جاں! شرمانہیں

یہ کون جوان ہے؟ ساتھ تیرے، ہیں کپڑے جسکے خون سے بھرے
کن زخموں سے یہ چور ہوا، آنکھوں سے بھی خون رکتا نہیں
نہ رکھ اب چادر بازوؤں پہ تو، نیلے داغ چھپا نہیں
زہرا کی جاں! شرمانہیں

کس حال میں کربل سے آئی، اے زینبؑ اپنے شہر میں تو
اب اس سے سوا افسوس ہو کیا، پہچان سکی صغراً نہیں
نہ رکھ اب چادر بازوؤں پہ تو، نیلے داغ چھپا نہیں
زہراً کی جاں! شرما نہیں

وہ بچی جس کو، سینے پہ، شیر سلایا کرتے تھے
میری آنکھیں ڈھونڈ کے ہار گئیں، کہیں ملتا اُس کا پتہ نہیں؟
نہ رکھ اب چادر بازوؤں پہ تو، نیلے داغ چھپا نہیں
زہراً کی جاں! شرما نہیں

اک غنچہء دہن معصوم بھی تھا، نام اس کا اصغرؑ رکھا تھا
کیوں خالی گود رباب کی ہے، اسباب میں کیوں جھولا نہیں؟
نہ رکھ اب چادر بازوؤں پہ تو، نیلے داغ چھپا نہیں
زہراً کی جاں! شرما نہیں

ریحان کرو ہر دم ماتم، تم نوحہ پڑھو ہر دم سرور
یہ ایک عبادت ہے ایسی، جو ہوتی سبھی بھی قضا نہیں
نہ رکھ اب چادر بازوؤں پہ تو، نیلے داغ چھپا نہیں
زہراً کی جاں! شرما نہیں

خدا حافظ (ندیم سرور)

زینبؑ! حزین من خواہراں! خدا حافظ
الوداع دریدہ تن خواہراں! خدا حافظ
من کے بی علمدارم، بے مُعین بے یارم
از حیات بے زارم خواہراں! خدا حافظ
زینبؑ! حزین من خواہراں! خدا حافظ

اے میری بہن زینبؑ گھر تیرے حوالے ہے
جو لائق سجدہ ہے سر اس کے حوالے ہے
بس چلنے کو ہے خنجر خواہراں! خدا حافظ
زینبؑ! حزین من خواہراں! خدا حافظ

خنجر میری گردن پہ جب شمر چلائے گا
رہ رہ کے مجھے تیرا چہرہ نظر آئے گا
تو ہوگی برہنہ سر خواہراں! خدا حافظ
زینبؑ! حزین من خواہراں! خدا حافظ

مارے گئے سب بہنا، ہم رہ گئے اب تنہا
اس عالم غربت میں، مشکل ہے میرا جینا
مارے گئے سب دلبر، خواہراں! خدا حافظ
زینبؑ! حزین من خواہراں! خدا حافظ

زندہ کے اندھیرے میں جب روئے میری بچی
دلجوئی بہت کرنا اس وقت بہن اس کی
مر جائے نہ وہ گھٹ کر خواہراں ! خدا حافظ
زیبٹ ! حزین من خواہراں ! خدا حافظ

زندہ سے رہا ہو کر جب سوئے وطن جانا
جو ظلم ہوئے ہم پر صفرا کو وہ بتلانا
ہم قتل ہوئے کیونکر خواہراں ! خدا حافظ
زیبٹ ! حزین من خواہراں ! خدا حافظ

کہنا تیری فرقت میں اکبرؑ بھی تڑپتا تھا
سوتا تھا سر مقتل جب خط تیرا آیا
سینے پہ سناں کھا کر خواہراں ! خدا حافظ
زیبٹ ! حزین من خواہراں ! خدا حافظ

پوچھے جو سکینہؑ کو بیمار میری دختر
بتلانا کہ زنداں میں وہ مرگئی رو رو کر
وہ زخم بھی ہے دل پر خواہراں ! خدا حافظ
زیبٹ ! حزین من خواہراں ! خدا حافظ

ہر گود میں ڈھونڈے صفراؑ علی اصغرؑ کو
تم خود ہی بتا دینا بیمار کو، مضطر کو
ناوک لگا کر گردن پہ خواہراں ! خدا حافظ
زیبٹ ! حزین من خواہراں ! خدا حافظ

ریحان بہت روئی زیبٹ یہ بیان سن کر
کہنے لگی، بھائی کے سینے پہ وہ سر رکھ کر
دل ڈوبا ہے یہ سن کر خواہراں ! خدا حافظ
زیبٹ ! حزین من خواہراں ! خدا حافظ
.....☆.....☆.....

بھائی بہن (ندیم سرور)

پڑھ کے محضر، جب مدینے سے چلا وہ قافلہ
قاسم و عباسؑ و اکبرؑ اور سبط مصطفیؑ

ساتھ میں زیبٹ، سکینہؑ اور روح فاطمہؑ
سید سجادؑ اصغرؑ، ساتھ صفراؑ کی دعا
قافلہ تھا ایک، لیکن دو تھے روح قافلہ
اک علیؑ کی لاڈلی تھی، اک علیؑ کا لال تھا

ہائے وہ کس شان سے، نکلے تھے سوئے کربلا
ساتھ عباسؑ جبری، قبضے میں تیغ مرتضیؑ
مرکز تعظیم تھیں، دو ہستیاں ہر اک کا
اک علیؑ کی لاڈلی تھی، اک علیؑ کا لال تھا

اپنے بیٹوں کو فدا تھا، بھائی پہ زیبٹ نے کیا
بھائی مر کے بھی نہ زیبٹ سے ہوا اک پل جدا
سر برہنہ وہ چلی، وہ برسر نیزہ چلا
اک علیؑ کی لاڈلی تھی، اک علیؑ کا لال تھا

سر دیا بھائی نے، چادر دی بہن نے دین کو
نہ بہن ایسی، نہ ایسا بھائی ہوگا مومنو
جس نے سر اونچا کیا ہے، بانی اسلام کا
اک علی کی لاڈلی تھی، اک علی کا لال تھا

سر برہنہ تھی بہن تو بھائی بھی تھا بے کفن
بھائی کے بازو جدا، بہن کے بازو رسن
سر کیا دونوں نے، مل کر، کر بلا کا معرکہ
اک علی کی لاڈلی تھی، اک علی کا لال تھا

بھائی نے چھ ماہ کے بچے کی، میت گاڑ کر
اک نئی تاریخ لکھی، کر بلا کی خاک پر
شکر کا سجدہ، جواں بیٹے کی میت پر کیا
اک علی کی لاڈلی تھی، اک علی کا لال تھا

تھی رسن بستہ بہن، لیکن جلالت الاماں
خطبہ زینب سے لرزاں تھے، زمین و آسماں
رکھ دیا تختہ پلٹ کر، جس نے ملک شام کا
اک علی کی لاڈلی تھی، اک علی کا لال تھا

بھائی خاک و خون میں غلطاں، اور زنداں میں بہن
آبروئے مصطفیٰ، اک آبروئے پیغمبر
دوڑتا تھا جسم میں دونوں کے شیر سیدہ
اک علی کی لاڈلی تھی، اک علی کا لال تھا

طشت میں بھائی کا سر، زینب بھرے دربار میں
کوئی بھی انساں نہیں تھا، لشکر کفار میں
خاک مدفن میں، اڑاتے تھے نبی دوسرا
اک علی کی لاڈلی تھی، اک علی کا لال تھا

.....☆.....☆.....

رخصت (ندیم سرور)

تیرے شہر سے جاتے ہیں، دے ہم کو دعانا
آباد کریں گے ہم، اب کرب و بلا نانا
تیرا دین ہے مشکل میں، میں کیسے رہوں گھر میں
طفلی میں کوئی وعدہ، تھا تجھ سے کیا نانا
روضے پہ تیرے آکے، ہم شمعیں جلاتے تھے
اب کون مجاور ہے، صغرا کے سوا نانا
اس طرح پرندے بھی، مسکن سے نہیں جاتے
غربت میں مجھے جیسے، اب جانا پڑا نانا
بچے ہیں بہت چھوٹے، گرمی کا زمانہ ہے
پہنچائے گا منزل پر، اب ہم کو خدا نانا
اماں کی لحد چھوٹی، روضہ بھی تیرا چھوٹا
اس وقت کلیجے پر، خنجر سا چلا نانا
زینب تیرے روضے پر، بے پردہ نہیں آئی
اب دیکھے گی سب دنیا، سر اس کا کھلا نانا
میرے ساتھ میں جاتی ہے معصوم سیکندہ بھی
پردیس میں ہووے گی، اس پر بھی جفا نانا

تلواریں لعینوں کی میرے خون کی پیاسی ہیں
 اک بار مجھے اٹھ کر، سینے سے لگا نانا
 ریحان لرزتا تھا مرقد بھی پیمبر کا
 شبیر جو کہتے تھے، میں مرنے چلا نانا
☆.....☆.....

قافلہ آل رسول (ندیم سرور)

اہل حرم کا قافلہ جب شام کو چلا
 گھیرے ہوئے اسیروں کو تھی فوج اشقیاء
 ڈوبی ہوئی تھی کرب میں اس وقت کربلا
 زینب کو دیکھا سر کھلے جبریل نے کہا

آل رسول کوچہ و بازار یا علی
 روتی تو ہوگی آپ کی تلوار یا علی

شہزادیوں کے سر پہ ردا کیں نہیں رہیں
 بچوں کے پاس بچوں کی مائیں نہیں رہیں
 خوشیاں تو کیا خوشی کی، ہوائیں نہیں رہیں
 لوٹی گئی ہے آپ کی سرکار یا علی

زہرا لحد کو چھوڑ کے یرب سے آئی ہیں
 فریاد اپنے لب پہ خدیجہ بھی لائی ہیں

مقتول کربلا میں، جو زینب کے بھائی ہیں
 مارا گیا ہے غلہ کا سردار یا علی

عباس جو حسین کے لشکر کی آس تھا
 لگتا تھا آپ ساتھ ہیں جب تک وہ پاس تھا
 نہ خوف کوئی تھا نہ، کسی کو حراس تھا
 اٹھا ہے سر سے سایہ دیوار یا علی

بازو قلم ہوئے ہیں علم ہے لہو لہو
 اصغر کے خون سے کر لیا شبیر نے وضو
 پھیلی ہوئی ہے غم کی، فضا ایسے چار سو
 جس میں ہے سانس لینا بھی دشوار یا علی

چھینی گئیں ستم سے، سیکنہ کی بالیاں
 رخسار پہ نمایاں، طمانچوں کے ہیں نشاں
 شمر لعین جو بیچی کو، دیتا ہے گھڑکیاں
 مقتل میں کانپتا ہے عملدار یا علی

اب شام کا سفر ہے نبی کی نواسیاں
 پہنے ہوئے ہیں سید سجاد بیڑیاں
 ظالم جو لے کے آئے ہیں، لاشوں کے درمیاں
 آنکھوں سے خون بہتا ہے بیمار یا علی

وہ دیکھو بازوؤں میں ہے زینب کے ریسماں
 سر ننگے جس کی ماں کو نہ، دیکھے تھا آسماں

بلوے میں سر کھلے ہے، وہ مخدومہ جہاں
کوئی نہیں ہے مونس و غمخوار یا علیؑ

بزم عزا میں سرور و ریحانِ غم کے پھول
تم نے کھلائے ایسے کہ راضی ہوئیں بتوں
روزِ حساب دیکھنا، فرمائیں گے رسولؐ
دونوں حسینؑ کے ہیں عزادار یا علیؑ

.....☆.....☆.....

ماں کا نوحہ (ندیم سرور)

شبیبہ پیمبر اکبرؐ، نوحہ کرے ماں
شاہ کا دلبر اکبرؐ، نوحہ کرے ماں

ازمان بہت تھا میں تیری شادی رچاؤں
اک روز دلہن چاند سی میں بیاہ کے لاؤں
ہر لاش پہ روتی ہے تیری کوکھ جلی ماں

زندہ تھے تمہیں دیکھ کے اب کیسے جنیں گے
سوچا تھا تیرے بیاہ کی پوشاک سبیں گے
پر تجھ کو کفن بھی نہ ملا ہائے میری جاں

روتی ہے پھوپھی جس نے تمہیں لاڈ سے پالا
تم کیا گئے رخصت ہوا اس گھر سے اجالا

اک باپِ صغیفی میں ہوا بے سرو ساماں

بیمار بہن نکلتی ہے بیٹا تیرا رستہ
پردیس میں آئے تو رہا یاد نہ وعدہ
مقتل کیا آباد مدینہ کیا ویراں
پھرتا ہے میری آنکھ میں اب تک وہی منظر
اے جانِ پدر نورِ نظر اے علیؑ اکبرؐ
ہمیشگی نبیؐ کہتے تھے تم کو شہِ ذیشان

پیاسے تھے بہت، پیاس یہ کس طرح بھجائی
اس چاند سے سینے پہ سناں ظلم کی کھائی
تم سوتے ہو ماں جاتی ہے بیٹا سوئے زنداں

اللہ نگہباں تمہارا میرے پیارے
ہم لوگ رن بستہ سوئے شام سدھارے
سوتا ہے تیرے ساتھ یہیں اصغرؑ ناداں

ریحانِ یہ کیا خوب لکھا غم کا فسانہ
زہراؑ نے تھے بخشا ہے لفظوں کا خزانہ
لے ہو گیا ہے بخشش کا تیری حشر میں ساماں

.....☆.....☆.....

ماں (ندیم سرور)

جب علی اکبر سا بیٹا شاہ کو رب نے دیا
اس عطاءے کبریا پر کربلا نے دی صدا
ماں اور علی اکبر کی ماں

اس کا ماتھا چومتی تھیں ام لیلیٰ بار بار
اس کا چہرہ دیکھ کر کہتی تھیں اے پروردگار
یہ بہار زندگی ہے یہ میرے گھر کی بہار
یہ میری پہلی تمنا یہ میرے دل کا قرار
کالی ڈوری باندھتیں ننھی کلائی میں کبھی
ننھے سینے پر کبھی کرتی تھیں دم ناد علی
کہتی تھیں مرجھائے نہ مولا میرے دل کلی
یہ دل شیر ہے یہ ہے ہماری زندگی

گھٹنوں چلنے لگا جس وقت ان کا شیر خوار
صاف کرتیں اپنے آنچل سے وہ اس کی راہ گزار
اے خدا خواستہ چھو جائے نہ بچے کے خار
چلتے چلتے جب وہ تھکتا پست پر کرتیں سوار

سب فنون حرب سکھلائے تھے عباس جری
صحن میں کرسی بچھا کر ماں بھی اکثر دیکھتی
مشق کے دوران اک دن یونہی نیزے کی انی

چھو گئی سینے سے لیلیٰ پر غشی طاری ہوئی

اک وہ دن تھا کہ جب برچھی ذرا سی چھو گئی
ام لیلیٰ کانپ اٹھیں اور غشی طاری ہوئی
ایک یہ دن ہے میدان کربلا دیکھے کوئی
ہے جگر کے پار نیزہ اور ماں ہے دیکھتی

ام لیلیٰ دل سنبھالو عرش سے آئی صدا
برچیوں کی سمت جاتا ہے تمہارا مہہ تھا
یوں کرو رخصت کہ جیسے ہو سماں بارات کا
خاک میں مل جائے گی لیلیٰ شبیہ مصطفیٰ

کیا خبر تھی ام لیلیٰ کو یہ دن بھی آئے گا
بیاہ کا ارمان دل کا دل میں ہی رہ جائے گا
لاش قاسم کی طرح ٹکڑوں میں دل بٹ جائے گا
نوجوان کی لاش پہ سہرا سجایا جائے گا

کس طرح ریحان ہو اس گفتگو کا اب بیاں
عورتیں جب شام کی کہتی تھیں لے کر بچیاں
جس جواں کا نوک نیزہ پر ہوا ہے سرعیاں
اس جواں سے پہلے یارب مرگئی ہو اس کی ماں

آؤ اکبر! سہرا باندھو

(ندیم سرور)

سند لا کے بچھاؤ، کوئی آنچل سر پر چھاؤ
باجل سرمہ لاؤ، کوئی مہندی رنگ رچاؤ

سدا آباد رہے، دل ماں بہنوں کا شاد رہے
بجگ یہ اولاد رہے، میرے من کی پوری ملد رہے
ناد علی دہراؤ، پوشاک شاہانی لاؤ
آؤ اکبر! سہرا باندھو

بادر اماں زہرا کی کوئی گپڑی لاؤ نانا کی
س آؤ اکبر! کی اکبر کے لگاؤ اب مہندی
کی بیج سجاؤ، یہ پام و در مہکاؤ
آؤ اکبر! سہرا باندھو

کو آب کوثر سے دھلوا کے بوذر و قنبر سے
کاتا تب سر سے، جب ابر نجف سے آبر سے
کا پرچم لاؤ، سائے میں اس کو بٹھاؤ
آؤ اکبر! سہرا باندھو

غزا کو پیغام یہ دو، اکبر کی بہن تم شاد رہو
سکت ہو تو آؤ، اور نیک تم اپنا لے جاؤ
لے گلے لگ جاؤ، گھونگھٹ دہن کا اٹھاؤ
آؤ اکبر! سہرا باندھو

کہتی ہے سیکنہ خوش ہو کر، دولہا جو بنے بھیا اکبر
میں نیگ میں مانگو گی گوہر، سر رکھ کے ان کے سینے پر
حق میرا مجھے دلوادو، مجھے بندے نئے پہناؤ
آؤ اکبر! سہرا باندھو

ناگاہ یہ دی ہاتف نے صدا، لے ظلم ہوا ام لیلی
سینے میں لگا اس کے نیزہ، ارمان تھا جس کی شادی کا
اکبر کو کفن پہناؤ، زخموں سے خاک چھڑاؤ
آؤ اکبر! سہرا باندھو

برجھی ہے کلیجے میں ٹوٹی، ہاتھوں میں لگی خون کی مہندی
سوٹکڑے ہوئی سہرے کی لڑی، سوڑ یہ قیامت کی ہے گھڑی
زینب کو ہوش میں لاؤ، لو فرش عزا کا بچھاؤ
آؤ اکبر! سہرا باندھو

دو قاصد صفرا کو یہ خبر، صفرا کو بتائے وہ جا کر
اکبر تو گئے سوئے کوثر، کیا تکتی ہے صفرا راہ گزر
مت ان سے آس لگاؤ، اب فاتحہ ان کی دلاؤ
آؤ اکبر! سہرا باندھو

ریحان تجھے اکبر کی قسم، مت روک ابھی تو اپنا قلم
وہ بات تجھے کرتا ہے رقم، غم اہل عزا کا جس سے ہو کم
اکبر کا سہرا سناؤ، خود ترپو اور ترپاؤ۔
آؤ اکبر! سہرا باندھو

سحرِ غم

(حسن صادق)

کہتی ہے سحر، غم کی، اکبرؑ تو کہاں ہے
سجدے بھی ہیں افسردہ، بیتاب اذال ہے

شادی کا تیری وقت ہے، یا وقت شہادت
سہرا ہے دعاؤں کا، اور ماں کی زباں ہے

کس طرح تیرا سینہ، سہرے کی لڑی چوے
افسوس تیرے سینے میں، پیوست سناں ہے

اسلام کے دامن میں اور اس کے سوا کیا ہے
اک سجدہ ہے، اک ضربت اور ایک اذال ہے

ہے پیاس کے عالم میں اکبرؑ کو اجل آئی
اور سامنے آنکھوں کے دریا بھی رواں ہے

جاتے ہیں علی اکبرؑ مرنے کے لیے رن میں
زینب کے لیے کتنا چُر درد سماں ہے

ریحان یہ کہتی تھی مادر علی اکبرؑ کی
کیا ڈر ہے لعینوں کا میرا لال جواں ہے

نورِ نظر

آغوش میں لیلیٰ کی جو یہ نورِ نظر ہے
تصویرِ نبوت ہے امامت کا جگر ہے

کیا چاند سا چہرے ستارا سی آنکھیں
قرآن سا سینہ ہے رُعل جیسی ہیں باہیں
شہید کے سجدوں کی ریاضت کا شہر ہے

واللیل کی تعبیر سے سنورے ہوئے گیسو
واشمس کے سانچے میں بنائے گئے ابرو
والنجم کی مانند یہ ایک تازہ سحر ہے

پلکیں ہیں کہ جنت کے درپہوں پہ ہے چلمن
ماٹھا ہے کہ حوراں جاناں کے لیے درپن
یہ آئینہ ایسا ہے کہ خوش آئینہ گر ہے

پیروں کو جو دیکھیں تو وہ کوثر سے دھلے ہیں
لب ہائے مبارک ہیں کہ دو پھول کھلے ہیں
اکبرؑ کا یہ پیکر ہے کہ ایماں کا شجر ہے

قرآن سمیٹے ہوئے معصوم زباں ہے
بچپن میں ہی حیدرہ کی جلالت جو عیاں ہے
تھرایا ہوا عرش پہ جبریل کا پر ہے

بچپن کا بیاں ہو چکا اب ذکرِ جوانی
وہ حسن کہ یوسفؑ کا جگر ہوتا ہے پانی
ماں کہتی ہے اس کو تو نظر لگنے کا ڈر ہے

انوکھی داستان

(ندیم سرور)

داستان ہے انوکھی یہ تاریخ کی
اک بہن اک چھپتی اور اک بھائی
داستان غم کی یہ جب بھی ہم نے سنی
دل سے آواز بس یہ ہی ابھری
ہائے عباس زینب، سکیڈ
تم کو روتے ہیں اہل مدینہ

○
نہر پر وہ جڑی جس کے بازو کٹے
ہاتھ رسی میں باندھے گئے ایک کے
حال کیسے سکیڈ کا لکھوں
جس سے چھوٹا ہے بابا کا سینہ

○
ایک بچی جو بابا کی تھی لاڈلی
تین دن دشت غربت میں پیاسی رہی
بالیاں اس کی چھینی لعین نے
دل میں ظالم کے تھا کتنا کینہ

○
اک بہن جس کے بیٹے فدا ہو گئے
دل کے ٹکڑے تھے لیکن جدا ہو گئے
جاں ماموں پہ دی سب سے پہلے
سرخرو یوں ہوئی ایک بہنا

چلتے ہیں تو جھکتا ہے فلک قدموں میں ان کے
رکتے ہیں تو رک جاتے ہیں بہتے ہوئے جھرنے
یہ نیزے تاباں ہے یہی رشک قمر ہے

آئی شب عاشور قیامت کا سماں ہے
لے تاب ہے اکبرؑ کی پھوپھی غم زدہ ماں ہے
پھیلی ہوئی جنگل میں شہادت کی خبر ہے

ماں کہتی ہے اے لال تیرے بال سنواروں
اٹھارہ برس پالنے والی کو بلاوں
تو باندھے ہوئے گس لیے مرنے پہ کمر ہے

جس لعل کی شادی کے رہیں آنکھوں میں سپنے
مرنے کے لیے بھیج دے فرزند کو اپنے
دنیا میں بھلا کونسی ماں کا یہ جگر ہے

سورج ہے سوا نیزے پہ تیرے ہیں چمکتے
دم کردوں ذرا ناد علیٰ سینے پہ تیرے
یہ موت کی وادی ہے جہاں تیرا سفر ہے

ماں اور پھوپھی ہاتھوں کو ملتی رہیں بن میں
آئے نہیں پھر لوٹ کے ایسے گئے رن میں
برچھی لگی سینے میں تو برچھی میں جگر ہے

ریحان جگر پھٹتا ہے لیلیٰ کی فغاں سے
جب کہتی ہے اکبرؑ سا پس لاؤں کہاں سے
اکبرؑ کے بنا اجڑا ہوا لیلیٰ کا گھر ہے

○
 وہ جو سقائے اہل حرم تھا سنو
 جس کے کاندھوں پہ دیں کا علم تھا سنو
 جس کو پیاسی سکیئہ کا غم تھا
 جس نے اعدا سے دریا کو چھینا

○
 ثانی زہراً جس کا لقب تھا وہی
 بھائی جس کا تھا عباس جیسا وہی
 باپ جس کا شہ لافقی تھا
 آنی بازار میں سر برہنہ

○
 جس کے کانوں سے چھینی گئیں بالیاں
 جس نے کھائے طمانچے سپہیں گھڑکیاں
 اس کے غم کا بیاں کس طرح ہو
 غم سے پھٹ جائے گا میرا سینہ

○
 جس کے مرنے سے شہ کی کمر جھک گئی
 جب سنا اس جری کو قضا آگئی
 آس پانی کی بچوں نے چھوڑی
 غش ہوئی ہائے بالی سکیئہ

○
 روک اپنا قلم اے ریحانِ عظمیٰ
 دل تڑپنے لگا آنکھ رونے لگی
 تیرے نوتے سے اہل عزا کا
 ہو گیا غم سے لبریز سینہ

آدیکھ میرے غازی، اونچا ہے علم تیرا

(ندیم سرور)

دل سینے میں جب تک ہے، بھولے گا نہ غم تیرا
 آدیکھ میرے غازی، اونچا ہے علم تیرا

زینب کی دعا بن کر، اک وقت وہ آئے گا
 ہر گھر پہ سجا ہوگا، عباس علم تیرا

..... دل سینے میں جب تک ہے

آجاتی ہیں زہراً بھی، زینب بھی زیارت کو
 جب آٹھ محرم کو، اٹھتا ہے علم تیرا

..... دل سینے میں جب تک ہے

تابوت جب اٹھتا ہے، شبیر کا اے غازی
 تابوت کے آگے، بھی چلتا ہے علم تیرا

..... دل سینے میں جب تک ہے

وہ کون سے صدمے تھے، شہ ٹوٹ گئے جس سے
 اک درد تھا زینب کا، اور دوسرا غم تیرا

..... دل سینے میں جب تک ہے

پرچم کا پھریرا تھا، یا آس تھی زینب کی

زینبؓ کے کلیجے سے، غم کیسے ہو کم تیرا
دل سینے میں جب تک ہے
بازار میں زنداں میں، دربار میں ہر لمحہ
زینبؓ کی تو سانسوں پہ تھا، نام رقم تیرا
دل سینے میں جب تک ہے

جب بہہ گیا سب پانی، تب سانس تیری ٹوٹی
تھا سینے کے اندر، یا مشکیزے میں دم تیرا
دل سینے میں جب تک ہے

آواز تیری سرور، شبیرؓ سے وابستہ
عباسؓ سے وابستہ، ریحان قلم تیرا
☆.....☆.....

پرچم عباسؓ (ندیم سرور)

ہاں یہی پرچم حسینؓ فوج کا بن کر نشاں
جس گھڑی پہنچا تھا فوج اشقیاء کے درمیاں
ہر طرف سے آرہی تھی بس صدائے الاماں
نعرہ عباسؓ تھا اور تھی فرشتوں کی زباں
○

اس علم کے ساتھ ہے چھوٹا سا مشکیزہ بندھا
بازوئے عباسؓ پر جیسے ہو تعویذِ وفا

نہ علم اس سے جدا ہے نہ علم سے یہ جدا
اس علم پہ سایہ آگن ہے دعائے سیدہ
○

تھا یہی پرچم علیؓ کے ہاتھ میں ہر جنگ میں
کر بلا پہنچا دعائے سیدہ کے رنگ میں
ہاں اسی پرچم کو گاڑا تھا علیؓ نے سنگ میں
دوڑتا ہے خون اس کو دیکھ کر انگ انگ میں
○

ہاں اسی پرچم سے آیا کر بلا میں انقلاب
لے کے اس کو جب گیا دریا پہ ابن بوتراہ
چوم لی موجوں نے بڑھ کر اسپ غازی کی رکاب
اس کے پنچے کی چمک سے روشنی لے آفتاب
○

جب تک اونچا رہا کر بل میں غازی کا علم
آسکے نہ خیمہ سرور میں اعدا کے قدم
یہ علم ٹھنڈا ہوا رونے لگے شاہ ام
رو کے کہتے تھے یہی تھا میرے لشکر کا بھرم
○

یہ علم ڈھارس تھا زینبؓ اور سکیٹہ کے لیے
دھوپ میں اک چھاؤں تھا یہ شاہ والا کے لیے
اس کا گرنا موت سے بڑھ کر تھا آقا کے لیے
موت کا پیغام یہ پرچم تھا اعدا کے لیے
○

آج ہر گھر پر علم ہے میرے غازی کا سجا
حضرت زینبؓ کی پوری ہوگی آخر دعا

مرحبا عباسؑ غازی، مرحبا صد مرحبا
آسمان تو جھک گیا تیرا علم اونچا رہا

اس علم کی شان تو اس روز دیکھے گا جہاں
آئے گا جس روز اس پرچم کا وارث بارہواں
کفر کی بستی پہ ٹوٹیں گی ہزاروں بجلیاں
مومنوں کے سر پہ ہوگا اس علم کا سائبان

یہ علم اب تک حسینی فوج کی ہے یادگار
حشر تک قائم رہے گا اعتبار و اختیار
دیکھیں گے ریحان اس پرچم کی سب اس دن بہار
اس کو لے کر آئیں گے جب مہدی عالی وقار

اک روز یہ منظر بدلے گا
جس دن یہ مسلمان سنبھلے گا

یہ مٹی سونا اگلے گی، یہ چرخ گہر برسائے گا
ہر ایک نظام ظلم و ستم، خود ظالم کو رلوائے گا
غازی کا علم لہراتا ہوا، جب مہدیؑ آخر آئے گا
میراث شہادت ہے جسکی، وہ مولا اسے مل جائیگا
اس روز سے ساری دنیا میں غازی کا علم لہرائے گا
سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا جب آنے والا آئیگا
پرچم عباس کا

غازی کا نوحہ (حسن صادق)

صورت شیر خدا جاہ و چشم کس کا ہے
اب دریا ذرا دیکھو یہ علم کس کا ہے

علقہ مٹ نہیں سکتا تیرے سینے سے کبھی
تجھ کو معلوم نہیں نقش قدم کس کا ہے

لکھ رہا ہے جو قلم ہو کے وفاؤں کی کتاب
کربلا دیکھ تو یہ ہاتھ قلم کس کا ہے

جب کھلے باب حوائج کے معنی مجھ پر
تب میں سمجھا ہوں کہ مجھ پر یہ کرم کس کا ہے

کوئی بھی جھوٹی قسم کھا نہیں سکتا جس کی
میرے غازی کے علاوہ یہ بھرم کس کا ہے

نہر پہ لاشہ عباسؑ تڑپتا کیوں ہے
نام ہونٹوں پہ سیکنہ لب دم کس کا ہے

وہ فرشتے ہوں کہ انسان سب ہی شامل ہیں
ایسا دنیا میں بتاؤ ذرا غم کس کا ہے

نوحہ غازیؑ کا ہے آواز حسن صادق کی
اور ریحان کے ہاتھوں میں قلم کس کا ہے

بانو تیرا مہ لقا چھوڑ کے جھولا چلا

بانو تیرا مہ لقا چھوڑ کے جھولا چلا
چیمین نہ پائے گی تو اشک بہائی گی تو
ہے تیرے معصوم کا تیر کی زد پر گلا
بانو تیرا مہ لقا چھوڑ کے جھولا چلا

لوریاں دے لے لے اسے گود میں لے لے اسے
اصغر بے شبیر کا وقت اجل آ گیا
بانو تیرا مہ لقا چھوڑ کے جھولا چلا

جاتا ہے میدان میں موت کے طوفان میں
خیر سے لوٹ آئے یہ مانگ یہی اک دعا
بانو تیرا مہ لقا چھوڑ کے جھولا چلا

دھوپ ہے سر پر کڑی در پہ اجل ہے کھڑی
ڈال دے معصوم پر بانوئے بے کس ردا
بانو تیرا مہ لقا چھوڑ کے جھولا چلا

اب نہ وہ گھر آئے گا سوئے جناں جائے گا
سوئے گا مقتل میں وہ نکلتی ہے جھولے کو کیا
بانو تیرا مہ لقا چھوڑ کے جھولا چلا

گرم ہوا گرم خاک بن ہے بہت خوفناک
جوڑ کے چلتے ہیں تیر بیٹھا ہے واں خُر ملا

بانو تیرا مہ لقا چھوڑ کے جھولا چلا

تیر جو کھائے گا وہ خون میں نہائے گا وہ
پیاسا ہی مر جائے گا لال تیرا بے خطا
بانو تیرا مہ لقا چھوڑ کے جھولا چلا

وقت وہ آ ہی گیا تیر ستم کا چلا
ہاتھوں پہ شبیر کے چمد گیا اس کا گلا
بانو تیرا مہ لقا چھوڑ کے جھولا چلا

سو گیا بے شبیر جب شاہ نے غم کے سبب
اصغر معصوم کا چہرے پہ خون تھا ملا
بانو تیرا مہ لقا چھوڑ کے جھولا چلا

غم کی چلیں آندھیاں روئے زمین آسماں
اصغر بے شیر کو روئے گی کربلا
بانو تیرا مہ لقا چھوڑ کے جھولا چلا

منہی لحد کھود کر بولے شہ زجر و بر
تیرے حوالے خدا آخری ہدیہ میرا
بانو تیرا مہ لقا چھوڑ کے جھولا چلا

بیٹے ریحان سر پھٹتا ہے غم سے جگر
لشکر شبیر کا ہو گیا اب خاتمہ
بانو تیرا مہ لقا چھوڑ کے جھولا چلا

اصغر کی ماں

رو کے کہتی تھی علی اصغر کی ماں
ڈھونڈنے جاؤں تجھے اصغر کہاں

میری گودی اپنا جھولا چھوڑ کر
دشتِ خونی میں پدر کے ہاتھ پر
یوں گئے ملتا نہیں کوئی نشان

دم اکھڑتا ہے میرا اب آ بھی جا
ٹوٹتا ہے سانس کا اب سلسلہ
حال دل اپنا کروں کس سے بیاں

یہ دردے یہ ستم گریہ لعین
جن کے سینوں میں ہے پتھر دل نہیں
یہ تجھے پانی نہ دیں گے میری جاں

تیرے خون کی بو فضا میں ہے بسی
پڑھ رہی ہوں دم بہ دم ناد علی
سن رہی ہوں موت کی کچھ ہچکیاں

اے میرے تشنہ دهن نورِ نظر
کلڑے کلڑے ہو گیا ماں کا جگر
راہ تکتے تھک گئی ہیں پتلیاں

چاند سی صورت کہاں پر کھو گئی
لوٹ آ گھر رات اب تو ہو گئی
آگئی غم سے لبوں پر میرے جاں

دیر کیوں اتنی لگی لخت جگر
زندگی کردی میری کیوں مختصر
قبر سا لگنے لگا مجھ کو مکاں

جانتی ہوں پیاس سے بے حال تھے
مضطرب دو دن سے میرے لال تھے
خشک تھی تشنہ دہانی سے زباں

پی لیا ہو آپ نے پانی اگر
آ کے چپکے سے ہماری آنکھ پر
رکھ دو اپنی ننھی ننھی انگلیاں

کون بانو سے کہے ریحان اب
ہو گیا کرب و بلا میں یہ غضب
مہ لقا تیرا گیا سوئے جناں

لوریاں کس کو دوں میرے اصغرؑ لوری

رو کے مادر، یہ رہن میں پکاری
لوریاں کس کو دوں، میرے اصغرؑ
تیرے جھولے پہ، ماں جائے واری
لوریاں کس کو دوں، میرے اصغرؑ

مل گیا ہو، تمہیں بن میں پانی
مانی بی بی کی، میں نے کہانی
شکل دیکھوں، میں پھر سے تمہاری
لوریاں کس کو دوں، میرے اصغرؑ

دھوپ میداں میں، بیٹا کڑی ہے
گود پھیلانے، مادر کھڑی ہے
آؤ گودی میں، آؤ میری
لوریاں کس کو دوں، میرے اصغرؑ

دل بھی ویراں ہے، جھولے کی صورت
ایک اک پل ہے، مجھ پہ قیامت
ختم ہوتی نہیں، بے قراری
لوریاں کس کو دوں، میرے اصغرؑ

شام آئی، تو شام غریباں
ساتھ لائی، پچھڑنے کا ساماں
قید ہونے کو ہے، دکھ کی ماری
لوریاں کس کو دوں، میرے اصغرؑ

آؤ اے لال، اب گھر میں آؤ
ماں کو اپنی، نہ اتنا رلاؤ
سوئے زنداں، چلی ہے سواری
لوریاں کس کو دوں، میرے اصغرؑ

کیسے نیند آئے گی، تم کو یں میں
ہے اندھیرا بہت، دیکھو رن میں
تم نے اک شب، نہ باہر گزاری
لوریاں کس کو دوں، میرے اصغرؑ

تیری فرقت میں، پھٹتا ہے سینہ
ساتھ روتی ہے، میرے سیکینہ
خوں سے آنکھوں سے، دونوں کے جاری
لوریاں کس کو دوں، میرے اصغرؑ

اصغر کا جنازہ

(ندیم سرور)

اے مومنو جب خون میں ڈوبا ہوا آیا۔ اصغر کا جنازہ
شبیّر نے ایک ماں سے اے کیسے چھپایا۔ اصغر کا جنازہ

ہاتھوں پہ جنازہ علی اصغر کا اٹھا کر
رخ سوئے فلک کر کے صدا دیتے تھے سرور
اللہ یہی ہدیہ آخر ہے ہمارا
اصغر کا جنازہ.....

چہرے پہ میرے خون ہے میرے غنچہ دہن کا
مُر جھایا ہے یہ پھول محمد کے چمن کا
اے نانا تیرے دین پہ کرتا ہوں میں صدقہ
اصغر کا جنازہ.....

اسلام کی سوکھی ہوئی شریانوں کی خاطر
چھ ماہ کے بچے کا لہو کر دیا حاضر
اسلام کو اب حشر تلک کر گیا زندہ
اصغر کا جنازہ.....

سنگ دل تھے لعین بچے پہ کچھ رحم نہ کھایا
پانی کے طلب کرنے پہ خوں اس کا بہایا

اک باپ نے بکھرے ہوئے ارماں سے اٹھایا
اصغر کا جنازہ.....

جب رات کو ماں اپنے تصور کو جگاتی
آواز اسے جھولے کی نوحہ یہ سناتی
کیا بھول گئی ہاتھوں پہ سرور کے جو دیکھا
اصغر کا جنازہ.....

ماں کہتی تھی اے گود کے پالے علی اصغر
تھی آرزو دیکھوں گی میں سہرا تیرے سر پر
کیوں وقت نے مجھ کو کھ جلی کو ہے دکھایا
اصغر کا جنازہ.....

یاد آگیا زنداں میں جو بھیا کا ہنمنا
سجاد سے تب کہنے لگی بالی سکینہ
کیا کھا کے ترس دھوپ سے لوگوں نے اٹھایا
اصغر کا جنازہ.....

ریحان شہہ دیں نے ہر اک لاش اٹھائی
اکبر سا جواں ان میں تھا عباس سا بھائی
بیٹے سے ید اللہ کے مگر اٹھ نہیں پایا
اصغر کا جنازہ.....

ہائے معصوم پسر

ماں یہ کہتی تھی میرے نورِ نظر ہائے معصوم پسر
ہوگئی شام نہ کیوں آئے گھر ہائے معصوم پسر

ہوگئی شام چلو گھر آؤ
آ کے گودی میں میری سو جاؤ

پانی مہنگا ہے لہو سستا ہے
ابر تیروں کا وہاں چھایا ہے
تیر آئے نہ وہاں تو ہے جدھر
ہائے معصوم پسر

گھر سے باہر نہیں نکلے تھے کبھی
گھنٹیوں چلتے تھے اے لال ابھی
جاننا تو نہیں آداب سفر
ہائے معصوم پسر

یہ بدن پھول سا یہ دھوپ کڑی
جان مادر ہے مصیبت میں پڑی
کیسے سایہ کروں آکر سر پر
ہائے معصوم پسر

سنتی ہوں تیر لگا گردن پر
کیا غضب ہو گیا میرے اصغر
یا خدا جھوٹ پہ مبنی ہو خبر

معصوم بچہ

ماں اصغر کی لوریاں دینے کو کسے ڈھونڈے
ایک بچہ تھا جو مارا گیا ہے تیروں سے

گود بھی ہوگئی خالی
ہائے پردیس میں اس کی
گھر بھی ویراں ہوا ہے
بے کسی آئی یہ کیسی
خاک میں مل گئے ارماں سبھی دکھیا کے

چھپ گیا اک ستارا مر گیا ہنسلیوں والا
دیکھ کر سوکھے لبوں کو
رویہ دریا کا کنارہ
لعل کو اپنے بھلائے گی بھلا ماں کیسے

خرملا نے رحم نہ کھایا
خون اصغر کا بہایا
تشنہ لب غنچہ دہن کو
پانی تیروں سے پلایا
خرملا مظلم یہ ڈھایا ہے انوکھا تو نے

ہائے معصوم پسر
جھولا ویران ہے گودی خالی ہے
اب تو پتھرانے لگیں آنکھیں بھی
یاد میں تیری مسلکتا ہے جگر
ہائے معصوم پسر

نیند آئے گی اندھیرے میں کہاں
ماں کی آغوش نہیں ہوگی وہاں
ایسے جنگل میں درندوں کا ہے ڈر
ہائے معصوم پسر

پھول سا جسم ہے اور گرم زمین
دور تک دشت میں سایہ بھی نہیں
دھوپ ایسی ہے کہ جل جائیں شجر
ہائے معصوم پسر

آ تیرے بال سنواروں بیٹا
کب تلک دیکھوں یہ خالی جھولا
ڈھونڈتی ہے تجھے ہر سمت نظر
ہائے معصوم پسر

جب سے ریحان لکھا یہ نوحہ
ہے رواں آنکھوں سے خوں کا دریا
خوں نشاں میں ہوں قلم نوحہ گر
ہائے معصوم پسر

ماں کا نوحہ (حسن صادق)

میں جھولا جھلاؤں میں تجھے جھولا جھلاؤں
میں خواب میں اصغر تجھے لوری بھی سناؤں

لوٹ آؤ سفر سے کہ بڑی دیر ہوئی اب
بیتاب ہوں کب سے تجھے سینے سے لگاؤں

کوئی مجھے بتلاتا نہیں تیری نشانی
برسات میں تیروں کی، کہاں ڈھونے جاؤں

سوچا تھا تیری سالگرہ گھر میں کروں گی
تقدیر یہ کہتی ہے تیرا سوگ مناؤں

بابا سے تیرے، تیرا جنازہ نہ اٹھے گا
کس طرح سے عباس کو دیا سے بلاؤں

یہ خون بھرا کرتا یہ مٹی میں اٹے بال
سینے میں چھپاؤں کہ میں آنکھوں سے لگاؤں

اس طرح کوئی روٹھ کے ماں سے نہیں جاتا
تو خود ہی بتادے میں تجھے کیسے مناؤں

ریحان کے نوحے پہ صدا بانو کی آئی
میں آنکھوں سے اشکوں کے سمندر کو بہاؤں

نوحہ

(ناصر حسین زیدی)

ماں جھولا جھلاتی ہے اصغر کو خیالوں میں
اور لوریاں دیتی ہے اس لعل کو خوابوں میں

اے لعل تجھے کھو کر مجھے نیند نہیں آتی
اب غم کے سوا بیٹا کچھ بھی تو نہیں باقی
ہے رات کا اندھیرا تجھ بن تو اجالوں میں

میں پانی پلا دوں گی تو لوٹ کے گھر آ جا
دیکھوں گی کہاں تک میں اے لعل تیرا رستہ
اصغر میں سلاؤں گی لے کر تجھے باہوں میں

جنگل ہے بیاباں ہے اور دھوپ کڑی بیٹا
ایسے میں تمہیں گھر سے جانے کی پڑی بیٹا
بیٹھوں گی نہیں میں بھی تیرے بنا چھاؤں میں

آ بدلوں تیرا کرتا منہ تیرا دھلاؤں میں
دادا کی شجاعت کی پلتیں بھی سناؤں میں
ذانوں پہ لٹا کر میں سگھی کروں بالوں میں

آ تجھ کو بلاتی ہے معصوم سیکینہ بھی
دامن کو میرے پکڑے دروازے کو ہے بگتی
ہیں اشک تیری خاطر آنکھوں کے پیالوں میں

میدان میں اے بیٹا برسات ہے تیروں کی
لشکر میں لعینوں کے انسان نہیں کوئی
سب تیر ہیں زہریلے اعدا کی کمانوں میں

مرجاؤں گی اے بیٹا جھولا جو رہا خالی
مقتل میں گیا ہے تو اللہ تیرا والی
سانسوں میں سامیری چھپ جا میری آنکھوں میں

جس نے بھی سنا رویا ماتم بھی کیا پیہم
سب اہل عزا بولے کیونکر نہ کریں ماتم
اشکوں کا سمندر ہے ریحان کے نوحوں میں

☆.....☆.....

دعا فاطمہ صغراً

کرتی تھی دعا شام و سحر فاطمہ صغراً
سب خیر سے ہیں پائے خیر فاطمہ صغراً

جب سے گئے بابا نے مجھے خط نہیں لکھا
حیران ہوں کیوں بھول گئے وعدے کو بھیا
دھلائے کسے زخم جگر فاطمہ صغراً

اصغر کی خبر آئی نہ اکبر کی خبر ہے
کنبے کا میرے کیسا قیامت کا سفر ہے
کرتی ہے نفاں پیٹ کے سر فاطمہ صغراً

بیمار ہوں اب کوئی دوا بھی نہیں دیتا
لگتا ہے مجھے بیمار نہیں کرتے تھے بابا
اس غم میں نہ کرجائے سفر فاطمہ صغراً

ویران مدینہ ہوا ویراں میرا گھر ہے
تہائی میں بیمار کو مرجانے کا ڈر ہے
اب نکلتی ہے بس راہ گزر فاطمہ صغراً

اماں نے کیا یاد نہ بابا نے خبر لی
لگتا ہے کہ ناراض ہوئیں مجھ سے پھوپھی بھی
اس حال میں اب جائے کدھر فاطمہ صغراً

شعبان بھی رمضان بھی اور عید بھی گزری
آئی نہیں گھر میں میرے آہٹ بھی خوشی کی
ٹکراتی ہے دیوار سے سر فاطمہ صغراً

عباسؑ چچا میری خبر کیوں نہیں لیتے
لکھ کر مجھے دو حرف دلاسا نہیں دیتے
کیونکہ نہ رہے دیدہ تر فاطمہ صغراً

اصغرؑ کی جدائی میں جگر چاک ہے میرا
لوٹ آؤ تمہیں واسطہ اصغرؑ کا ہے بابا
اصغرؑ کی اتارے گی نظر فاطمہ صغراً

بیمار سے منہ پھیر کے جاتا نہیں کوئی

بچی کو کوئی اپنی رلاتا نہیں کوئی
روتی ہے مگر شام و سحر فاطمہ صغراً

ریحان کوئی فاطمہ صغراً کو خبر دے
عباسؑ کی اکبرؑ کی وہ اب راہ نے دیکھے
لوٹا گیا پردیس میں گھر فاطمہ صغراً
.....☆.....☆.....

مظلوم بچی

ہائے وہ شام کا زنداں، ایک بچی ہے پریشاں
ہائے وہ شام کا زنداں

بابا بابا کی صدا، پیاسے لبوں پر جس کے
کان سے تازہ لبو، بہتا ہے رخساروں سے
کتنی ہے بے سروساماں

سر کو ٹکراتی ہے، زنداں کی دیواروں سے
دل بھی زخمی ہے، غم ورنج کی تلواروں سے
کہتی ہے آؤ چچا جان

کہتی تھی اب تو، مدد کرنے کو آؤ بابا
دیکھے دیکھے صد چاک، جگر ہے میرا
چند لہجوں کی ہے مہمان

وعدہ کرتی ہوں کہ، پانی نہیں مانگوں گی میں
واسطہ دیتی ہوں، زنداں میں اصغر کا تمہیں
کردو جینا میرا آسان

قید تاریک سے اب، مجھ کو نکالو بابا
خاک پہ سوتی ہوں، سینے پہ سلا لو بابا
ہوگا مجھ پر بڑا احسان

ایسا لگتا ہے، کہ زنداں میں مر جاؤں گی
آپ کی یاد میں، دنیا سے گزر جاؤں گی
دل میں رہ جائیں گے ارمان

آپ کہتے تھے کہ، میرے بعد نہ رونا بیٹی
آج سے گود میں، اماں ہی کی سونا بیٹی
یاد ہے آپ کا فرمان

میرے جینے کا سہارا، میرے بابا پیارے
کیوں نہیں لوٹ کے، میدان سے تم گھر آئے
تم پہ ہو جاں میری قربان

مرگئی قید میں، رو رو کے وہ غم کی ماری
قید میں بانوئے یکس پہ ہے، سکتہ طاری
تم بھی رو کے کہو ریحان

لوٹ آؤ چچا

(ندیم سرور)

بُجھ گئی پیاس چچا! لوٹ کے گھر میں آؤ
پوری کردو یہ دعا! لوٹ کے گھر میں آؤ
جانتی ہوں کہ کٹے آپ کے بازو رن میں
آپ کے بعد بچا کیا ہے؟ میرے دامن میں
کچھ نہیں کرتی رگھ لوٹ کے گھر میں آؤ
بُجھ گئی پیاس چچا! لوٹ کے گھر میں آؤ

ہوتے جاتے ہیں بہت شام کے گہرے
سائے

کوئی بھی گھر میں نہیں کون مجھے بہلائے
تم کو دیتی ہوں صدا لوٹ کے گھر میں آؤ
بُجھ گئی پیاس چچا! لوٹ کے گھر میں آؤ

مجھ کو معلوم نہ تھا دور وطن سے آ کر
آپ سو جائیں گے دریا پہ علم لہرا کر
لو چچا دن بھی ڈھلا لوٹ کے گھر میں آؤ
بُجھ گئی پیاس چچا! لوٹ کے گھر میں آؤ

اے چچا دیکھئے چھنتی ہے پھوپھی کی چادر
بھائی سجاد کا کھینچا ہے لعین نے بستر
کیا نہیں تم کو پتہ لوٹ کے گھر میں آؤ
بُجھ گئی پیاس چچا! لوٹ کے گھر میں آؤ

ماں یہ کہتی ہیں کہ ہم قید بھی ہوں گے عموں
چھن گئیں بالیاں کھائے ہیں تمانچے عموں
دیکھو دامن بھی جلا لوٹ کے گھر میں آؤ
بُجھ گئی پیاس چچا! لوٹ کے گھر میں آؤ

ننھے جھولے میں کبھی گود میں مادر کی کبھی
دیکھتی ہوں کہ مہک پاؤں کہیں اصغر کی
ساتھ اصغر کے چچا لوٹ کے گھر میں آؤ
بُجھ گئی پیاس چچا! لوٹ کے گھر میں آؤ

رو کے زینب نے کہا بالی سکینہ میری
بے چچا اور بے پدر ہونا ہے قسمت تیری
کس کو دیتی ہے صدا لوٹ کے گھر میں آؤ
بُجھ گئی پیاس چچا! لوٹ کے گھر میں آؤ

شام سے آج بھی زائر جو کوئی آتا ہے
ساتھ ریحان وہ پیغام بھی لاتا ہے
میں ہوں زنداں میں چچا لوٹ کے گھر میں آؤ

میرے بابا (ندیم سرور)

سنو کہ لکھتا ہوں میں، دردناک وہ منظر
تھے اک رن میں، گلے بارہ اور برہنہ سر
جب آئے شام کے دربار میں دریدہ جگر
پڑی سکینہ پہ ناگاہ اس شقی کی نظر
یزیدہ نام تھا جس کا، سجائے تھا دربار
لئے تھا گود میں دختر کو، اپنی وہ مکار

وہ اپنی بچی کے بالوں میں، ہاتھ پھیرتا تھا
لگا کے سینے سے بچی کو، پیار سے دیکھا
لہک کے بالی سکینہ سے، وہ شقی بولا
تجھے بھی بابا تیرا ایسے، پیار کرتا تھا
کہا سکینہ نے میں شاہ دیں، کی پیاری ہوں
تباہ حال ہوں اس دم، دکھوں کی ماری ہوں

تو میرے بابا کا، گندی زبان سے نام نہ لے
غرور اتنا نہ کر، باندھ کر رن میں ہمیں
میں کتنی پیاری تھی، بابا کی کیا بتاؤں تجھے؟
میں بھول سکتی نہیں، اپنے بابا کو مر کے
میں جب بھی روتی تھی، بابا مجھے مناتا تھا
بنا کے ہاتھوں کو، جھولا مجھے جھلاتا تھا

ہاں تھا میرا بابا، میرے لیے زندہ
میں سینے پہ سوتی تھی، تسکین سی ہوتی تھی

واحسینا

دروازہ خیمہ پہ لیے ہاتھ میں کوزہ
عباس کا شہیر کا وہ لپکتی تھی رستہ
بہلاتی تھی دل اپنا وہ دے دے کے دلا سے
اب شام ہوئی پانی لیے آئیں گے چچا
پھر خود ہی وہ کہنے لگی گھبرا کے پھوپھی سے
دریا سے ابھی تک میرے بابا نہیں آئے

گہرے ہوئے عاشور کو جب شام کے سائے
کہتی تھی سکیئہ کوئی یہ مجھ کو بتائے

دن ڈوب گیا۔ واحسینا

پانی نہ ملا۔ واحسینا

سوکھا ہے گلا۔ واحسینا

سن کر یہ سکیئہ کی فغاں ثانی زہرا
کہنے لگی دریا پہ بہت سخت ہے پہرا
پانی ابھی لائیں گے میری جان تیرے بابا
مشکیزہ لیے دریا سے چلے، وہ تیرے لیے

پھر کہنے لگی رو کے سکیئہ پھوپھی جاؤ
بابا نہیں آتے تو چچا جان کو بلاؤ
بھیا علی اکبر ہیں کہاں کچھ تو بتاؤ

ماں بن کے مجھے جس نے، آغوش میں پالا
کیا پوچھتا ہے مجھ سے؟ خود پوچھ لے بابا سے
سرطشت میں رکھا ہے، وہ خود ہی بتا دے گا

گر ان کو بلاؤں میں، سرگود میں آئے گا

کیوں مجھ کو زلاتا ہے، ایسا کہیں ہوتا ہے
بن باپ کی بچی کو، دیتے ہیں دلا سے

تیری بھی تو بیٹی ہے، گودی میں جو بیٹھی ہے
تو دیکھ اسے ظالم، پھر دیکھ میرا چہرہ

عباس اگر ہوتے، کنبے کو میرے کیسے
تو باندھ کے رس میں، دربار میں لاتا

یہ گرتا پھٹا میرا، جو خون میں ہے ڈوبا
عباس جو دیکھیں گے، اک حشر اٹھے گا
چلتا نہ اگر خنجر شہیر کی گردن پر
ہم قید نہیں ہوتے، اکبر نہ سنا کھاتا

یہ خاک اسیری کی، چروں پہ نہیں ہوتی
بابا میرا سجدے میں، گر سر نہ کثاتا

ریحان قلم میرا، لکھ کر یہ بیاں رویا
کاغذ پہ گرے آنسو، دل درد سے تڑپا

لگتا ہے مجھے، سب روٹھ گئے، رونے سے میرے
کیوں خالی پڑا ہے علی اصغرؑ کا یہ جھولا
حجرے میں نظر نہیں آتا قاسم نوشاہ
کیوں خون میں ڈوبا ہے علم میرے چچا کا
دم گھٹنے لگا، سینے میں میرا، دو مجھ کو صدا

زینبؑ کو بھی آخر نہ رہا ضبط کا یارا
کہنے لگیں سر پیٹ کے پھر ثانیؑ زہرا
اعدا نے بھرے گھر کو سیکینہ تیرے مارا
سب مارے گئے، پانی کے لیے بابا بھی تیرے

اب کوئی نہیں آئے گا اب صبر کی جا ہے
مقتل میں تیرے پیاروں کا سرتن سے جدا ہے
مردوں میں فقط سید سجاد بچا ہے
خاموش رہو، بس اشک پیو، اب صبر کرو

بھڑکے گی ابھی آگ جلے گا تیرا دامن
سرنیزوں پہ اور خاک پہ تڑپیں گے سبھی تن
شبیرؑ کی غربت پہ بہت روئے گا یہ بن
یہ بانی شر، لے جائیں کدھر، کس کو ہے خبر

ریحان سیکینہ نے سنی درد کی تقریر
بولی کہ پھوپھی یوں بھی بگڑ جاتی ہے تقدیر
اب کچھ نہ کہو، چلتے ہیں سینے پہ میرے تیر
کرتی تھی بکا، اے اہل جفا، کیا ظلم کیا

ہائے زندانِ شام (ندیم سرور)

ہائے زندانِ شام.....ہائے زندانِ شام

بے کسی کیسی ہے یہ کیسی ہے غربت! اماں!
کیا بنے گی اسی زندان میں تربت! اماں!
کہنا بابا سے خدا حافظ و ناصر بابا
لو کہ اب ہوتی ہوں زندان سے رخصت! اماں
ہائے زندانِ شام

اب تو دن میں بھی اجالوں سے ملاقات نہیں
جو تڑپ کر نہ گزارا ہو کوئی رات نہیں
کیا کرو جی کے چچا میرے، میرے پاس نہیں
دو دعا ختم ہو اب جلد مصیبت! اماں
ہائے زندانِ شام

جب سر شام پرندوں پہ نظر جاتی ہے
کیسی مخلوق ہے اڑتے ہوئے گھر جاتی ہے
میری تو آس میرے سینے میں مرجاتی ہے
دیکھیں اس قید سے کب ملتی ہے رخصت! اماں
ہائے زندانِ شام

تم ان ہی کپڑوں کو اے اماں بنا دینا کفن
ہو نہیں سکتے یہ تبدیل کہ زنجی ہے بدن
بابا آجائیں تو کہہ دینا انہیں میرا خن
اپنے بابا کی نہ کر پائی میں خدمت! اماں
ہائے زندانِ شام

میرے بابا کا وہ سینہ، میری اماں لادو
جو تھا جینے کا قرینہ، میری اماں لادو
جو تھا آرام سیکنے، میری اماں لادو
اس سے پہلے کہ ہو اب موت سے قربت! اماں
ہائے زندان شام

ہوسکے تو علی اصغرؑ کا وہ جھولا لادو
اماں بھیا کا میرے مجھ کا شلوکا لادو
وہ جو تعویذ تھا منت کا خدارا لادو
مجھ کو پھر مرنے میں ہووے گی نہ دقت اماں
ہائے زندان شام

خیر جاؤ کہ خدا حافظ و ناصر! اماں
ساتھ دیتی نہیں اب ہالی سیکنے کی زباں
کہہ دو ظالم سے کہ اب ختم ہوئی آہ و فغاں
آہ کرنے کی بھی باقی نہیں طاقت! اماں
ہائے زندان شام

لب سرور پہ جو ریحان کا نوحہ آیا
شام کے زنداں سے آنے لگی آواز بکا
جیسے بچی کا کوئی زخم ہوا پھر تازہ
بولی کیوں اہل عزا کرتے ہیں رقت! اماں
ہائے زندان شام

خالی جھولا

روئی معصوم سیکنے دیکھ کر بھائی کا جھولا
وہ جو اب ہو گیا خالی کھو گیا جھولنے والا
جا کے قتل میں نہ پھر لوٹ کے اصغر آئے

خون چہرے پہ ملا تھا کہتے تھے سید والا
اے میرے نازوں کے پالے غم دیا تو نے یہ کیسا
ککڑے ککڑے ہے جگر میرا تیرے جانے سے

بانو رو رو کے پکاری کیسی قسمت تھی ہماری
آکے پردیس میں بیٹا بن گئی قبر تمہاری
ہے زمین جلتی ہوئی تیرے بدن کے نیچے

چین پائے گی نہ مادر تیرے بن اے علی اصغرؑ
خون رلائے گا ہمیشہ تیرا تکیہ تیرا بستر
غم یہ اٹھے گا تیرا کیسے بتا اب مجھ سے

ہے ابھی تک تیری خوشبو کھو گیا لال میرے تو
سو گئے دشت میں جا کے کھا کے اک تیرسہ پہلو
تیری گردن کا لہو بہنے لگا دل سے میرے

لکھ کے ریحان یہ نوحہ میں نے تادیر یہ سوچا
کیسے زندہ رہی بانو مر گیا لال جب اس کا
سن کے جس کو پھلتے ہیں کلیجے سب کے

مظلومیت

رونے نہیں دیتے یہ مسلمان میرے بابا
 ہوں نانا کی امت سے پریشاں میرے بابا
 غیرت سے علم غازی کا جھک جائے گا دیکھو
 مقتل سے جو گزری سرعیاں میرے بابا
 بھیا کے بنا جاؤں گی زنداں سے جو گھر کو
 گھر ہوگا میرے واسطے زنداں میرے بابا
 پاس اپنے بلالو مجھے مرقد میں چھپالو
 دکھیا ری پہ ہوگا بڑا احساں میرے بابا
 موت آتی نہیں نیند بھی آنکھوں میں نہیں ہے
 گو کہ نہیں کچھ جینے کا سماں میرے بابا
 بچوں پہ بھی کچھ رحم نہیں کھاتے ظالم
 کفار میں کوئی نہیں انساں میرے بابا
 دیکھو ذرا مقتل کی طرف شہر نجف سے
 معصوم کی گردن میں ہے پیکال میرے بابا
 نہ عون و محمد ہیں نہ قاسم ہیں نہ اکبر
 گھر آپ کا سب ہو گیا دیراں میرے بابا
 شہزادی نے! ریحان کہا خواب میں مجھ سے
 نونوں سے تیرے ہوتے ہیں گریاں میرے بابا

بیمار بہن (حسن صادق)

بیمار کی آنکھیں ہیں اکبر تیری راہوں پر
 دیواریں بھی روتی ہیں صفراً کی کراہوں پر
 صفراً نے کہا مجھ کو اک بار جو مل جائیں
 سراپنا میں رکھ دوں گی بھیا تیرے پاؤں پر
 کیوں بھول گئے بھیا صفرا کی خطا کیا ہے
 آواز نہیں دیتے کیوں میری صداؤں پر
 وہ خود ہی سمجھ لے گی ہے مارا گیا بھائی
 دیکھے گی نشان جس دم زینب تیری باہوں پر
 دیکھا کہ لہو میں ہے ڈوبا ہوا سب کنبہ
 کیا خواب اتر آیا صفرا کی نگاہوں پر
 پیاسے رہے جب اکبر برسی نہ گھٹا کوئی
 افسوس کرے دنیا اب ایسی گھٹاؤں پر
 ہے دھوپ میں جس دن سے لاشہ علی اکبر کا
 ماں اشک گرانی ہے ہر پیڑ کی چھاؤں پر
 ریحان مجھے کیا ہو اب خوف قیامت کا
 جب میرا عقیدہ ہے زہراً کی عطاؤں پر

شامِ غریباں

(ندیم سرور)

یادِ عباسؑ سرِ شامِ غریباں آید
دخترِ حضرتِ شہیدِ خراساں آید

بے کسی کیسی عیاں تھی بن میں
لاٹھے پامال ہوئے جب رن میں
آگِ زہرہ کے لگی گلشن میں
یادِ عباسؑ تھی اور اہل حرم
اے خدا دستِ کرم

قاسمؑ و اکبرؑ و عباسؑ کجا رقتند آہ
ہائے درِ دشتِ بلا یادِ شہیداں آید
قاسمؑ و اکبرؑ و عباسؑ نہیں
کچھ بھی سینے میں بجز یاس نہیں
اب تو جینے کی بھی کچھ آس نہیں
سایہِ انگن نہیں غازی کا علم
اے خدا دستِ کرم

یاں کے نیست کہ آید چے امدادِ حرم
ایں سفینہ طرفِ یورشِ طوفاں آید

کوئی امداد کو آئے کیونکر

کٹ گئے اکبرؑ و عباسؑ کے سر
غم کا طوفان یہ اور یادِ پدر
چاروں جانب سے بڑھے رنج و الم
اے خدا دستِ کرم

سیلِ شمرؑ بہ رخسارِ سیکندہ صد حیف
چوں بہ ظلم و ستم آں دشمنِ ایماں آید

ہائے وہ پھول سے رخسارِ تیرے
شمرؑ نے جس پہ طمانچے مارے
نیلِ رخسار کے دیکھے نہ گئے
رویا نیزے پہ سرِ شاہِ اُم
اے خدا دستِ کرم

حیف آں عالمِ غربت کہ سیکندہ گریاں
یادِ الطافِ پدر بہ غم و حرماں آید

دشتِ غربت میں سیکندہ کی فغاں
بابا ڈستا ہے اندھیرا زنداں
جلد آؤ کہ نکل جائے نہ جاں
آپ کی یاد میں مرجائیں گے ہم
اے خدا دستِ کرم

می گُشد نالہ ز حسرتِ سرِ دربارِ یزیدؑ
بے محابانہ خیالِ درِ زنداں آید

سر دربارِ عُفاں زینبؑ کی
 قید کونے میں ہوئی بنتِ علیؑ
 لحدِ شاہِ نجفِ پلٹے لگی
 اشکِ زینبؑ کے جو برسے پیہم
 اے خدا دستِ کرم

تھخہ اشکِ عزا پیشِ کُشم من بہ مخلص
 آہِ ایں نوحہٗ غمِ بر لبِ ریحانِ آید

ہے بھی کیا سرور و ریحان کے پاس
 ان کی دولت ہے یہی غم کی اساس
 آپ کی نظر جنابِ عباسؑ
 یک آواز ہے اور ایک قلم
 اے خدا دستِ کرم

لبیک! لبیک! لبیک! - یا امامؑ (ندیم سرور)

لبیک، لبیک، لبیک! یا امامؑ
 آئے! یا بارہویں امامؑ
 کیجئے! ظہور یا امامؑ
 بڑھ رہی ہیں ظلم و جبر کی مہیب آندھیاں
 گر رہی ہیں مومنوں کے قلب و جاں پہ بجلیاں
 اٹھ رہی ہیں دینِ مصطفیٰ کی سمت انگلیاں
 حجتِ خدا ہیں آپ دیں کو دیجیے اماں
 ہر قدم پہ اب تو ایک کربلا ہے یا امامؑ!
 کیجئے! ظہور یا امامؑ.....

ہر برسِ عریضے موج کے سپرد کر چکے
 زخمِ انتظار سے جگر ہمارے بھر چکے
 کتنے لوگ جی رہے ہیں کتنے لوگ مر چکے
 ضبط کے تمام راستوں سے ہم گزر چکے
 لب پہ آپ کے ظہور کی دعا ہے یا امامؑ!
 کیجئے! ظہور یا امامؑ.....

چودہ سو برس سے ظلم سہہ رہے ہیں یا امام
راز کربلا ہر اک سے کہہ رہے ہیں یا امام
شہہ غم میں اشک اب بھی بہ رہے ہیں یا امام
ظلم کے مقابلے پہ ڈٹ گئے ہیں یا امام
آپ کا جو دل کو ایک حوصلہ ہے یا امام!
کیجئے! ظہور یا امام.....

جد ہیں آپ کے علی، علی ہیں شیر کبریا
سیرت بتول کیا ہے، آپ کا ہے مدرسہ
درس صبر آپ نے حسینؑ ہی سے لیا
خاتمہ کریں گے آپ کے ظلم و جبر کا
ساتھ آپ کے دعائے سیدہ ہے یا امام
کیجئے! ظہور یا امام.....

غیب پر یقین نہیں جسے وہ منکر خدا
جس کو غیب پر یقین ہے وہ پڑھے گا لالہ
لالہ پڑھ کے ہو گیا رسول آشنا
جو رسول آشنا ہے وہ محبت ہے آپ کا
یہ نبی کا اور خدا کا فیصلہ ہے یا امام
کیجئے! ظہور یا امام.....

ایک دو نہیں کئی جوان شہید ہو گئے
کربلائے عصر میں ستم مزید ہو گئے
ظلم کے تمام سلسلے شدید ہو گئے
بیرونے یزیدؑ آج خود یزیدؑ ہو گئے

آپ کا حسینیوں کو آسرا ہے یا امام
کیجئے! ظہور یا امام.....

ماؤں نے پسر، بہن نے بھائی نذر کر دیئے
بچے بھی شہید ہوئے نہاگ بھی اجڑ گئے
باپ نے غم حسینؑ میں لہو جگر کئے
جاری آج بھی ہیں مجلس عزا کے سلسلے
آئیے کہ پختن کا واسطہ ہے یا امام
کیجئے! ظہور یا امام.....

لاش جب حسینؑ نے اٹھائی تھی جوان کی
قبر جب بنائی تھی صغیرؑ بے زبان کی
آنکھ نم ہوئی تھی جب زمین و آسمان کی
یاد ہے وہی گھڑی حسینی امتحان کی
اپنا غم اسی سبب بھلا دیا یا امام
کیجئے! ظہور یا امام.....

السلام علیک یا امام عصر و الزمان
الامان! الامان! اے امام انس و جان
العجل! العجل! اے شریکۃ القرآن
آپ کے ظہور کا ہے منتظر سبھی جہاں
سرور و ریحان کی بھی یہ صدا ہے یا امام

آرزو کربلا (ندیم سرور)

جانے والا کربلا کے، لے چل مجھے
 روضہ شبیر پر دوں گا دعا لے چل مجھے
 جس جگہ جاگی قسمت خُرکی وہ دیکھوں گا میں
 عاصیوں پر کیسے ہوتی ہے عطا، لے چلے مجھے
 اس قدر نادار ہوں، زاد سفر کچھ بھی نہیں
 دوش پر اپنے بٹھا کے اے ہوا، لے چل مجھے
 ہے جہاں گنج شہیداں، ہے جہاں نہر فرات
 جس جگہ سیّد میرا پیاسا رہا، لے چل مجھے
 جس جگہ عباسؑ کے بازو قلم ہو کر گرے
 اس جگہ میں بھی کروں ماتم، لے چل مجھے
 دل الجھ کر آگیا برجچی میں اکبرؑ کا جہاں
 دل وہاں بھی کروں اپنا فدا، لے چل مجھے
 مسکرا کر تیر کھا کر سو گیا اصغرؑ جہاں
 خوں جہاں چہرے پہ سرور نے ملا، لے چل مجھے
 جل گئے شام غریباں میں جہاں خیمے تمام
 جس جگہ ننھا سا اک جھولا جلا، لے چل مجھے
 ہائے وہ مقتل جہاں بالی سکیئہ رات میں
 ڈھونڈتی پھرتی تھی سینہ باپ کا، لے چل مجھے
 سرور و ریحان ہر مجلس میں کرتے ہیں دعا
 حق وہیں نوحوں کا اب ہوگا ادا، لے چل مجھے

عزاداری مظلوم

(ندیم سرور)

نہ دل روتا، نہ غم ہوتا، نہ ایسا کہیں ماتم ہوتا

شبیرؑ اگر تیری عزاداری نہ ہوتی
 مظلوم کی دنیا میں طرفداری نہ ہوتی
 اللہ اگر ذوق عزا ہم کو نہ دیتا
 ہر سال محرم کی یہ تیاری نہ ہوتی
 شبیرؑ اگر تیری عزاداری نہ ہوتی

کیا فائدہ آنکھوں کا رہ جاتا ذرا سوچو
 ان آنکھوں میں مولّا کی جو عنخواری نہ ہوتی
 شبیرؑ اگر تیری عزاداری نہ ہوتی

سوتا نہ اگر سر کو کٹا کر میرا مولّا
 اسلام کی قسمت نہیں، یہ بیداری نہ ہوتی
 شبیرؑ اگر تیری عزاداری نہ ہوتی

دو روز بھی جنت میں رہنا ہمیں مشکل تھا
 زہرہ تیرے بچوں کی جو سرداری نہ ہوتی
 شبیرؑ اگر تیری عزاداری نہ ہوتی

شبیّر کا مقصد جو سمجھ لیتا زمانہ
قرآن کو سمجھنے میں، یہ دشواری نہ ہوتی
شبیّر اگر تیری عزاداری نہ ہوتی

غازی تیرے جیسا جو علمدار نہ ہوتا
دنیا میں علم ہوتے، علمداری نہ ہوتی
شبیّر اگر تیری عزاداری نہ ہوتی

کچھ روز اگر روضہ شبیّر پہ رہتے
تم کو کبھی جنت کی، طلب گاری نہ ہوتی
شبیّر اگر تیری عزاداری نہ ہوتی

شرمندہ سیکنہ سے اگر ہوتا نہ پانی
یہ رسم سہیلوں کی، کبھی جاری نہ ہوتی
شبیّر اگر تیری عزاداری نہ ہوتی

ناموس محمدؐ کو جو پہچانتی دنیا
زیینب کے کھلے سر پہ، یہ سنگ باری نہ ہوتی
شبیّر اگر تیری عزاداری نہ ہوتی

جنت میں قدم رکھتے نہیں سرور و ربیعان
جنت میں جو مولّا کی عزاداری نہ ہوتی

عباسؑ میر لشکر۔ عباسؑ میر لشکر (ندیم سرور)

”عباس کہتے ہیں۔“ ”مجھے عباس کہتے ہیں“

میں قمر بنی ہاشم ہوں۔ سردار ہوں میں لشکر کا
شبیّر میرا آقا ہے میں بیٹا ہوں حیدر کا
سلک میں وفاداری ہے منصب میں علمداری ہے
عباس کہتے ہیں۔ مجھے عباس کہتے ہیں

زہراؑ نے کہا ہے بیٹا ہے سارے عرب میں چرچا
شبیّر کے دل کی طاقت ہوں چاند بنی ہاشم کا
میں کرب و بلا کا حیدر جبریلؑ بچالیں شہہ پر
عباس کہتے ہیں۔ مجھے عباس کہتے ہیں

وہ جاہ و حشم رکھتا ہوں شانوں پہ علم رکھتا ہوں
لو روک سکو تو روکو دریا میں قدم رکھتا ہوں
میں حشر پاپا کردوں گا سرتن سے جدا کردوں گا
عباس کہتے ہیں۔ مجھے عباس کہتے ہیں

مجھ کو بھی امامت ملتی تو قیر میری بڑھ جاتی
پی لیتا جو شیر زہراؑ کونین میں تھی سرداری
ہوں اپنے پدر کا ثانی پتھر سے نچوڑوں پانی
عباس کہتے ہیں۔ مجھے عباس کہتے ہیں

تلوار ہیں میرے بازو ہے مجھ میں وفا کی خوشبو
میں دیکھ نہیں سکتا ہوں۔ زینبؑ کی نظر میں آنسو

گر غیض میں آکر دیکھوں پانی میں آگ لگا دوں
عباس کہتے ہیں۔ مجھے عباس کہتے ہیں

پرچم یہ میرے بابا کا تاحشر رہے گا اونچا
خیبر میں ملا بابا کو اور آج ہے میں نے پایا
پرچم نہ یہ جھک پائے گا ہر دور میں لہرائے گا
عباس کہتے ہیں۔ مجھے عباس کہتے ہیں

بے ازاں وفا آیا ہوں تلوار نہیں لایا ہوں
ٹھوکر میں ہے میرے پانی سہ روز کا میں پیسا ہوں
بہتا ہے لہو بہہ جائے بس نام وفا رہ جائے
عباس کہتے ہیں۔ مجھے عباس کہتے ہیں

بچوں کو تسلی دے کر میں آیا ہوں دریا پر
بچوں کی آس نہ ٹوٹے بس ایک دعا ہے لب پر
پانی جو نہ پہنچاؤں گا خیمے میں نہیں جاؤں گا
عباس کہتے ہیں۔ مجھے عباس کہتے ہیں

جو تیر بھی ہیں ترکش میں پیوست کرو نس نس میں
پر مشک پر وار نہ کرنا پھر بات نہ ہوگی بس میں
بازو بھی کٹا سکتا ہوں میں خون میں نہا سکتا ہوں
عباس کہتے ہیں۔ مجھے عباس کہتے ہیں

عباس جبری کا روضہ ہے اہل وفا کا کعبہ
اک روز ریحان و سرور ہم نے بھی یہ منظر دیکھا
کہتا ہے کوئی دریا پر سب جائیں پیاس بچھا کر
عباس کہتے ہیں۔ مجھے عباس کہتے ہیں

مجلس حسین (ندیم سرور)

چشم خدا میں اس کا بڑا احترام ہے
یہ مجلس حسین علیہ السلام ہے

یہ مجلسیں ہیں حمد خدا نعت مصطفیٰ
ان مجلسوں میں ہوتا ہے قرآن لب کُشا
ان مجلسوں سے ملتا ہے جنت کا راستہ
ان مجلسوں کی ہوتی ہے کچھ ایسے ابتداء

ذاکر کے لب پہ پہلے خدا کا کلام ہے
چشم خدا میں اس کا بڑا احترام ہے

ان مجلسوں میں ہوتی ہے انسانیت کی بات
ذکر غم حسین ہے وحدانیت کی بات
یہ مجلسیں رسولؐ کی حقانیت کی بات
رد کرتی ہیں یہ مجلسیں سفیانیت کی بات

ان کے سبب تو حُر بھی علیہ السلام ہے
چشم خدا میں اس کا بڑا احترام ہے

جس گھر میں فرس غم یہ بچھا ہے حسینؑ کا
گویا کہ اہتمام ہے گریہ کا بین کا
ہے سوگ جس جگہ بھی شہہ مشرقین کا
خود پُرسہ زہرا لیتی ہیں اس نورعین کا

رونا ثواب جس پہ نہ رونا حرام ہے
چشم خدا میں اس کا بڑا احترام ہے

ہر عہد کے یزید سے یہ انتقام ہے
مظلوم کی زبان ہے، دل ہے، مزاج ہے
اشک غم حسین تو پلکوں کا تاج ہے
اسلام کی بقا تو حسینی سماج ہے

پانی بتوں اس کی محافظ امام ہے
چشم خدا میں اس کا بڑا احترام ہے

ان مجلسوں کو اجر رسالت کہا گیا
روز ازل سے رونے کو فطرت کہا گیا

دل کی نعت میں اس کو محبت کہا گیا
یعنی اسے بتوں کی سنت کہا گیا

ہر رونے والی آنکھ کو میرا سلام ہے
چشم خدا میں اس کا بڑا احترام ہے

اک مجلس عزا جو ہوئی ملک شام میں
زینب نے صف بچھائی تھی یاد امام میں
آنسو چھپے ہوئے تھے شہیدوں کے نام میں
ماتم ہوا جو یاد شہہ تشنہ کام میں

تب سے غم حسین زمانے میں عام ہے
چشم خدا میں اس کا بڑا احترام ہے

ہر آنکھ رو رہی ہے ہر اک لب پہ آہ ہے
کس نے کہا حسین پہ رونا گناہ ہے
اشکوں سے ہم نے پائی یہ جنت کی راہ ہے
شاہد رسول بھی ہیں خدا بھی گواہ ہے

اہل عزا کے واسطے کوثر کا جام ہے
چشم خدا میں اس کا بڑا احترام ہے

ان مجلسوں میں صورت افسردہ لے کے آ
سن کر غم حسین یہاں اشک بھی بہا

ان مجلسوں میں ڈھالی گئی رُوح کربلا
اشک عزا کو ملتا ہے رومال سیدہ

اے رونے والے کتنا بڑا یہ انعام ہے
چشم خدا میں اس کا بڑا احترام ہے

مجلس میں ذکر بانی سیکھتے کیا کرو
پانی پیو تو یاد شہہ کربلا کی ہو
مجلس میں تذکرہ علی اصغر کا جب سنو
اک آہ سرد بھر کے، تڑپ کر یہی کہو

اصغر بڑا شہیدوں میں تیرا مقام ہے
چشم خدا میں اس کا بڑا احترام ہے

اکبر کی نوجوانی تو قاسم کی کم سنی
دریا کنارے خیمے تھے خیموں میں نشانی
بازو کٹائے سوتا تھا دریا پہ اک جری
شام غریباں حضرت سجاد پر غشی

بعد حسینؑ وقت کا وہ جو امام ہے
چشم خدا میں اس کا بڑا احترام ہے

ہو کر اسیر کوفی کی شہزادیاں چلیں
بالوں سے منہ چھپائے نبیؐ زادیاں چلیں

لے کر یزیدؓ وقت کی بربادیاں چلیں
خطبوں سے فتح کرتی وہ آبادیاں چلیں

لرزاں علیؑ کی بیٹی سے اب ملک شام ہے
چشم خدا میں اس کا بڑا احترام ہے

اس مجلس حسینؑ کا سرور ہے نوحہ خواں
تھکتی نہیں ہے ذکر حسینؑ میں یوں زباں
گھٹی میں اشک غم کو پلاتی رہی ہے ماں
والد نے دی ہے کان میں نوحوں کی وہ اذیاں

ریحان جس سے سارے زمانے میں نام ہے
چشم خدا میں اس کا بڑا احترام ہے

علیؑ علیؑ

(ندیم سرور)

علیؑ حق ہے، علیؑ حق ہے، علیؑ حق ہے، علیؑ علیؑ
جدھر حق ہے ادھر مولاً، جدھر مولا ادھر حق ہے
آؤ سب علیؑ علیؑ کریں، علیؑ علیؑ کریں
علیؑ ولی کے نام پاک سے اگر تمہیں ہے پیار
آؤ سب علیؑ علیؑ کریں..... علیؑ علیؑ

لکھا علیؑ پڑھا علیؑ، کہا علیؑ سنا علیؑ
پلایا ماں نے دودھ میں، بس ایک نام یا علیؑ

مگر مگر، گلی گلی، چمن چمن، کلی کلی
دونوں ہاتھ اٹھاؤ اور دل سے بولو بار بار
آؤ سب علیؑ علیؑ کریں..... علیؑ علیؑ

ملنگ کی صدا علیؑ، ہے سب کا آسرا علیؑ
کہا ہے جبریلؑ نے، فقط ہے لافتی علیؑ
زمین زمین، فلک فلک، علیؑ کی ہر جگہ جھلک
قلندر و ملنگ کی زبان پہ ہے یہی پکار
آؤ سب علیؑ علیؑ کریں..... علیؑ علیؑ

غدیر اور مہابہ، خدا کا گھر ہو یا کساء
نبی کے ساتھ ساتھ ہیں، علی بن ابی طالب
قدم قدم، لئے علم، نبی کے ساتھ دم بدم
علی چلے ہیں اس طرح، کہ ماں کے ساتھ شیر خوار
آؤ سب علی علی کریں..... علی علی

خدایا کیسا معجزہ ہے، علی کے نام کو دیا
کہ جس نے یا علی کہا، بلند مرتبہ ہوا
علی کے گن جو گائے گا، کمال فن وہ پائے گا
ملے گی نصرت علی، تو فتح ہوگی ہمسار
آؤ سب علی علی کریں..... علی علی

وسیلہ نجات ہے، شعور دینیات ہے
خدا کے ساتھ ہے علی، خدا علی کے ساتھ ہے
خدا! خدا! علی! علی، صدا جو حرف میں ڈھلی
علم نبی نے دے دیا، خدا نے بھیجی ذوالفقار
آؤ سب علی علی کریں..... علی علی

نظر جو کر بلا گئی، تو روح تھر تھرا گئی
گلے پہ تھی حسین کے، بقائے دین میں چھری
زباں! زباں، رگبرگ! رگبرگ! حرم تمام نوحہ کر
پکارتی تھیں پیبیاں، تمام ہو کے اشک بار
آؤ سب علی علی کریں..... علی علی

ردا سروں سے چھین گئیں، بچا نہیں ستم کوئی
علی کی بیٹیوں کے جب، رن گلوں میں بند گئیں
بکا بکا، فغاں فغاں، فضا تھی سب ڈھواں ڈھواں
علی کی پیاری بیٹیاں پکاریں ہو کے بے قرار
آؤ سب علی علی کریں..... علی علی

اسیر غزوه حرم جگر کے خوں سے آنکھ نم
قدم قدم پہ سختیاں قدم قدم نئے ستم
لہوا لہو! دل و جگر! بڑا عجیب تھا سفر
تھے آبلے جو پاؤں میں تو آبلوں میں لاکھ خار
آؤ سب علی علی کریں..... علی علی

الم شدید ہیں بہت، ابھی یزیدہ ہیں بہت
کئے یزیدہ عصر نے، جواں شہید ہیں بہت

اٹھو! اٹھو، چلو! چلو، علم علی کا تھام لو
مٹا دو خاک میں چلو یزیدوں کا اقتدار
آؤ سب علی علی کریں..... علی علی

علی کی ساری زندگی، منافقت کی موت تھی
سمجھ میں جس کی آگیا، علی کا طرز زندگی

نفس نفس، قدم! قدم، علی کے عشق کی قسم
امام عصر کا اسے ریحان ہوگا انتظار
آؤ سب علی علی کریں..... علی علی

یہ شامِ غریباں ہے

(ندیم سرور)

وہ خیمے جل رہے ہیں، یہ شامِ غریباں ہے
یہ بن میں بکھری لاشیں، اب شام کا زنداں ہے

اک دوپہر میں اُجڑا، گھر ایسے فاطمہ کا
تھے جس جگہ پہ خیمے، اب اس جگہ دھواں ہے

اکبڑ نے جب اذایں دی، یہ بے کسی کہاں تھی
وہ صبح کی اذایں تھی، یہ شام کی اذایں تھی

بے سر کوئی نمازی، بے دست کوئی غازی
سینے میں اک جواں کے، ٹوٹی ہوئی سناں ہے

پہرا بدل گیا ہے، زینبؑ ہے کربلا ہے
زینبؑ کے ہاتھ میں اب، عباسؑ کا نشان ہے
کیا ڈھونڈنی ہے سینہ، آ پاس آ سکیں
سینے پہ سونے والی، بابا تیرا یہاں ہے

مولا علیؑ جو آئے، زینبؑ پکاری ہائے
گھر لٹ گیا ہے بابا گنہ لہو لہاں ہے

اب شام کا سفر ہے، ہر بی بی ننگے سر ہے

بے جرم قیدیوں کا، سجادؑ سارباں ہے

بازارِ شام دیکھا، دربارِ شام دیکھا
شامِ غریباں ہر دم، زینبؑ کی نوحہ خواں ہے

ریحان ہوں کہ سرور، ہیں سیدہ کے نوکر
اک نوحہ گو ہے ان کا، اک ان کا نوحہ خواں ہے

.....☆.....☆.....

دیکھو! اے کوفیو

(ندیم سرور)

دیکھو! اے کوفیو، میں زینبؑ دلیگیر ہوں
سرنگے! مجھے کیوں ہے پھرایا؟ میں وارثِ تطہیر ہوں

آل احمد کا تماشا دیکھنے آئے ہو کیوں؟
اپنی غیرت کا جنازہ دیکھنے آئے ہوں کیوں؟
بے بدن نیزوں پہ لاشہ دیکھنے آئے ہو کیوں؟

میں اسی مظلومِ کربل، کی دکھی ہمیشہ ہوں
دیکھو اے کوفیو، میں زینبؑ دلیگیر ہوں

جس کا بجدہ قلب یزداں میں سایا وہ حسینؑ
گر کے گھوڑے سے زمین پر جو نہ آیا وہ حسینؑ
سر پہ اپنے جس کو تیروں نے اٹھایا وہ حسینؑ

میں اسی مظلوم کر بل، کی دکھی ہمیشہ ہوں
دیکھو اے کوفیو، میں زینبؓ دگبیر ہوں
پوچھتے ہو مجھ سے رونے کا سبب اہل جفا
ہیں تمہاری عورتیں پردے میں اور میں بے ردا
میرے بچے، میرا بھائی، بے خطا مارا گیا
میں اسی مظلوم کر بل، کی دکھی ہمیشہ ہوں
دیکھو اے کوفیو، میں زینبؓ دگبیر ہوں

بے کفن جلتی زمین پر آج بھی سوتا ہے جو
اشک کی کھیتی زمین پر آج بھی ہوتا ہے جو
بے ردا کی پر میری نیزے پہ بھی روتا ہے جو

میں اسی مظلوم کر بل، کی دکھی ہمیشہ ہوں
دیکھو اے کوفیو، میں زینبؓ دگبیر ہوں

وہ پس گردن سے جس کو تیرا ضربیں مار کر
کاٹ کر سر لاش بے سر چھوڑ دی خاک پر
پھر اسی کی لاش پر لے آئے مجھ کو ننگے سر

میں اسی مظلوم کر بل، کی دکھی ہمیشہ ہوں
دیکھو اے کوفیو، میں زینبؓ دگبیر ہوں

جس کا غازی، سو گیا دریا کنارے تشنہ لب
کٹ گئے، بازو جری کے اور کیا ہوگا غضب
بے ردا میں ہو گئی ہوں جس کے مرنے کے سبب
میں اسی مظلوم کر بل، کی دکھی ہمیشہ ہوں

دیکھو اے کوفیو، میں زینبؓ دگبیر ہوں

بوڑھے کاندھوں پر اٹھا کر لایا جو اکبرؓ کی لاش
دفن کر دی جس نے جلتی خاک میں اصغرؓ کی لاش
بے کفن، بے گور ہے جس شاہ بہرور کی لاش

میں اسی مظلوم کر بل، کی دکھی ہمیشہ ہوں
دیکھو اے کوفیو، میں زینبؓ دگبیر ہوں

شام کے دربار میں ریحان تھی آہ و بکا
بے کفن بھائی کی بے چادر بہن نے جب کہا
اے خدائے لم یزل بے گور ہے بھائی میرا

میں اسی مظلوم کر بل، کی دکھی ہمیشہ ہوں
دیکھو اے کوفیو، میں زینبؓ دگبیر ہوں

☆.....☆.....

بابا و زینبؓ

(ندیم سرور)

شام غریباں، زینبؓ تنہا
گھور اندھیرا، موت کا سایہ، بادل بن کے بر پہ

چھایا
آوازیں ٹاپوں کی ابھریں
کون جلے خیموں کی جانب، تیز قدم سے چلتا آیا
پونچھ کے آنسو زینبؓ دیکھے
دیکھتی کیا ہے اس کا بابا

باپ کے سینے پر سر رکھ کر

بلک بلک کر، تڑپ تڑپ کر، ایسا روئی، روئی، روئی،
 نہ رو زینبؑ نہ رو
 میرے جگر کے ٹکڑے نہ رو

میں کیسے نہ روؤں بابا

میں اُجڑ گئی بابا

میرا اکبر، میرا اصغر، میرا غازی، تیرا دلبر

میں اُجڑ گئی بابا

مانگیں اک دن میں، گھر اُجڑا، رہے بھائی، نہ بیٹا

میں اُجڑ گئی بابا

میں بے کس، میں مضطر پردیسی، میں بے گھر

میں اُجڑ گئی بابا

مارا ہے، اعدا نے، پیاسوں کے، لشکر کو

میں اُجڑ گئی بابا

گیا غازی، دریا پر گرے بازو کٹ کٹ کر

میں اُجڑ گئی بابا

سرورؑ پہ چلا خنجر، میں ہو گئی بے چار

میں اُجڑ گئی بابا

ایک چادر میں دیکھا، قاسم کا جب لاشہ

میں اُجڑ گئی بابا

زنداں میں جانا ہے، رسی ہے شانہ ہے

میں اُجڑ گئی بابا

ریحان و سرور کا پُرسا ہے یہ نوحہ

میں اُجڑ گئی بابا

حسینؑ اور اصحاب حسینؑ

عاشور کی شب کہتے تھے اصحاب سے شبیرؑ
 اصحاب میرے تم ہو میری روح کی تنویر
 کل صبح میرے حلق پر چلنے کو ہے شمشیر
 کل خاک میرے خون سے ہو جائے گی اکسیر

دیتا ہوں اجازت تمہیں جان اپنی بچالو
 میں شمع بجھا دیتا ہوں جانا ہے تو جاؤ

اصحاب حسینؑ نے سنی شہہ کی یہ تقریر
 قدموں پر گرے کہنے لگے مضطرب و دلگیر
 اے ابن علیؑ ابن نبی حضرت شبیرؑ
 دیں حکم تو خود پھیر لیں حلقوم پہ شمشیر

پردانے تو شمع پہ فدا ہو کے رہیں گے
 جو قرض ہیں ہم پر وہ ادا ہو کے رہیں گے
 شہہ بولے یہ اعدا ہیں میرے خون کے پیاسے
 ان لوگوں نے دھوکے سے کئی خط مجھے لکھے
 یہ کوئی دشامی ہیں سدا دیتے ہیں دھوکے
 تم لوگ نکل جاؤ ابھی جان بچا کے

وعدہ ہے میرا تم سے میں جنت میں ملوں گا
 نانا سے سفارش بھی شفاعت بھی کروں گا

اصحاب پکارے کہ نہیں خواہش جنت
 جنت میں کہاں آپ کے قدموں کی سی راحت

جو آپ کے صدقے میں ملے جام شہادت
ہم سمجھیں گے حاصل ہوئی کونین کی دولت

خاتون قیامت کو اگر منہ ہے دکھانا
ہو کر فدا جناب پہ جنت میں ہے جانا

بولے بن ہلال زہیر اور عوجہ
مولا تمہارے قدموں میں آئے اگر قضا
سمجھیں گے ہم نے اجر رسالت ادا کیا
سو بار ہم کو مار کے زندہ کرے خدا

سو بار تم پہ جان نچھاور کریں گے ہم
راہ نجات سے نہ ہٹائیں گے ہم قدم

تہا علی کے لال کو کس طرح چھوڑ دیں
دوزخ کی سمت اپنے مقدر کو موڑ دیں
بہتر ہے اپنی سانس کی ڈوری کو توڑ دیں
اپنا لہو بدن سے کچھ ایسے چھوڑ دیں

دست اجل بتول کے بیٹے سے دور ہو
ہم سرخرو ہوں مہدی کا جس دن ظہور ہو

القصہ شہہ کو چھوڑ کے کوئی گیا نہیں
گو کہ چراغ خیمہ بجھا دل بجھا نہیں
بولے حسین تم سا کوئی باوقا نہیں
نانا کو میرے ایسا صحابی ملا نہیں

اس امر پر گواہ ازاں ہے نماز ہے
میرے صحابو مجھے تم پہ ناز ہے

ایک ایک کر کے شہہ پہ فدا ہو گئے تمام
کوڑ پہ پینچے سارے شہادت کا پی کے جام
شیر کا تھا فیض ملا ان کو وہ مقام
زینب نے بھی خلوص سے بھیجا انہیں سلام

انصار شاہ دین بڑا کام کر گئے
دنیا میں عام دین کا پیغام کر گئے

پھر اس کے بعد سجدہ آخر کی تھی گھڑی
ہل من مغیثا کی صدا رہن میں گونج اٹھی
ابن علی کے حلق پہ شمشیر چل گئی
بھائی پہ تیغ چلتی پہن دیکھتی رہی

نوک سناں پہ قاری قرآن تھا لب کشا
نانا جو تم سے وعدہ تھا وہ پورا کر دیا

ریحانِ اعظمی پہ کرم ہے بتول کا
جاری میرے قلم سے ہے نوحوں کا سلسلہ
میرے قلم کی روح میں شامل ہے کربلا
جو بھی لکھا ہوا وہی مقبول بارگاہ
زہرا نے مجھ کو حرف کے موتی عطا کیے
میں نے وہ سارے بزمِ عزا میں لٹا دیتے

بس حسینؑ بس

اصغرؑ کو قتل گاہ میں لائے حسینؑ جب
روتے ہوئے فرات نے دیکھے وہ سوکھے لب
اصغرؑ کے ہونٹ سوکھے ہوئے پیاس کے سبب
دیکھے تو خود پکار کے بولا جہاں کا رب

اے جبریلؑ کہہ دو ذرا بس حسینؑ! بس
اب امتحان ختم ہوا بس حسینؑ! بس

سوز الم سے عرش پہ روتے تھے انبیاء
چلے میں تیر جو جوڑ رہا تھا جو حرملا
اس امتحان صبر پہ خود موت نے کہا
بانو کے مہ لقا کو بچا، بس حسینؑ! بس

اب امتحان ختم ہوا، بس حسینؑ! بس
عیسیٰؑ جگر نگار تھے موسیٰؑ تھے اشکبار
یعقوبؑ دے رہے تھے صدا رو کے بار بار
کرب و بلا میں تھی یہی ایوبؑ کی پکار
منہ کو کلیجہ آنے لگا بس حسینؑ! بس

اب امتحان ختم ہوا، بس حسینؑ! بس
کہتے تھے نوحؑ اپنے سفینے کو چھوڑ کر
گردش میں آنہ جائیں کہیں پھر سے بجزو بر

سر کو جھکا کے کہتے تھے یونسؑ پچھتم تر
منظر ہے دروناک بڑا بس حسینؑ! بس
اب امتحان ختم ہوا، بس حسینؑ! بس

سلیمانؑ اپنے تخت ہوائی پہ روتے تھے
یوسفؑ یہ ظلم دیکھ کر بے ہوش ہوتے تھے
داؤد کشت قلب میں اشکوں کے بوتے تھے
آدم کی آری تھی صدا بس حسینؑ! بس

اب امتحان ختم ہوا، بس حسینؑ! بس

تڑپا جو تیر کھا کے وہ بانو کا نونہال
اصغرؑ کے خون سے چہرہ سرور ہوا جو لال
کہنے لگا رسولؑ سے تب رب ذوالجلال
کہئے کہ ضبط حد سے بڑھا بس حسینؑ! بس

اب امتحان ختم ہوا، بس حسینؑ! بس

زہراً لحد سے آگئیں کرتی ہوئی بکا!
مولا علیؑ نجف سے چلے عم میں بتلا
کہتے تھے خاک اڑا کے حسینؑ وا مصیبتا
کوہ الم زمین پہ گرا بس حسینؑ! بس

اب امتحان ختم ہوا بس حسینؑ! بس

حوریں تڑپ رہی تھیں بہشت بریں میں سب

کہتے تھے ساکنانِ جنات ہو گیا غضب
دن شدتِ الم سے ہوا چارہا تھا شب
بولی زمین کرب و بلا بس حسینؑ ! بس

اب امتحان ختم ہوا، بس حسینؑ ! بس

زینبؑ جو اپنے بچوں کے مرے پہ چُپ رہی
جو واقف مزاج شہہ تشنہ کام تھی
اس وقت اس کے صبر کی دیوار گر گئی
بولی گرا کے سر سے ردا بس حسینؑ ! بس

اب امتحان ختم ہوا، بس حسینؑ ! بس

اُم ربابؑ جھولے سے لپٹی یہ کہتی تھیں
یارب مجھے عزیز ہے اصغرؑ کی زندگی
کچھ بھی تیری کنیز نے مانگا نہیں کبھی
دے حکم شہہ کو میرے خدا بس حسینؑ ! بس

اب امتحان ختم ہوا، بس حسینؑ ! بس

آخر ریحانِ اعظمیؑ دی رب نے یہ صدا
اے امتحانِ صبر کی شبیرؑ انتہا
جریلؑ بولے اب سے یہی مرضی خدا
کرب و بلا سے عرش پہ آ، بس حسینؑ ! بس

اب امتحان ختم ہوا، بس حسینؑ ! بس

نور

اپنے بچوں کو تعلیم
الکھلاؤنگ پی
بنانی

سید نذر عباس

23.5.2004

التاس سورہ فاتحہ کے تمام مروجین

۱ [شیخ صدوق	۱۳ (سید حسین عباس فرحت	۲۵ (تیکم و اخلاق حسین
۲ [علامہ مجلسی	۱۴ (تیکم و سید جعفر علی رضوی	۲۶ (سید ممتاز حسین
۳ [علامہ سائبر حسین	۱۵ (سید نظام حسین زیدی	۲۷ (تیکم و سید اختر عباس
۴ [علامہ سید علی نقی	۱۶ (سیدہ زہرہ	۲۸ (سید محمد علی
۵ [تیکم و سید عابد علی رضوی	۱۷ (سیدہ رضویہ خاتون	۲۹ (سیدہ رضیہ سلطان
۶ (تیکم و سید احمد علی رضوی	۱۸ (سید نجم الحسن	۳۰ (سید مظفر حسین
۷ (تیکم و سید رضا امجد	۱۹ (سید مبارک رضا	۳۱ (سید باسط حسین نقوی
۸ (تیکم و سید علی حیدر رضوی	۲۰ (سید تنہیت حیدر نقوی	۳۲ (نظام نجی الدین
۹ (تیکم و سید سید حسن	۲۱ (تیکم و مرزا محمد ہاشم	۳۳ (سید ناصر علی زیدی
۱۰ (تیکم و سید مردان حسین جعفری	۲۲ (سید باقر علی رضوی	۳۴ (سید وزیر حیدر زیدی
۱۱ (تیکم و سید چار حسین	۲۳ (تیکم و سید باسط حسین	۳۵ (ریاض الحق
۱۲ (تیکم و مرزا تو حید علی	۲۴ (سید عرفان حیدر رضوی	۳۶ (خورشید تیکم